10-2071

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

(غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اضافہ شدہ ایڈیشن

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

Marfat.com

ورفعنا لك ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

(غوثُ الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اضافہ شدہ ایڈیشن

صاحبزادہ محمد محبُ اللہ نوری

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهٗ *
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ *

Marfat.com

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

(غوثُ الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

صاحبزادہ محمد مُحبُّ اللہ نوری

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور (اوکاڑا)

Marfat.com

98187

کتاب	ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
تصنیف	(صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری
حروف سازی	نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف
سن تصنیف	ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/ جولائی ۱۹۹۶ء
اشاعت اول	ربیع الاول ۱۴۱۸ھ/ جولائی ۱۹۹۷ء
اشاعت دوم	ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ/ اگست ۱۹۹۷ء
اشاعت سوم	جمادی الاخریٰ ۱۴۲۴ھ/ اگست ۲۰۰۳ء
ضخامت	224 صفحات
مطبع	
ناشر	فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف
قیمت	روپے

سٹاکسٹ

1. انجمن حزب الرحمٰن، بصیر پور شریف، ضلع اوکاڑا
2. ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
3. فرید بک سٹال، 38 اردو بازار، لاہور
4. شبیر برادرز، 40 اردو بازار، لاہور
5. مکتبہ اشرفیہ، منڈی مرید کے، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

Marfat.com

غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) درمیان اولیاء

چوں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) درمیان انبیاء

Marfat.com

فہرست

کچھ بیان اپنا 13

تقدیم 16

تعلیم وتربیت 17

عملی زندگی 18

مشہور زمانہ القاب 19

کراماتِ غوثیہ 21

زیر نظر تصنیف 22

سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ 25

مجاہدہ اور ریاضت 30

مسند وعظ وارشاد 32

حکمرانوں کے سامنے حق گوئی 33

علمی مشاغل وتبحر علمی 38

خداداد وجاہت وجلالت 41

Marfat.com

اتباع شریعت	43
فرائض کی اہمیت	47
صدق مقال، اکل حلال	48
آداب طریقت	49
دنیا سے بے رغبتی	51
جود وسخا	53
لنگر غوثیہ	55
اخلاق کریمانہ	58
و رفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر	**61**
(غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)	
ولی کی کرامت، نبی کا معجزہ	67
اولیاء امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام)	68
مقام غوث اعظم رضی اللہ عنہ --- نیابت رسول اعظم ﷺ	71
''وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ'' کا ہے سایہ تجھ پر	74
نورذاتی سے تخلیق	76
قبل از ولادت بشارت	78
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم	78
سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ	79
امام حسن بصری رضی اللہ عنہ	80
امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ	80
حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ	81

Marfat.com

شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 82

شب ولادت---ظہور برکات 83

سید عالم ﷺ کی جلوہ افروزی 83

انبیاء کرام کی بشارت 84

مُہرِ قدم مصطفیٰ ﷺ 85

اظہار بندگی 86

قدرت الٰہیہ کا خصوصی عطیہ 86

پہلی اور دوسری بہار 87

گیارہویں، بارہویں 87

محی الدین 89

مجتبیٰ 92

ظلِ حمایت 94

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود 96

تاثیر کلام 99

آواز مبارک 100

اولیاء و انبیاء کرام کی تشریف آوری 101

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے، پلاتا ہے تجھے 102

کن کی کنجی 104

قوت مشاہدہ 108

حلقہ اثر کی وسعت 112

کوئی مثل نہ ڈھولن دی 114

Marfat.com

حقیقت کوئی نہیں پا سکتا	115
قرب خاص	117
مقام مخدع	118
سیادتِ کل	121
قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی للّٰه	121
ہندالولی خواجہ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کا سر جھکانا	123
حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کا اظہار عقیدت	124
مظہر صاحب خلق عظیم	126
سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	127
بدن پر مکھی نہ بیٹھتی	129
خوش بودار پسینہ	130
فضلہ زمین کھا جاتی	132
کثرت معجزات وکرامات	**135**
کثرت کرامات	136
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا	137
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا	138
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے برکت	139
مظہر قاسم نعم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ	140
غلہ میں برکت	**142**
معجزہ	142
کرامت	143

Marfat.com

تیز رفتاری 144

معجزہ 144

کرامت 145

روشنی 146

معجزہ 146

کرامت 147

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ 148

قبر انور سے نوید مغفرت 149

قبر انور سے دست انور ظاہر ہو گیا 151

حیات اولیاء 152

مظہر سراج منیر، پیر دستگیر 152

اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا 154

حضور ﷺ کے والدین زندہ ہو گئے 154

مردہ لڑکی قبر سے باہر نکل آئی 155

حضور ﷺ نے بکری زندہ فرما دی 156

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت سے شفا اور زندگی 157

مرغی زندہ ہو گئی 157

چیل زندہ ہو گئی 158

مردہ زندہ ہو گیا 159

توسّل 160

بعد از وصال توسل 161

Marfat.com

دعا بوسیلۂ انبیاء	162
المدد یا غوث اعظم دستگیر	164
آزمایا ہے، یگانہ ہے، دوگانہ تیرا	165
قاسم	**167**
ابن ابی القاسم	168
تیرہ افراد کی حاجت روائی	168
قاسم ولایت	173
قطبیت کبریٰ	175
رفعت ذکر	179
حوالہ جات	**183**
سیرت	185
غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ	190
مآخذ و مراجع	208
مادہ ہائے تاریخ سال طباعت	221

Marfat.com

کچھ بیان اپنا

اللہ تبارک وتعالیٰ کے وہ محبوب بندے، جنہیں اس کائنات میں خصوصی عزت، عظمت، شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی اور جنہیں اللہ تعالیٰ جل وعلانے اپنے خاص قرب سے نواز رکھا ہے، ان میں محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لامکانی، سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ نہایت ممتاز ہے----- آپ نسبی و روحانی اعتبار سے حضور پُرنور سید عالم، رحمت مجسم، حضرت احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لخت جگر اور نور نظر ہیں----- آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ پر خصوصی شفقت اور نگاہ رحمت ہے----- یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ، صورت و سیرت اور جملہ کمالات ظاہری و باطنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب و وارث اور مظہر اتم ہیں-----

آپ رضی اللہ عنہ نے اتباع نبوی میں زندگی بسر کی اور تصوف و طریقت اور شریعت مصطفوی کی ترویج و اشاعت اور تجدید واحیاء دین کے لیے خود کو وقف کر رکھا تھا-----

آپ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات، فیضان مصطفوی کی امین اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

جانب سے نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتی ہے ---- آپ کی کرامات دراصل حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے معجزات ہیں، جن کا ظہور آپ ﷺ کے لاڈلے فرزند اور مظہر، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں ہوا ----

آپ کے انہی اوصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے ربیع الاول شریف ۱۴۱۷ھ، میں ماہ نامہ ''نور الحبیب'' کے لیے مضمون لکھنے بیٹھا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی باطنی توجہ سے قلم چلتا گیا اور مضمون، طویل مقالہ کی شکل اختیار کر گیا، جسے پہلے نور الحبیب کے غوث اعظم نمبر کی صورت میں اور پھر چند روز بعد کتابی انداز میں پیش کیا گیا۔ بحمدہ تعالیٰ اسے علمی و روحانی حلقوں میں بہ نظر استحسان دیکھا اور سراہا گیا ---- اب چند مفید اضافوں کے ساتھ نیا ایڈیشن نذر قارئین ہے ---- کتاب کے آغاز میں سیرت غوثیہ کے عنوان سے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تابناک حیات طیبہ کے بعض نمایاں پہلو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جن سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سیرت و کردار اور فضائل و کمالات میں اپنے جد کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے عکس جمیل ہیں ----

کتاب میں مکمل حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے اور آخر میں مآخذ و مراجع کی مفصل فہرست بھی شامل کر دی گئی ہے ---- کتاب کی کمپوزنگ سے اشاعت کے تک کے تمام مراحل میں معاونت کرنے والے جملہ احباب خصوصی شکریے کے مستحق ہیں، ان سب کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا انہیں سعادت دارین سے نوازے ----

یہ کتاب صرف انہی اہل ذوق کے لیے ہے، جن کے قلوب عظمت اولیاء اور محبت غوث الوریٰ سے مملو ہیں ---- اس کے مطالعے سے انہیں ایمانی حلاوت اور روحانی طراوت نصیب ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ ----

Marfat.com

خدا کرے، بارگاہ غوثیت مآب میں یہ ہدیۂ عقیدت شرف قبولیت سے نوازا جائے۔

اللہ تعالیٰ جل و علا، رسول اللہ ﷺ کی حقیقی غلامی اور اپنے مقبول بندوں، خصوصاً سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت وعقیدت اور آپ کے مشن پر گام زن رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے-----

امین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحبہ و علماء امتہ و اولیاء ملتہ اجمعین

محمد محب اللہ نوری

۱۵- جمادی اخریٰ ۱۴۲۴ھ

۱۴- اگست ۲۰۰۳ء

Marfat.com

تقدیم

اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد محبوبیت ومقبولیت کا جو مقام سیدنا غوث اعظم، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے، اس کی مثال نہیں ملتی ----- اکابر امت محمدیہ نے نہ صرف جلیل القدر القاب واوصاف سے آپ کے مناقب وقصائد بیان فرمائے، بلکہ عقیدت ومحبت کے عالم میں آپ کی حیات مقدسہ کو ضخیم ترین کتب کی صورت میں پیش کیا ----- آپ کے احوال وآثار اور سیرت وسوانح کو ہر زمانے کے اہل علم وقلم نے نظم ونثر میں مزین کیا، دنیا کی ہر زبان آپ کی مبارک زندگی پر شاہد ہے نیز ہر مذہب ومسلک کے فضلاء کی تصانیف آپ کی ذات ستودہ صفات پر بکثرت پائی جاتی ہیں ------ آپ کی شہرت کا آفتاب، آج بھی نصف النہار پر ہے ----- جب کہ آپ ۴۷۰ھ/ بمطابق ۱۰۷۸ء کو شمالی فارس میں بحیرۂ خزر (کیپسین) کے جنوبی ساحل پر گیلان نامی زرخیز صوبہ کی ایک بستی نیف میں پیدا ہوئے، بعض نے اس بستی کا نام بُشتیر بھی لکھا ہے ---- حضرت شیخ کے والد ماجد کا اسم گرامی ابوصالح موسیٰ اور والدہ ماجدہ کا نام

Marfat.com

ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی ہے-----

آپ رضی اللہ عنہ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی نسبت رکھتے ہیں، اسی لیے آپ کو نجیب الطرفین سید پکارا جاتا ہے----- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تو حسینی حسنی، کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر! مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

آپ کی ولادت، مدت عمر اور وصال کے متعلق کسی نے کیا خوب لکھا ہے:

اِنَّ بَـازَ اللّٰـهِ سُلْطَانُ الرِّجَال
جَاءَ فِیْ عِشْقٍ وَّ مَاتَ فِیْ کَمَال

''بے شک آپ شہباز الٰہی اور شہنشاہ اولیاء کرام ہیں، آپ عشق میں جلوہ گر ہوئے اور کمال عشق میں وصال فرمایا''-----

حروف ابجد کے حساب سے مادۂ تاریخ ولادت ''عشق'' سے برآمد ہوتا ہے، جس کے عدد ۴۷۰ ہیں اور مدت عمر، کلمہ ''کمال'' سے ظاہر ہے، جس کے عدد ۹۱ ہیں اور کمال عشق کی صورت میں کل عدد ۵۶۱ بنتے ہیں، جو تاریخ وصال پر شاہد ہیں-----

قارئین کرام! خود ہی تصور فرمائیے، جس مقدس ہستی کا ظہور عشق میں اور وصال کمال عشق پر ہو، اس کے فضائل و کمالات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟-----

تعلیم و تربیت

ابھی آپ بچے ہی تھے کہ والد ماجد وصال فرما گئے، آپ کے نانا جان حضرت سید

Marfat.com

عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پرورش فرمائی ----- ابتدائی تعلیم انہی کی زیر نگرانی اپنے مولد ہی میں پائی، پھر ۴۸۸ھ/ ۱۰۹۵ء کو اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد شریف پہنچے اور جلیل القدر علمی وروحانی شخصیات سے تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کے علاوہ دیگر علوم وفنون میں کمال پایا، ساتھ ساتھ ریاضت ومجاہدہ کے دشوار گزار مراحل بھی طے کیے-----

عملی زندگی

۵۲۱ھ/ ۱۱۲۷ء کو محلّہ برانیہ میں آپ نے اپنی پہلی تقریر سے تبلیغ شریعت محمدیہ کا آغاز فرمایا----- محلّہ باب الازج میں حضرت شیخ ابوسعید مخرمی کا مدرسہ تھا، جسے انہوں نے آپ کے سپرد کر دیا، اطمینان قلب کے ساتھ وہاں پر آپ نے تدریس، افتاء، وعظ اور علمی وعملی اجتہاد وجہاد کا کام شروع کیا، تشنگان علوم شریعت وطریقت پروانہ وار آپ کی خدمت میں آنے لگے، جگہ کی کمی کے باعث مدرسہ کو وسعت دی گئی، حتیٰ کہ ۵۲۸ھ/ ۱۱۳۴ء کو یہ مدرسہ پایۂ تکمیل کو پہنچا اور آپ کی نسبت سے جامعہ قادریہ مشہور ہوا-----

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے وعظ وتبلیغ اور درس وافتاء کا جو سلسلہ ۵۲۱ھ سے شروع کیا تھا، ظاہری حیات کے آخری سانس ۵۶۱ھ تک جاری رکھا، اس طرح آپ نے ستر (۷۰) سال تک مسلسل محنت شاقہ سے خدمت اسلام فرمائی-----

لسانی جہاد کے ساتھ ساتھ قلمی میدان میں بھی آپ نے گراں قدر خدمات

Marfat.com

انجام دیں، آپ کی تصانیف خاص و عام کے لیے آج بھی خضر راہ ہیں-----
الفتح الربانی، فتوح الغیب، سر الاسرار، غنیۃ الطالبین اور قصیدہ غوثیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں-----

مشہور زمانہ القاب

حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین شاہ گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مشہور زمانہ القاب کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''جہاں حسن و محبت اور ارادت و عقیدت کی نیرنگیاں عجیب اور اس کی رسمیں بلاشبہ جغرافیائی سرحدوں کی قیود سے آزاد ہوتی ہیں-----محبوب کی ہر ادا اور اس کے ہر شیوۂ انداز کی مناسبت سے محبّ اسے ایک نئے نام سے پکار کر تسکین قلب کا سامان فراہم کرتا ہے-----تصرفات غوثیہ کی بنا پر دنیا کے مختلف حصوں میں ارادت مندان غوث پاک رضی اللہ عنہ، آپ کو نا معلوم کن کن ناموں سے یاد کرتے ہوں گے-----حضرت شاہ نیاز بے نیاز چشتی نظامی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۲۵۰ھ) کہہ اٹھے کہ:

شہباز لامکانی، مظہر رب قدیر
حضرت محبوب سبحانی، شہ پیران پیر

وہ مسلمہ اور مشہور زمانہ القاب جو صرف آپ ہی کی ذات سے مخصوص ہیں:

۞......غوث اعظم ۞......غوث پاک ۞......پیران پیر

Marfat.com

۞......پیر دستگیر ۞......محبوب سبحانی ۞......شاہ جیلاں

۞......غوث صمدانی ۞......میراں محی الدین ۞......غوث الثقلین

۞......گیارہویں والے پیر ۞......سرکار بغداد ۞......شہنشاہ بغداد

[نام ونسب، صفحہ ۵۹۷]

اکابر اسلام، آپ کے فضل وکمال اور فضائل ومناقب میں ہمیشہ رطب اللسان رہے، جو آپ کے علو مرتبت پر دلالت ہے----- حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ جو رشتہ میں آپ کے خالہ زاد بھائی کہے جاتے ہیں، یوں منقبت خواں ہیں:

یا غوث معظم، نور ھدیٰ، مختار نبی، مختار خدا
سلطان دو عالم، قطب علیٰ، حیراں ز جلالت ارض وسما
چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چوں پیش شاہ گدا
گر داد مسیح بہ مردہ رواں، دادی تو بدیں محمد جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں، بر حسن جمالت گشتہ فدا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

غوث اعظم دلیل راہ یقیں
بہ یقیں رہبر اکابر دیں

---O---

او ست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام دستگیر قصوری دائم الحضوری قدس سرہ العزیز یوں اظہار عقیدت کرتے ہیں:

دادش خدا قرب آں چناں
کس نیست یارائے بیاں
پائے شریفش را مکاں
بر گردن کل اولیاء
باشد کرامت ہائے او
چوں معجزات مصطفیٰ
خارج ز حد بیروں ز عد
حدش نداند جز خدا

حضرت شیخ احمد کشمیری علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا ہے:

وَ بِسۡمِ اللّٰهِ مِنۡهُ کُنۡ مِنَ اللّٰه
اِذَا فَنٰی وَصۡفَهٗ وَصف التَّعَالِ

کرامات غوثیہ

حقیت ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات بینات احاطہ تحریر سے باہر ہیں، حضرت گنج بخش کبیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"مناقب وکرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر ہیں کہ اگر انسان لکھنے لگیں تو عاجز رہیں"-----

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''آپ کی کرامات ایسے ہی لاتعداد ہیں جیسے حضور پرنور سید عالم ﷺ کے معجزات''-----

بڑے بڑے مشائخ عظام اور صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ شہنشاہ بغداد سے کرامات کا ظہور ہوتا، حضرت شیخ احمد کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تَوَاتَرَ خارِقَاتُہ وَ اسْتَفَاضَتْ
وَ شَاعَتْ مِنْہُ فِیْنَا بِالتَّوَالِ

''آپ کی کرامات کامیابی کے ساتھ متواتر ہیں اور ان کا صدور برابر جاری ہے''-----

وَ لَمْ یَظْھَرْ لِشَیْخٍ اَوْ وَلِیٍّ
کَرَامَاتٌ وَ حَالَاتٌ بِحَالٍ

''ایسی کرامات کسی ولی و شیخ سے ظاہر نہیں ہوئیں اور نہ ہی ایسے عظیم حالات کا ظہور ہوا''-----

زیرِ نظر تصنیف

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس واطہر پر اتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا-----اگر ایک سال میں ایک کتاب کا وجود ہی تسلیم کیا جائے تو بھی آج تک آپ پر لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ بن جاتی ہے-----مگر ایسی بات نہیں حقیقت ہے کہ آپ پر تو ہزارہا مضامین ہر سال دنیا

98/87

Marfat.com

کے کونے کونے میں شائع ہوتے رہتے ہیں----- رسائل و کتب اور مضامین کے اس غیر معمولی ہجوم میں اہل سنت کی عظیم شخصیت، فخر المتکلمین، عمدۃ المحققین، محترم المقام، حضرت العلام صاحب زادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری قادری دامت برکاتہم العالیہ کا قلم اٹھانا، معمولی بات نہیں----- آخر کچھ تو ہے جس کے لیے آپ پر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ ہوئی-----

ہاں ہاں! یہ انہیں کا کرم ہے، جو وہ چاہتے ہیں، جس سے چاہتے ہیں، جب چاہتے ہیں کروا لیتے ہیں-----

حضرت قبلہ صاحب زادہ صاحب مدظلہ العالی نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود متعدد موضوعات پر مضامین و مقالات قلم بند فرمائے ہیں-----مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف و تراجم اور تالیفات کی تعداد پندرہ تک پہنچ چکی ہے، جو دلائل و براہین کے اعتبار سے مضبوط اور وقیع ہیں اور اہل علم و فضل سے خراج تحسین وصول کر رہی ہیں-----آپ کا قلم حقیقت رقم ان امور سے مرصع ہے:

آسان ترین ترجمہ، عمدہ تشریح و توضیح، نکتہ رسی، مسائل کا عمدہ حل، الفاظ میں سادگی اور بے ساختگی، عبارت کی دل کشی، حوالہ جات کی بہار اور محبت بھرے جملوں کا انبار ایسے اوصاف آپ کی تصانیف کا طرہ امتیاز ہیں-----اگر آپ نے اسی طرح راہ وار قلم کو چلانے میں مستعدی دکھائی تو یقین مانیے عصر حاضر میں امت مسلمہ جن مسائل سے دو چار ہے، ان کے حل کے لیے آپ کی تصانیف خود کفالت کی منزل تک پہنچائیں گی-----ان شاء اللہ العزیز

زیر نظر تصنیف اپنے عنوان و بیان کے اعتبار سے اچھوتی، پر کشش اور روح پرور ہے، نام ہی سے کام کا اظہار ہو رہا ہے، چنانچہ آپ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات

Marfat.com

سراپا کرامات سے اپنے قلم کو تر کرنے کے لیے یہ نام تجویز فرمایا:

"ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)"

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں یہ شعر لکھا:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر اونچا ہے تیرا

اسے بعض علماء کرام نے حضور سید عالم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سمجھا، حقیقت ایسے نہیں ----- ہاں! سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وجود مسعود کو نعت سمجھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا -----

حضرت صاحب زادہ صاحب نے اس شعر کو بنیاد بنا کر نہ صرف عظمت غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو اجاگر فرمایا ہے، بلکہ اس ضمن میں بہت سے مسائل کو دلائل و براہین کے لباس سے ملبوس کر کے اہل طریقت و الفت کی رہ نمائی بھی فرمائی ہے ----- یہ کتاب اہل تحقیق کے لیے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی، زیادہ کیا عرض کروں، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ ----- کتاب کھولیے اور اپنے ایمان و ایقان سے عشق کے من کو آباد کیجیے ----- مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیلۂ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اسے شرف قبولیت سے نوازے ----- آمین ثم آمین

محمد منشاء تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

Marfat.com

سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

غوث اعظم خاص محبوب خدا
نائب و وارث حبیب کبریا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے جن عظیم رجال دین سے احیاء وتجدید دین کا کام لیا اور انہوں نے ملت اسلامیہ کی عروق مردہ میں نئی روح پھونکی، ان میں سب سے اہم اور جلیل القدر نام سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے----- آپ کی زندگی متلاشیان حق اور رہ نوردان علم ومعرفت کے لیے خضر راہ اور منارِ نور کی حیثیت رکھتی ہے-----

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت صوبہ گیلان [۱] میں ۴۷۰ھ کو ہوئی ----- ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی ----- پھر اٹھارہ سال کی عمر میں ۴۸۸ھ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بغداد کا رخ کیا ----- یہ وہ وقت تھا جب امام غزالی علیہ الرحمہ نے حصولِ یقین اور راہِ طریقت کی تلاش میں مسند تدریس سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد کو خیرباد کہا -----

Marfat.com

گویا ایک سربرآوردہ شخصیت نے بغداد کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے نعم البدل کے طور پر ایک دوسری نادرِ روزگار ہستی کے قدوم میمنت لزوم سے بغداد کو مشرف فرمایا-----

طلب علم کے لیے آپ نے جن صعوبتوں اور کلفتوں کو برداشت کیا، آج کا لائق سے لائق، محنتی سے محنتی طالب علم بھی اس کا تصور نہیں کر سکتا-----

بغداد آئے تو صرف چالیس دینار پاس تھے، جو وقتِ رخصت والدہ ماجدہ نے عنایت کیے تھے----- یہ مختصر رقم کب تک ساتھ دیتی؟----- آخر نوبت فاقوں تک جا پہنچی----- کبھی درختوں کے پتے، پیلو اور جنگلی پھل کھا کر گزارہ کرتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ آپ تلاش رزق میں نکلتے اور وہاں پہلے سے موجود حاجت مند لوگوں کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے واپس لوٹ آتے اور یوں ابتدائی تعلیم ہی سے پیکر ایثار بن کر ﴿وَ یُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ وَ لَوۡ کَانَ بِہِمۡ خَصَاصَۃٌ﴾[۲] کی عملی تفسیر پیش کی----- اسی اثناء میں ایک بار یوں بھی ہوا کہ بھوک کی شدت اور فاقوں کی کثرت سے کمزوری اس حد تک بڑھ گئی کہ بغداد کے سوق الریحانیین کی مسجد میں آپ لیٹ گئے----- خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں:

"شدت فاقہ سے یوں محسوس ہوتا کہ اب موت آنے ہی والی ہے، اس دوران مسجد میں ایک نوجوان کھانا لے کر داخل ہوا، کھانا کھانے لگا تو مجھے بھی دعوت دی، میں نے انکار کیا تو اس نے قسم دے کر کھانے کے لیے مجبور کیا، میں نے چند لقمے لیے----- کھانے کے دوران اس نے تعارف پوچھا، میں نے کہا، گیلان کا رہنے والا ہوں----- اس نے کہا، میں بھی وہیں کا رہنے والا ہوں، یہ بتائیں، یہاں عبد القادر نامی نوجوان تعلیم کے لیے آیا ہوا ہے، اسے آپ جانتے ہیں؟----- میں نے کہا، وہ

Marfat.com

میں ہی ہوں ----- یہ سن کر اس کا رنگ متغیر ہو گیا، پشیمانی کے ساتھ معذرت خواہ ہوا کہ آپ کی والدہ نے آپ کے لیے آٹھ دینار بھیجے تھے، تین دن سے آپ کی تلاش میں ہوں ----- مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، ناچار اسی میں سے کچھ پیسے خرچ کر کے یہ کھانا خریدا ہے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں ----- چنانچہ آپ نے بقیہ کھانا اور کچھ سونا (دینار) اسے عنایت کر کے رخصت کیا" ----- [۳]

زمانہ طالب علمی کی صعوبتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قیام بغداد کے ابتدائی ایام میں بیس دن ایسے گزرے کہ کھانے کو کچھ میسر نہ ہوا ----- میں ایوان کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف نکل گیا تا کہ کوئی مباح چیز تلاش کروں ----- وہاں میں نے دیکھا کہ دیگر ۷۰ (ستر) اولیاء اللہ بھی میری طرح قوت لایموت کی تلاش میں ہیں ----- میں نے سوچا کہ ان کی مزاحمت، اخلاق سے بعید ہے ----- سو! میں واپس چلا آیا، یہاں آبائی وطن کا ایک شخص ملا، اس نے مجھے سونے کے کچھ ریزے دیے اور کہا کہ یہ آپ کی والدہ نے بھیجے ہیں ----- ایک ریزہ اپنے پاس رکھ لیا اور باقی محلات کسریٰ کے کھنڈرات کی طرف جا کر ان ستر افراد میں تقسیم کر دیا، جو رزق حلال کی تلاش میں سرگرداں تھے ----- انہوں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ ----- میں نے بتایا کہ سونے کے یہ ٹکڑے میری والدہ ماجدہ نے بھجوائے ہیں، میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ تنہا استعمال کروں ----- واپس آ کر اپنے حصے کے ریزے کا کھانا خرید کر غریبوں اور محتاجوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا ----- یوں رات تک سونے کے ٹکڑے میں سے کچھ بھی نہ بچا ----- [۴]

اللہ اکبر! غم خواری، دل داری اور ایثار کا یہ عالم کہ سختی، تنگ دستی و محتاجی میں تنہا

Marfat.com

اپنے لیے خرچ کرنا گوارا نہ کیا بلکہ سب کچھ فقیروں، درویشوں اور محتاجوں میں خرچ کر دیا-----

دوران تعلیم آپ نے ہر علم کو ماہرین فن اور باکمال اساتذہ سے حاصل کیا اور اس میں مہارت تامہ اور مکمل دست گاہ پیدا کی-----

مجاہدہ اور ریاضت

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے خلوت اختیار کی----- مجاہدات و ریاضت اور نفس کشی میں بڑی جفاکشی اور بلند ہمتی کے ساتھ سلوک و معرفت کی اعلیٰ منازل کو طے فرمایا----- شیخ ابوالفتوح ہروی کا بیان ہے:

''آپ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں میں صحرا نوردی کرتے رہے، میں آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضر رہا----- اس دوران آپ ہمیشہ صبح کی نماز، عشاء کے وضو سے ادا فرماتے-----آپ ہمہ وقت باوضو رہتے، ہمیشہ وضو کے بعد دو رکعت نفل ضرور ادا کرتے----- عشاء کی نماز کے بعد اپنی خلوت گاہ میں تشریف لے جاتے اور کسی کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہ ہوتی-----تمام رات محو عبادت رہتے، طلوع فجر کے وقت باہر نکلتے-----ایک دفعہ خلیفہ وقت رات کو زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوا، مگر اسے بھی فجر سے پہلے باریابی نصیب نہ ہو سکی''-----[۵]

اس دوران رات کو مسلسل پندرہ سال عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے

Marfat.com

ہو کر تلاوت قرآن شروع کرتے اور سحری تک قرآن مجید ختم کر لیتے ----- بعض اوقات چالیس چالیس دن تک کھانے کو کچھ میسر نہ آتا ----- ادھر دنیا اپنے حسن و جمال اور دل فریب رنگینیوں اور خواہشات کے ساتھ لبھانے آتی مگر آپ ثابت قدم رہے ----- گیارہ سال تک برج بغداد میں محوِ عبادت رہے ----- آپ ہی کی وجہ سے اس کا نام برج عجمی پڑ گیا ----- [۶]

اسی زمانۂ ریاضت میں ایک بار ایسا بھی ہوا کہ آپ برہنہ پا، صحرا میں پھر رہے تھے، پاؤں میں کانٹے چبھتے، سورج کی حدت اور موسم کی شدت سے بے نیاز عبادت میں مگن تھے کہ بے ہوش ہو گئے، لوگوں نے مردہ سمجھ کر تکفین و تدفین کی تیاری کی ----- غسل دیا جا رہا تھا کہ ہوش آ گیا [۷] گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیاتِ نو عطا فرمائی -----

زہد و تقویٰ اور تعلق باللہ میں اس مقام پر فائز تھے کہ آپ اپنی ذات، اولاد اور مال و دولت کی محبت سے بے نیاز ہو گئے ----- خود فرماتے ہیں:

مَا وُلِدَ قَطُّ مَوْلُوْدٌ اِلَّا وَ اَخَذْتُہٗ عَلٰی یَدَیَّ وَ قُلْتُ ھٰذَا مَیِّتٌ فَاُخْرِجُہٗ مِنْ قَلْبِیْ اَوَّلَ مَا یُوْلَدُ ----- [۸]

''میرے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا، اسے ہاتھ میں لے کر اپنے آپ سے کہتا، یہ مردہ ہے ----- اس طرح ولادت کے وقت سے ہی اس کی محبت دل سے نکال دیتا'' -----

اگر مجلس وعظ کے اوقات میں صاحبزادگان میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو مجلس موقوف نہ کرتے اور بدستور سلسلہ وعظ و ارشاد جاری رکھتے ----- جب غسل و کفن دینے کے بعد جنازہ باہر لایا جاتا تو آپ کرسی سے اترتے اور جنازہ

Marfat.com

پڑھاتے -----[۹]

آپ اس فلسفہ پر کاربند تھے کہ جان، مال، اولاد کچھ بھی اپنا نہیں، سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ----- بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے:

یَا رَبِّ کَیۡفَ اُهۡدِیۡ اِلَیۡکَ رُوۡحِیۡ وَ قَدۡ صَحَّ بِالۡبُرۡهَانِ اَنَّ الۡکُلَّ لَکَ -----[۱۰]

''بارالٰہی! میں اپنی روح کا ہدیہ پیش کروں؟ ----- حالانکہ سب کچھ تو تیرا ہے'' -----

مسند وعظ وارشاد

ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے درس وتدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی -----

آپ کی مجلس وعظ میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا [۱۱] ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح اور منگل کی شام کو مدرسہ میں اور اتوار کی صبح درگاہ عالیہ میں وعظ فرماتے [۱۲] جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے ----- بادشاہ، وزراء اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے ----- علماء وفقہاء کا جم غفیر ہوتا، بیک وقتِ چار چار سو علماء، قلم، دوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے [۱۳] آپ کے فرمودات ''از دل خیزد، بر دل ریزد'' کا مصداق تھے ----- حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز رقم طراز ہیں:

مجلس آں حضرت ہرگز از جماعت یہود ونصاری وامثال ایشاں کہ بر

Marfat.com

دست او بیعت اسلام آوردندے واز طوائف عصاۃ از قطاع طریق وارباب بدعت وفساد در مذہب واعتقاد کہ تائب می شدند، خالی نبودے ----- [۱۴]

''حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدعتی، بدمذہب اور فاسد عقیدہ رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں'' -----

آپ کے مواعظ حسنہ توحید، قضاء وقدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ وطہارت، ورع، جہاد، توبہ، استغفار، اخلاص، خوف ورجا، شکر، تواضع، صدق وراستی، زہد واستغناء، صبر ورضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے -----

حکمرانوں کے سامنے حق گوئی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عملی طور پر معروف انداز کی سیاست میں حصہ نہ لیا مگر آپ سیاست کو دین سے جدا نہیں سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مواعظ حسنہ میں زبانی وعظ وتلقین اور پند ونصائح پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ربانی فریضہ بحسن وخوبی انجام دیتے اور حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہتے رہے -----

آپ ۴۸۸ھ سے سنہ وصال ۵۶۱ھ تک تہتر سال اپنی حیات ظاہری میں بغداد کو اپنے فیوضات سے نوازتے رہے، اس اثناء میں درج ذیل پانچ خلفاء کا

Marfat.com

زمانہ آپ نے دیکھا:

خلیفہ مستظہر باللہ	۴۸۷ھ تا ۵۱۲ھ
خلیفہ مسترشد باللہ	۵۱۲ تا ۵۲۹ھ
خلیفہ راشد باللہ	۵۲۹ھ تا ۵۳۰ھ
خلیفہ مقتضی باللہ	۵۳۰ تا ۵۵۵ھ
خلیفہ مستنجد باللہ	۵۵۵ھ تا ۵۶۶ھ

[۱۵]

اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کش مکش اپنے عروج پر رہی----شورش، فتنہ اور باہمی افتراق کے اس زمانے میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے وعظ و تذکیر کے ذریعے محبت و اخوت کا درس دیا، آپ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کرتے----حُبِ جاہ و مال، دنیا کی تحقیر و تذلیل، نفاق، ریا کاری، بغض و کینہ کی مذمت اور عقیدۂ آخرت، دنیا کی بے ثباتی، ایمان پر پختگی اور اخلاق کامل کی اہمیت پر زور دیتے----حکام وقت کی مطلق پروا نہ کرتے اور نہ کبھی ان کے دروازے پر جاتے----آپ حکمرانوں کے درباروں میں بیٹھنے کو فقراء کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد ملنے والی سزا اور گرفت قرار دیتے----[۱۶]

آپ سلاطین وقت اور حکام کی مصاحبت اختیار کرنے والے سرکاری درباری علماء و مشائخ کی بے حد مذمت فرماتے----ایک موقعہ پر آپ اس طبقہ سے یوں مخاطب ہوئے:

"اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان (حکام و سلاطین) سے کیا نسبت؟----اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے حقوق غصب کرنے والو! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا

Marfat.com

زمانہ آپ نے دیکھا:

خلیفہ مستظہر باللہ	۴۸۷ھ تا ۵۱۲ھ
خلیفہ مسترشد باللہ	۵۱۲ تا ۵۲۹ھ
خلیفہ راشد باللہ	۵۲۹ھ تا ۵۳۰ھ
خلیفہ مقتضی باللہ	۵۳۰ تا ۵۵۵ھ
خلیفہ مستنجد باللہ	۵۵۵ھ تا ۵۶۶ھ [۱۵]

اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کش مکش اپنے عروج پر رہی----شورش، فتنہ اور باہمی افتراق کے اس زمانے میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے وعظ و تذکیر کے ذریعے محبت و اخوت کا درس دیا، آپ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کرتے----حُبّ جاہ و مال، دنیا کی تحقیر و تذلیل، نفاق، ریاکاری، بغض و کینہ کی مذمت اور عقیدۂ آخرت، دنیا کی بے ثباتی، ایمان پر پختگی اور اخلاق کامل کی اہمیت پر زور دیتے----حکام وقت کی مطلق پروا نہ کرتے اور نہ کبھی ان کے دروازے پر جاتے----آپ حکمرانوں کے درباروں میں بیٹھنے کو فقراء کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت جلد ملنے والی سزا اور گرفت قرار دیتے----[۱۶]

آپ سلاطین وقت اور حکام کی مصاحبت اختیار کرنے والے سرکاری درباری علماء و مشائخ کی بے حد مذمت فرماتے----ایک موقعہ پر آپ اس طبقہ سے یوں مخاطب ہوئے:

''اے علم و عمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان (حکام و سلاطین) سے کیا نسبت؟----اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگانِ خدا کے حقوق غصب کرنے والو! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا

Marfat.com

ہو----- اے عالمو! اے زاہدو! بادشاہوں اور سرداروں کے لیے کب تک منافق بن کران سے دنیا کا مال ومتاع اوراس کی شہوات ولذات لیتے رہو گے؟------تم اوراس زمانہ کے اکثر بادشاہ، اللہ تعالیٰ اوراس کے بندوں کے متعلق ظالم اورخائن بنے ہوئے ہو-----

اے اللہ! منافقوں کی شوکت توڑ دے، ان کو ذلیل فرما، توبہ کی توفیق دے----- ان ظالموں کا قلع قمع فرما اوران کی اصلاح فرما، یا زمین کو ان سے پاک کر دے''------[۱۷]

امراء اور حکام وقت کے بارے میں آپ کا رویہ نہایت محتاط تھا----- شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی بیان کرتے ہیں:

''میں تیرہ سال حضرت کی خدمت میں حاضر رہا، اس طویل عرصہ میں آپ کے ناک اور منہ سے بلغم نکلتے اور آپ کے بدن مبارک پر مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی

''وَ لَا قَامَ لِاَحدٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَ لَا اَلَمَّ بِبَابِ ذِیْ سُلْطَانٍ وَ لَا جَلَسَ عَلٰی بَسَاطِہٖ وَ لَا اَکَلَ مِنْ طَعَامِہٖ'' آپ نہ تو کبھی کسی دنیا دار کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے، نہ کسی حاکم کے دروازے پر گئے، نہ کبھی کسی حاکم کی مسند پر بیٹھے اور نہ ان کے دسترخوان سے کچھ کھایا، آپ اسے گناہ تصور کرتے، اگر کبھی خلیفہ یا وزیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ان کے آنے سے پہلے اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے جاتے تاکہ ان کے لیے اُٹھنا نہ پڑے، جب وہ آکر بیٹھ جاتے تو آپ باہر تشریف لاتے، آپ ان سے سخت لہجہ میں گفتگو فرماتے اور وعظ ونصیحت میں انتہائی

Marfat.com

مبالغہ سے کام لیتے، وہ لوگ آپ کے ہاتھ چومتے اور مؤدب ہو کر عاجزی سے آپ کی مجلس میں بیٹھتے، اگر کبھی خلیفہ وقت کو خط لکھنے کی نوبت آتی تو یوں تحریر فرماتے:

''عبد القادر تمہیں فلاں کام کا حکم دیتا ہے، اس کا حکم تم پر نافذ اور اس کی اطاعت تم پر واجب ہے، وہ تمہارا مقتداء و پیش وا ہے''-----[۱۸]

خلیفۂ وقت، گرامی نامہ کو چوم کر کہتا، حضرت والا نے سچ فرمایا-----[۱۹]

آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف و خطر تنبیہ فرماتے----- علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رقم طراز ہیں:

كَانَ يَأۡمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ يَنۡهٰى عَنِ الۡمُنۡكَرِ لِلۡخُلَفَاءِ وَ الۡوُزَرَاءِ وَ السَّلَاطِيۡنِ وَ الۡقُضَاةِ وَ الۡخَاصَّةِ وَ الۡعَامَّةِ يَصۡدَعُهُمۡ بِذٰلِكَ عَلٰى رُؤُسِ الۡاَشۡهَادِ وَ رُؤُسِ الۡمَنَابِرِ وَ فِيۡ الۡمَحَافِلِ وَ يُنۡكِرُ عَلٰى مَنۡ يُوَلِّيۡ الظَّلَمَةَ وَ لَا يَأۡخُذُهٗ فِيۡ اللّٰهِ لَوۡمَةُ لَائِم-----[۲۰]

''آپ خلفاء، وزراء، سلاطین، عدلیہ، خواص و عوام سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی حکمت و جرأت کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل و مجالس میں برسر منبر، علی الاعلان ٹوک دیتے----- جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا، اس پر اعتراض کرتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کی پروانہ کرتے''-----

ایک مرتبہ خلیفہ مقتفی لامر اللہ نے ابوالوفا یحییٰ بن سعید ایسے ظالم شخص کو قاضی بنا دیا، جو ''ابن المزحم الظالم'' کے لقب سے مشہور تھا، آپ نے برسر منبر خلیفہ کو تنبیہ فرمائی:

وَ لَّيۡتَ عَلَى الۡمُسۡلِمِيۡنَ اَظۡلَمَ الظَّالِمِيۡنَ مَا جَوَابُكَ غَدًا

Marfat.com

عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَرْحَمِ الرَّاحِمِیْنَ-----

''تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حکمران بنا دیا ہے جو اظلم الظالمین ہے، کل قیامت کو اللہ رب العالمین کو کیا جواب دو گے، جو ارحم الراحمین ہے''-----

خلیفہ یہ سن کر لرزہ براندام ہو گیا، اس پر گریہ طاری ہو گیا اور فوراً اس قاضی کو عہدہ سے معزول کر دیا-----[۲۱]

ایک بار آپ کی خدمت میں لوگوں کا جم غفیر تھا، خلیفہ مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف حاضر خدمت ہوا اور نصیحت چاہی، ساتھ ہی سونے کی اشرفیوں کی دس تھیلیاں نذر کیں-----آپ نے فرمایا، مجھے اس کی ضرورت نہیں اور قبول کرنے سے انکار کر دیا-----خلیفہ کے بے حد اصرار پر آپ نے دو تھیلیاں اٹھا کر ان کو نچوڑا تو تازہ خون ٹپکنے لگا-----آپ نے فرمایا:

''ابو المظفر! تمہیں اللہ سے شرم نہیں آتی، لوگوں کا خون جمع کر کے میرے پاس لے آئے ہو''-----

یہ منظر دیکھ کر خلیفہ بے ہوش ہو گیا-----آپ نے فرمایا:

''اللہ کی عزت کی قسم! اگر خلیفہ کی رسول اللہ ﷺ سے نسبی قرابت کا احترام نہ ہوتا تو میں خون بہنے دیتا، یہاں تک کہ خلیفہ کے گھر میں داخل ہو جاتا''-----[۲۲]

اسی خلیفہ مستنجد باللہ نے ایک بار آپ کی خدمت میں عرض کیا، اطمینان قلبی کے لیے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں-----فرمایا، کیا چاہتا ہے؟-----اس نے کہا، سیب-----اس وقت علاقہ میں سیب کا موسم نہ تھا، آپ نے ہوا میں ہاتھ بلند

Marfat.com

کیا تو اس میں دو تازہ سیب آ گئے ---- آپ نے ایک مستنجد کو دیا اور دوسرا خود کاٹا جو نہایت خوش بودار نکلا، جب کہ مستنجد باللہ نے سیب چیرا تو اس میں سے کیڑا نکلا ---- اس نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے؟ ---- فرمایا:

''اے ابو المظفر! اس کو ظلم کا ہاتھ لگا تو اس میں کیڑے پڑ گئے'' ---- [۲۳]

علمی مشاغل و تبحّر علمی

آپ کی پوری زندگی اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمان تَعَلَّمُوا العِلْمَ و عَلِّمُوہ الناسَ [۲۴] ''علم پڑھو اور پڑھاؤ'' سے عبارت تھی ---- تصوف و ولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح و تربیت کی مشغولیت کے باوصف درس و تدریس اور کار افتاء سے پہلو تہی نہ کی ---- آپ نے مذہب اہل سنت و جماعت کی نصرت و حمایت میں تقریر کے علاوہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے بھی کام لیا ---- آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لیے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا ----

اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے، ظہر کے بعد تجوید و قرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی، مزید برآں افتاء کی مشغولیت تھی ---- [۲۵]

آپ حنبلی تھے، لیکن چاروں فقہی مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں فتویٰ دیتے [۲۶] بالعموم شافعی و حنبلی مذہب کے مطابق فتوے دیتے ---- علماء عراق

Marfat.com

آپ کے فتویٰ پر متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے ----- [۲۷]

ایک دفعہ ایک استفتاء آیا، ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ ایسی عبادت کرے گا جس میں بوقت عبادت روئے زمین کا کوئی دوسرا شخص شریک نہ ہو، ورنہ اس کی بیوی کو تین طلاق ----- علماء حیرت زدہ رہ گئے ----- کہا، ایسی کون سی عبادت ہو سکتی ہے جس میں وہ تنہا عبادت کر رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس میں شریک نہ ہو؟ -----

جب یہ استفتاء حضرت شیخ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فوراً برجستہ فرمایا:

''اس شخص کے لیے مطاف خالی کر دیا جائے اور وہ اکیلا خانہ کعبہ کے سات چکر مکمل کرے'' -----

علماء نے اس جواب پر داد تحسین دی ----- [۲۸]

بلا شبہ طواف وہ عبادت ہے جو بیت اللہ کے ساتھ موقوف ہے اور جب مطاف خالی کر دیا گیا تو کوئی دوسرا شخص اس وقت شریک عبادت نہیں رہے گا اور یوں اس شخص کی قسم پوری ہو جائے گی -----

شیخ موفق الدین ابن قدامہ آپ کے تدریسی انہماک کا حال یوں بیان کرتے ہیں:

رَحلْنَا بَغْدَادَ سَنَةَ اِحدٰی وَ سِتِّیْنَ وَ خَمْسِ مِائَةٍ فَاذَا الشَّیخُ عَبْدُ الْقَادِرِ مِمَّا انْتَهَتْ اِلَیْهِ الرِّیَاسَةُ بِهَا عِلْمًا وَّ عَمَلًا وَ اسْتِفْتَاءً کَانَ یَکْفِیْ طَالِبَ الْعِلْمِ عَنْ قَصْدِ غَیْرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ مَا اجْتَمَعَ مِنَ الْعُلُوْمِ وَ الصَّبْرِ عَلَی الْمُشْتَغِلِیْنَ ----- [۲۹]

''ہم ۵۶۱ھ میں بغداد حاضر ہوئے، اس وقت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کو علم، عمل اور فتویٰ نویسی کی اقلیم کی حکمرانی حاصل تھی ----- آپ کی ذات میں جو متعدد علوم ودیعت کیے گئے تھے اور علم حاصل کرنے والوں

Marfat.com

پر آپ کی شفقت کے باعث کسی طالب علم کا آپ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا'' -----

حافظ ابن عباس فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ میں اور شیخ جمال الدین ابن جوزی آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے، قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی، آپ نے گیارہ تفسیری توجیہات بیان فرمائیں، میرے استفسار پر ابن جوزی نے بتایا کہ مجھے ان کا علم ہے ----- پھر حضرت نے ایک اور توجیہ بیان فرمائی، ابن جوزی نے کہا، مجھے اس کا علم نہیں، یہاں تک کہ آپ نے چالیس توجیہات بیان فرمائیں اور ہر توجیہ کے قائل کا نام لیا ----- ابن جوزی نے ان چالیس تفسیری توجیہات سے اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا اور آپ کے استحضار اور وسعت علمی پر دنگ رہ گئے ----- اسی اثناء میں آپ نے فرمایا، اب ہم قال سے حال کی طرف آتے ہیں، پھر فرمایا، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ، لوگوں میں وجد و اضطراب کی عجیب کیفیت پیدا ہوگئی، جب کہ ابن جوزی نے (شدت حال سے) اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے'' ----- [۳۰]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج و اشاعت کا بھرپور کام کیا، آپ فروغ علم اور درس و تدریس کو اپنے مرتبہ کی بلندی کا راز گردانتے ہیں ----- فرماتے ہیں:

درستُ العِلمَ حتّی صِرتُ قطبا
و نِلتُ السعدَ مِن مولی المَوالی [۳۱]

''میں علم پڑھتے پڑھتے قطبیت کے (اعلیٰ) مقام پر فائز ہو گیا اور

Marfat.com

تائیدایزدی سے میں نے ابدی سعادت کو پالیا"-----

خدادادوجاہت وجلالت

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو کائنات درس وتدریس، وعظ وافتا اور علم وفضل کی بے تاج بادشاہی اور اقلیم ولایت کی حکمرانی کے ساتھ ساتھ رعب و دبدبہ اور وجاہت وجلالت سے بھی نواز رکھا تھا-----عوام تو عوام، اکابر اولیاء اور سربرآوردہ علماء وفضلاء بھی آپ کی مجلس میں کانپتے، لرزتے حاضر ہوتے----- آپ کے معاصرین میں سے شیخ بقا، شیخ علی بن الہیتمی اور شیخ ابوسعید قیلوی ایسے جید و نام ور مشائخ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو پہلے چوکھٹ کو بوسہ دیتے، جھاڑو پھیرتے، چھڑکاؤ کرتے اور بلا اجازت حاضری کی جرأت نہ کرتے-----اجازت ملتی تو مؤدب کھڑے ہو جاتے، آپ فرماتے بیٹھیے تو عرض گزار ہوتے، حضور! ہمیں امان ہے؟-----آپ فرماتے، امان ہے، تب جا کر بیٹھتے-----[۳۲]

شیخ صیریفینی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے معاصر مشائخ جس وقت آپ کے مدرسہ یا خانقاہ میں حاضر ہوتے تو چوکھٹ چوم کر یہ اشعار پڑھتے:

تزاحم تیجان الملوک ببابه
و یکثر فی وقت السلام ازدحامها
اذا عاینته من بعید ترجلت
و ان هی لم تفعل ترجّل هامها [۳۳]

"شاہی تاج ان کے در اقدس پر اپنے سر رگڑ رہے ہیں، سلام کے لیے

Marfat.com

حاضر ہونے والوں کی کثرت کو تو دیکھیے ---- دروالا پر نگاہ پڑتے ہی شاہان وقت پاپیادہ ہو جاتے ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کی کھوپڑیاں پاپیادہ ہو جائیں'' -----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جب کہیں تشریف لے جانا ہوتا، سواری پر سوار ہونے لگتے تو بارگاہ میں موجود مشائخ وقت غاشیہ زین اٹھاتے اور سواری کے ساتھ ساتھ چلتے ----- ہر چند آپ انہیں روکتے، مگر وہ عرض کرتے، حضور! یہی تو وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ----- [۳۴]

مفتی عراق، محی الدین ابوعبد اللہ محمد بن حامد بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے آپ کی خداداد ہیبت وجلالت کی طرف یوں اشارہ کرتے:

شدید الخشية، كثير الهيبة، مجاب الدعوة، الهيبة تلوح من سمته، كريم الاخلاق ----- [۳۵]

''آپ انتہائی خشیت الٰہیہ رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات تھے، (خداداد) ہیبت آپ کی چہرے سے عیاں تھی، صاحب اخلاق کریمانہ تھے'' -----

محبوبیت ومقبولیت اور وجاہت وعظمت کا یہ حال تھا کہ جب جمعہ کے لیے جامع مسجد کی طرف نکلتے تو بازاروں اور گلیوں میں پہلے سے ہی زائرین ومتوسلین کا مجمع لگ جاتا تا کہ آپ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کریں ----- [۳۶]

آپ کے ملفوظات عالیہ سننے کے لیے خواص وعوام کا جم غفیر ہوتا، معمول کے اجتماعات میں بھی ستر ستر ہزار کا اجتماع ہوتا ----- آپ کے کلام میں بڑا طنطنہ تھا، جب بولتے تو خاموشی چھا جاتی، لوگ انتہائی توجہ سے آپ کی بات سنتے -----

Marfat.com

ایک بار جامع مسجد میں تشریف فرما تھے کہ چھینک آئی، آپ نے سنت مصطفوی پر عمل پیرا ہو کر "الحمد للّٰہ" کہا تو حاضرین نے جواب میں "یرحمک اللّٰہ و یرحم بک" (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے صدقے ہم پر رحم فرمائے) کہا، جس سے پوری مسجد گونج اٹھی، مقصورۂ مسجد میں موجود خلیفہ مستنجد باللہ آواز سن کر گھبرا گیا اور پوچھا یہ شور کیسا ہے؟---- بتایا گیا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو چھینک آئی ہے، جس کا لوگوں نے جواب دیا ہے، یہ دیکھ کر بادشاہ ہیبت زدہ رہ گیا----[۳۷]

دربار شہنشی سے خوش تر
مردان خدا کا آستانہ

اتباع شریعت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا جان سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں اپنی تمام زندگی بسر کی---- وہ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت و شریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف و طریقت کے لیے شریعت محمدیہ پر گامزن ہونا ضروری ہے، بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں---- آپ کا بیان ہے:

کُلُّ حَقِیْقَۃٍ لا تَشْھَدُ لَھَا الشَّرِیْعَۃُ ھِیَ زَنْدَقَۃٌ، طِرْ اِلَی الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ بِجَنَاحَیِ الْکِتَابِ وَ السُّنَّۃِ، اُدْخُلْ عَلَیْہِ وَ یَدُکَ فِیْ یَدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِجْعَلْہُ وَزِیْرَکَ وَ مُعَلِّمَکَ----

Marfat.com

''ہر وہ حقیقت جس کی شریعت تائید نہ کرے، باطل ہے----- اللہ کی بارگاہ میں کتاب و سنت کے دو پروں کے ساتھ محو پرواز رہ------ بارگاہ خداوندی میں اس طرح داخل ہو کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو، آقا علیہ السلام کو اپنا رہ نما اور معلم بنا لے----- حضور ﷺ تمہیں زیب و زینت دے کر بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے----- آپ ﷺ ارواح کے حاکم، مریدوں کے مربی، مراد والوں کی مراد، اولیاء کے امیر اور ان میں احوال و مقامات کے تقسیم کنندہ ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب آپ کے سپرد کر کے انہیں سب کا امیر بنا دیا ہے''----- [۳۸]

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِتَّبِعِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ الْكِتَابَ وَ السُّنَّةَ فَاِنَّهُمَا يُوْصِلَانِكَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَ جَلَّ----- [۳۹]

''دو گواہ عادل یعنی کتاب و سنت کی اتباع کرو کیوں کہ یہ دونوں تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیں گے''-----

نیز فرمایا:

كُوْنُوْا فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْدُوْدِيْ الْاَوْسَاطِ تَحْتَ اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَ اِتِّبَاعِهٖ----- [۴۰]

''اپنے تمام کاموں میں حضور ﷺ کی بارگاہ سے وابستہ اور کمر بستہ ہو جاؤ اور امر و نہی کے تمام احکامات میں ان ہی کے تابع فرمان رہو''-----

ایک اور مجلس میں آپ نے اس حقیقت کا یوں اظہار فرمایا:

Marfat.com

مَنْ لَمْ یَتَاَدَّبْ بِاٰدَابِ الشَّرْعِ اَدَّبَتْہُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ-----[۴۱]

''جو شخص آداب شریعت کی پاس داری نہیں کرے گا، روز قیامت جہنم کی آگ اسے ادب سکھائے گی''-----

اتباع شریعت کا یہی وہ جذبہ تھا جس کے مطابق آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ بسر ہوا-----خود فرماتے ہیں:

وکلُّ ولیٍ لہ قدمٌ و انّی

علٰی قدمِ النّبی بدرِ الکمالِ [۴۲]

''ہر ولی کسی نہ کسی نبی کا متبع ہوتا ہے اور میں (اپنے نانا جان) آسمان فضیلت کے بدر کامل نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر گام زن ہوں''-----

آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی تھی کہ شریعت معیار ہے اور خلاف شریعت ہر طریقہ شیطانی کھیل ہے-----آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَاِنِ انْخَرَمَ فِیْکَ شَیْئٌ مِنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّکَ مَفْتُوْنٌ قَدْ لَعِبَ بِکَ الشَّیْطَانُ فَارْجِعْ اِلٰی حُکْمِ الشَّرْعِ وَ الْزَمْہُ وَ دَعْ عَنْکَ الْھَوٰی لِاَنَّ کُلَّ حَقِیْقَۃٍ لَا تَشْھَدُہُ الشَّرِیْعَۃُ فَھِیَ زَنْدَقَۃٌ-----[۴۳]

''اگر حدود الٰہی (شرعی احکام) میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہو تو جان لو کہ تم فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو اور شیطان تمہارے ساتھ کھیل رہا ہے، فی الفور شریعت کی جانب رجوع کرو، اسے مضبوطی سے تھام لو اور خواہشات نفس کو ترک کر دو، اس لیے کہ خلاف شریعت ہر امر باطل ہے''-----

Marfat.com

شریعت کی اس پاس داری کا اثر تھا کہ آپ ہر مقام پر ثابت قدم رہے-----
حضور ﷺ کی کامل اتباع، علم راسخ اور تائید غیبی نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا تھا کہ حق و باطل، نور و ظلمت، الہام حقیقی اور کید شیطانی میں امتیاز کا ملکہ پیدا ہو گیا----- چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک بار میرے سامنے عظیم نور ظاہر ہوا، جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے، اس سے ایک صورت ظاہر ہوئی، اس نے کہا:

یَا عَبْدَ الْقَادِرِ اَنَا رَبُّکَ وَ قَدْ اَحْلَلْتُ لَکَ الْمُحَرَّمَاتِ-----

''اے عبد القادر! میں تیرا رب ہوں اور تمام محرمات تجھ پر حلال کرتا ہوں''-----

میں نے کہا:

''اے مردود! دفع ہو جا''-----

یہ کہنا تھا کہ وہ نور تاریکی سے بدل گیا اور صورت دھواں بن گئی-----

ایک آواز آئی:

''اے عبد القادر! تم اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے، ورنہ اس طرح میں ستر (۷۰) نام ور صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں''-----

میں نے کہا:

''علم کی وجہ سے نہیں، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے''-----

لوگوں نے پوچھا، حضور! آپ کو کیسے پتا چلا کہ یہ شیطان ہے؟----- فرمایا:

''اس کے یہ کہنے سے کہ میں نے حرام چیزوں کو تمہارے لیے حلال کر دیا''-----[۴۴]

Marfat.com

فرائض کی اہمیت

عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت فرائض کو ہے، اس سلسلے میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بے حد تاکید فرمائی ہے ----- آپ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَن یشتغل اولاً بِالْفَرائِضِ فاذا فَرَغَ مِنها اشْتغل بِالسُّنَنِ ثُمَّ اشْتغل بِالنَّوافِلِ و الْفضائِلِ فما لَمْ یفْرُغ من الْفرائِضِ فالاشْتِغالُ بِالسُّنَنِ حُمْقٌ و رعونۃٌ فان اشتغل بِالسنن وَ النَّوافِلِ قبلَ الْفرائِضِ لَمْ یُقْبلْ مِنْهُ و اُهِیْنَ ----- [۴۵]

''مومن کو چاہیے کہ سب سے پہلے فرائض میں مشغول ہو، جب یہ ادا کر چکے تب سنتوں میں مشغول ہو پھر نفلی عبادات کی طرف متوجہ ہو، پس جو شخص ابھی فرائض ہی سے فارغ نہیں ہوا، اس کے لیے سنتوں میں مشغول ہونا حماقت اور رعونت ہے، اس لیے کہ ادائے فرائض کے بغیر سنن و نوافل قبول نہیں کیے جائیں گے اور جو شخص ایسا کرے گا، وہ ذلیل و رسوا ہو گا'' -----

ایک دوسرے مقام پر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تَرْکُ الْعِبادَاتِ الْمَفْرُوْضاتِ زَنْدَقَۃٌ وَ ارْتِکابُ الْمَحْظُوْرَاتِ مَعْصِیَۃٌ، لا تَسْقُطُ الْفَرائِضُ عَنْ اَحَدٍ فِیْ حالٍ مِنَ الْاَحْوالِ ----- [۴۶]

''فرضی عبادات کو ترک کرنا سراسر بے دینی ہے اور معصیت کا

Marfat.com

ارتکاب گناہ ہے ----- کسی شخص سے (شرعی عذر کے بغیر) کسی بھی حال میں فرائض ساقط نہیں ہوتے'' -----

صدق مقال، اکل حلال

آپ نے جھوٹ اور لقمہ حرام سے ہمیشہ اجتناب فرمایا ----- عمر بھر صدق و راستی سے کام لیا، شک و شبہ سے پاک رزق حلال کا اہتمام کیا ----- صدق مقال اور اکل حلال آپ کا شیوہ تھا ----- ایک بار آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کی عظمت اور کام یابی کا راز کیا ہے؟ ----- فرمایا:

عَلَی الصِّدْقِ، مَا کَذِبْتُ قَطُّ وَ لا لَمَّا کُنْتُ فِی الْمَکْتَبِ ----- [۴۷]

''صدق و راستی، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا حتی کہ مکتب میں تعلیم کے دوران بھی کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا'' ----- [۴۸]

اسی صدق کی برکت تھی کہ حصول تعلیم کے لیے بغداد جاتے ہوئے ساٹھ ڈاکوؤں نے آپ کے دست اقدس پر توبہ کر لی -----

اکل حلال کا یہ اہتمام کہ آپ کی ذاتی خوراک اس گیہوں سے تیار کی جاتی جو بعض رفقاء حلال ذرائع سے ہر سال آپ کی خاطر کاشت کرتے، آپ کے خدام خاص اسے پیستے اور ہر روز شام کو چار پانچ روٹیاں پکا کر خدمت اقدس میں پیش کرتے، جس میں سے آپ حاضرین کو ایک ایک ٹکڑا تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لیے رکھ لیتے ----- [۴۹]

Marfat.com

آداب طریقت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نہ صرف یہ کہ خود شریعت مطہرہ کے بہت بڑے عالم و عامل اور مبلغ و رہبر کامل تھے بلکہ وہ راہ طریقت پر گامزن ہر فرد کے لیے ضروری تصور کرتے کہ وہ شریعت مطہرہ کا پابند اور اوصاف حسنہ کا پیکر ہو------ آپ کا فرمان ہے:

"راہ سلوک میں قدم رکھنے والے کے لیے لازمی ہے کہ وہ شرعی علوم کا عالم اور بقدر ضرورت دنیاوی علوم سے باخبر ہو اور اصطلاحات صوفیہ سے واقفیت رکھتا ہو کہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں"------ [۵۰]

آج تصوف و طریقت کو لوگوں نے ایک رسم بنا رکھا ہے، جاہل اور بے عمل نام نہاد پیر شریعت کا مذاق اڑانے اور طریقت و تصوف کو بدنام کرنے میں کوشاں ہیں------ اس سلسلے میں پیر پیراں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کتنی واضح اور ان کا معیار کتنا کڑا ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کسی شخص کو اس وقت تک سجادۂ طریقت پر جاگزیں ہونے کی اجازت نہیں، جب تک اس میں یہ بارہ اوصاف جمع نہ ہو جائیں، وہ:

۱-۲ اللہ تعالیٰ کی دو شان ستاری وغفاری کا مظہر بن کر ستار وغفار بن جائے------

۳-۴ حضور ﷺ کی دو صفتیں اختیار کر کے شفیق و رفیق بن جائے------

Marfat.com

۶-۵ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو خصلتیں اپنا کر صادق اور متصدق ہو جائے-----

۸-۷ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دو صفتوں پر عمل پیرا ہو کر بھلے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے-----

۱۰-۹ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دو طریقوں کو اپناتے ہوئے بھوکوں کو کھانا کھلائے اور قیام لیل کا اہتمام کرے-----

۱۲-۱۱ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو اوصاف اختیار کر کے علم اور شجاعت کا پیکر بن جائے''-----[۵۱]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے فرزند گرامی اور مریدین و خلفاء کو تصوف وطریقت کا دستور العمل بتاتے ہوئے وصیت فرماتے ہیں:

''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور طاعت اختیار کرو، احکام شریعت کی پابندی لازم رکھو، سینوں کو (حسد، کینہ، کھوٹ اور دھوکہ سے) صاف رکھو، ہمت و جواں مردی سے کام لو، کشادہ رو رہو، صدقہ و خیرات کرتے رہو، ایذا رسانی سے بچو، مخلوق کی تکالیف اور فقر کو برداشت کرو، مشائخ کی عزت و حرمت کا لحاظ رکھو، (جسمانی و روحانی) بھائیوں سے حسن معاشرت اور چھوٹوں کو نصیحت کرتے رہو، رفیقوں سے جھگڑا نہ کرو، ایثار کو لازم کر لو، ذخیرہ اندوزی سے کنارہ کشی کرو، سالکین کی صحبت اختیار کرو اور جائز دینی و دنیوی امور

Marfat.com

میں مسلمانوں کی معاونت کرو'' -----[۵۲]

دنیا سے بے رغبتی

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل اور اتباع نبوی کا اثر تھا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ حب دنیا، طلب زر اور جلب منفعت سے پہلوتہی کی----- آپ کے ہاں رہبانیت کی تعلیم نہیں۔ دنیا سے اعراض کا مطلب یہ ہے کہ اسے بقدر ضرورت جائز مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے، مگر اس سے لو نہ لگائے اور دل میں دنیا کی محبت نہ سمانے پائے----- آپ فرماتے ہیں:

اَلدُّنیا فِی الْیَدِ یَجُوزُ، فِی الْجَیْبِ یَجُوزُ، اِدِّخَارُھَا بِنِیَّةٍ صَالِحَةٍ یَجُوزُ، اَمَّا فِی الْقَلْبِ فَلا یَجُوزُ، وُقُوفُھَا عَلَی الْبَابِ یَجُوزُ، اَمَّا دُخُولُھَا اِلٰی مَا وَرَاءِ الْبَابِ لا، وَ لا کَرَامَةَ لَکَ-----[۵۳]

''دنیا ہاتھ میں رکھنی جائز، جیب میں رکھنی جائز، کسی اچھی نیت سے اس کو جمع رکھنا جائز، البتہ دل میں اسے جگہ دینا جائز نہیں----- دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا جائز، لیکن دروازے سے آگے گھسنے کی اجازت دینا نہ تو تیرے لیے جائز ہے اور نہ ہی باعث عزت''-----

ایک مرتبہ ملک نیم روز کے بادشاہ سنجر نے آپ کی خدمت میں درخواست لکھ بھیجی کہ میں اپنی سلطنت کی آمدنی کا ایک حصہ آپ کی خانقاہ کے لیے مقرر کرنا چاہتا ہوں----- آپ نے جواب تحریر فرمایا:

Marfat.com

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل بود اگر ہوس ملک سنجرم

''اگر میرے دل میں ملک سنجر کی ادنیٰ ہوس بھی ہو، بادشاہ سنجر کے چھتر کی طرح میرا نصیبہ سیاہ ہو''-----

زاں گہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمی خرم [۵۴]

''جب سے ملک نیم شبی کی خبر ملی ہے، ملک نیم روز ایک جو کے بدلے بھی خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوں''-----(یعنی جب سے شب خیزی کی لذت سے آشنا ہوا ہوں، تیرے ملک کی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں)-----

ایک مرتبہ کسی نے نہایت بیش قیمت چینی آئینہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے ہدیہ پیش کرنے والے کا دل رکھنے کے لیے خادم سے فرمایا، اسے احتیاط سے رکھو-----ایک روز اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا، خادم نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا:

از قضا آئینۂ چینی شکست

''قضائے الٰہی سے چینی آئینہ ٹوٹ گیا ہے''-----

آپ نے بے ساختہ فرمایا:

خوب شد اسباب خود بینی شکست

''اچھا ہوا خود بینی کے اسباب کو شکست ہو گئی''-----[۵۵]

دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم کہ جو کچھ آتا فقراء، غرباء، مساکین اور حاجت مند

Marfat.com

افراد میں تقسیم کر دیتے ----- نذرانوں کے ڈھیر لگ جاتے مگر آپ انہیں ہاتھ تک نہ لگاتے ----- نذرانہ پیش کرنے والے مصلے کے نیچے رکھ دیتے ----- آپ خادم کو بلا کر حکم دیتے، مصلیٰ کے نیچے جو کچھ پڑا ہے، اس سے سبزی فروش اور نان بائی کا قرض چکا دو [۵۶] بقیہ رقم حاضرین میں تقسیم کر دیتے ----- [۵۷]

اگر کبھی خلیفہ کی طرف سے بھجوایا جانے والا نذرانہ قبول فرما لیتے تو خادم کو حکم دیتے:

"یہ ابوالفتح الطحان (آٹے والے) کو دے آؤ" -----

ابوالفتح سے درویشوں، فقیروں اور مہمانوں کے لنگر کے لیے آٹا قرض لیا جاتا ----- [۵۸]

جود و سخا

سید عالم ﷺ ساری کائنات میں سب سے بڑھ کر صاحب جود و عطا ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ ----- [۵۹]

آپ ﷺ کے لاڈلے فرزند، نائب اور وارث، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کی شان جود و سخا کے مظہر اتم ہیں ----- مفتی عراق، محی الدین ابوعبداللہ محمد البغدادی آپ کی اخلاقی خوبیاں اور جود و عطا کا حال بیان کرتے ہیں:

كَانَ الشَّيْخُ مُحْيِى الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سَرِيْعُ الدَّمْعَةِ، شَدِيْدَ الْخَشْيَةِ، كَثِيْرَ الْهَيْبَةِ، مُجَابَ الدَّعْوَةِ، كَرِيْمَ

Marfat.com

الْاَخْلَاقِ، طِیْبَ الْاَعْرَاقِ، اَبْعَدَ النَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ، اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَی الْحَقِّ شَدِیْدَ الْبَأْسِ اِذَا انْتُهِکَتْ مَحَارِمُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، لَا یَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَ لَا یَنْتَصِرُ لِغَیْرِ رَبِّهٖ لَا یَرُدُّ سَائِلًا وَ لَوْ بِاَحَدِ ثَوْبَیْهِ----[٦٠]

''شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی (رقت قلبی اور خشیت الٰہی کی وجہ سے عبرت و رقت کی بات سن کر) بہت جلد آنسو بہانے والے، انتہائی خشیت الٰہی رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات، صاحب اخلاق کریمہ، عالی نسب، غیر مہذب بات سے انتہائی دور، حق اور معقول بات سے بہت قریب تھے، حدود الٰہی اور احکام خداوندی کی خلاف ورزی پر آپ کو جلال آ جاتا، اپنے معاملہ میں کبھی غصہ نہ کرتے، اللہ کے علاوہ کسی چیز کے لیے انتقام نہ لیتے، کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے، خواہ بدن کا کپڑا ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑے''-----

آپ ہمیشہ محتاجوں کی دست گیری فرماتے اور کھلے دل سے ان پر خرچ کرتے:

''ایک دفعہ آپ نے ایک شکستہ حال اور افسردہ شخص سے خیریت پوچھی، اس نے عرض کیا، حضور! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ مجھے کشتی پر سوار نہ ہونے دیا، میرے پاس کچھ بھی نہ تھا، میں نے بہت منت سماجت کی مگر ملاح نے میری بات نہ مانی-----ابھی اس کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں کی تھیلی بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں پیش کی-----آپ نے تھیلی فقیر کو دے کر فرمایا، یہ اس ملاح کو دے دو اور اسے کہہ دینا کہ آئندہ کسی غریب اور محتاج کو دریا عبور کرانے سے انکار نہ کرے-----پھر آپ نے اپنا کرتہ اتار کر اس فقیر کو دیا، پھر بیس دینار سے یہ کرتہ خرید لیا اور یوں اس غریب کی بھی مدد فرمادی''-----[٦١]

Marfat.com

غرباء سے آپ کی محبت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے:

اپنے زمانہ شہرت میں آپ حج کے لیے نکلے، جب بغداد کے قریب بستی "حلہ" میں پہنچے تو حکم دیا کہ اس بستی میں سب سے غریب اور بے کس گھرانہ تلاش کرو، ہم نے کافی تحقیق کے بعد ایک ایسا مکان تلاش کیا جس میں ایک بوڑھا شخص اپنی بیوی اور بچی کے ساتھ رہتا تھا اور یہی گھر سارے قصبے میں سب سے زیادہ غریب تھا----- وہاں کے امیروں اور رئیسوں کو آپ کی آمد کا پتا چلا تو انہوں نے اپنے ہاں قیام کی درخواست کی مگر ان کے اصرار کے باوجود آپ نے اسی غریب کے ہاں ٹھہرنا پسند فرمایا----- لوگوں نے آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ نقدی، سونا، چاندی، مویشی اور کھانے پینے کی اشیاء کے انبار لگا دیے----- آپ نے رفقاء سے فرمایا، اس مال میں سے اپنا حصہ اس گھر والوں کے لیے وقف کرتا ہوں----- رفقاء نے بھی آپ کی موافقت و پیروی کرتے ہوئے اپنا اپنا حصہ ان لوگوں کو دے دیا----- سحری کے وقت آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا----- [۶۲]

سبحان اللہ! وہ بوڑھا جو چند لمحے پہلے بستی میں سب سے زیادہ غریب تھا، آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اب بستی کا سب سے مال دار اور خوش حال شخص بن چکا تھا-----

لنگر غوثیہ

آپ رضی اللہ عنہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور حاجت مندوں کی ضروریات کے لیے بے دریغ خرچ فرماتے----- علامہ ابن النجار، جبائی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''ایک بار مجھے سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے تمام اعمال کے بارے میں تحقیق کی ہے، کھانا کھلانے سے بڑا عمل اور حسن اخلاص سے بڑی نیکی میں نے نہیں دیکھی:

لَوْ کَانَتِ الدُّنیا بِیَدِیْ اُطْعِمُھَا عَلٰی الْجَائِعِ-----

''میری خواہش ہے کہ اگر ساری دنیا کی دولت میری ہتھیلی پر رکھ دی جائے تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دوں''-----

پھر فرمایا:

''ایسا محسوس ہوتا ہے میری ہتھیلی میں سوراخ ہیں، کوئی چیز ٹک نہیں سکتی-----اگر ہزار دینار بھی میرے پاس آئیں تو شام ڈھلنے سے پہلے پہلے تقسیم کر دوں''-----[۶۳]

آپ کا لنگر نہایت وسیع تھا، دستر خوان پر خدام اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے-----آپ کا خادم مظفر تھال میں روٹیاں لے کر دروازے کے باہر کھڑا آواز دیتا رہتا:

''کسی کو روٹی کی ضرورت ہو یا رات گزارنا چاہے تو اس کے لیے غوثیہ مہمان خانہ کھلا ہے''-----

آپ کے پاس ہدیہ آتا تو تقسیم فرما دیتے اور ہدیہ بھجوانے والے کو خود بھی ہدیہ بھجواتے-----[۶۴]

خلق خدا کو کھانا کھلانے کا ایک انداز گیارہویں شریف کی صورت میں بھی تھا-----علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قرۃ الناظر وخلاصۃ المفاخر میں فرماتے ہیں:

''آپ ہر سال ربیع الآخر کی گیارہ تاریخ کو سرکار دو عالم ﷺ کی نیاز دلوایا

Marfat.com

کرتے، یہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ پھر آپ ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ کو اہتمام کے ساتھ حضور ﷺ کی نیاز دلواتے ----- آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز قرار پائی'' ----- [۶۵]

گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے میلاد منانے کے عمل کو قبول کر کے یہ صلہ دیا کہ اب ہر ماہ آپ کے نام کی گیارہویں ہو رہی ہے اور حسن اتفاق کہ (بقول مشہور و معتبر) آپ کا وصال بھی گیارہ ربیع الآخر کو ہوا ----- بعض نے سترہ ربیع الآخر تاریخ وصال بیان کی ہے مگر بقول شیخ عبدالحق محقق دہلوی علیہ الرحمہ اس کی کوئی اصل نہیں'' ----- [۶۶]

آپ کے وصال کے بعد خانقاہ غوثیہ میں گیارہویں شریف کا سلسلہ جاری رہا، چنانچہ مشہور محدث عالم ابن تیمیہ (م ۷۸۸ھ) بھی لنگر میں حصہ لیتے اور اپنی تمام تر شدت کے باوجود سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے حسن عقیدت کی بنا پر آپ کے عرس مبارک اور بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر لنگر بھجوایا کرتے ----- علامہ ابراہیم الدوربی لکھتے ہیں:

کَانَ الْعَلَّامَۃُ ابْنُ تَیْمِیَۃَ یُرْسِلُ مِنْ دِمَشْقَ الشَّامِ نُذُوْرًا وَ اِعَانَاتٍ لِلْحَضْرَۃِ الْکِیْلَانِیَّۃِ لِاَجَلِ الدَّرْسِ وَ التَّدْرِیْسِ وَ اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَ ذٰلِکَ فِیْ اَوَاخِرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَ کَانَتْ تِلْکَ الْقَافِلَۃُ تَحْتَوِیْ عَلٰی ثَلَاثِیْنَ بَعِیْرًا ----- [۶۷]

''علامہ ابن تیمیہ دمشق (شام) سے درگاہ جیلانیہ میں نذرانے اور ہدیے، درس و تدریس اور (غوثیہ لنگر میں) کھانا کھلانے کے لیے ربیع الاول کی آخری تاریخوں میں بھیجا کرتے تھے اور یہ قافلہ تیس اونٹوں پر

Marfat.com

مشتمل ہوا کرتا تھا"-----

اخلاق کریمانہ

حضرت شیخ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ گوناگوں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کے مالک تھے-----آپ کی صحبت میں طویل عرصہ رہنے والے شیخ معمر جرادہ آپ کے اخلاقی محاسن کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

مَا رَأَتْ عَیْنَایَ اَحْسَنَ خُلُقًا وَ لَا اَوْسَعَ صَدْرًا وَ لَا اَکْرَمَ نَفْسًا وَ لَا اَعْطَفَ قَلْبًا وَ لَا اَحْفَظَ عَهْدًا وَ وُدًّا مِنْ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ، وَ لَقَدْ کَانَ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهٖ وَ عُلُوِّ مَنْزِلَتِهٖ وَسَعَةِ عِلْمِهٖ یَقِفُ مَعَ الصَّغِیْرِ وَ یُوَقِّرُ الْکَبِیْرَ وَ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَ یُجَالِسُ الضُّعَفَاءَ وَ یَتَوَاضَعُ لِلْفُقَرَاءِ وَ مَا قَامَ لِاَحَدٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَ لَا الْاَعْیَانِ وَ لَا اَلَمَّ بِبَابِ وَزِیْرٍ وَ لَا سُلْطَانٍ-----[٦٨]

"آپ سے زیادہ بلند اخلاق، فراخ حوصلہ، کریم النفس، نرم دل، عہد و دوستی کو نبھانے والا اور مہربان شخص میری نظر سے نہیں گزرا، آپ اپنی جلالت شان، بلند مرتبہ اور وسعت علم کے باوجود بچوں کے ساتھ ٹھہر جاتے، بڑوں کی عزت کرتے، سلام میں پہل فرماتے، کم زوروں کے پاس اٹھتے بیٹھے اور غریبوں کے ساتھ عاجزی سے پیش آتے، حالانکہ آپ کسی سر برآوردہ شخصیت یا رئیس کے لیے تعظیماً کھڑے نہیں ہوئے اور نہ کبھی کسی وزیر یا بادشاہ کے دروازے پر گئے"-----

Marfat.com

علامہ محمد بن یحییٰ تادفی لکھتے ہیں:

''آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والا ہر شخص یہی سمجھتا کہ آپ کا سب سے زیادہ تعلق خاطر مجھ سے ہے، احباب و متعلقین میں سے جو لوگ موجود نہ ہوتے، ان کی خیریت دریافت کرتے، شفقت و تعلق کا خاص لحاظ فرماتے'' -----[۶۹]

امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاق حسنہ اور انکسار و تواضع کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

وَ کَانَ مِنۡ اَخلاقِہٖ اَنۡ یَقِفَ مَع جَلالَۃِ قَدۡرِہٖ مَعَ الصَّغِیۡرِ وَ الجَارِیۃِ و یُجَالِسُ الفقراءَ و یفلِی لَھُم ثِیَابَھم -----[۷۰]

''آپ رضی اللہ عنہ کے اخلاق کا یہ عالم کہ اپنی جلالت و منزلت کے باوجود اگر کوئی بچہ یا بچی بھی بات کرنے کے لیے روک لیتی تو آپ ٹھہر جاتے، طالب علموں اور فقیروں کو اپنے پاس جگہ دیتے اور ان کے کپڑے صاف کرنے سے بھی دریغ نہ فرماتے'' -----

آپ کے تقویٰ، ورع، زہد، استغناء، غریب پروری، مہمان نوازی، سخاوت، ایثار وغیرہ اوصاف کا بیان سطور بالا میں آپ پڑھ چکے ہیں، مزید بعض اخلاقی خوبیوں کا تذکرہ کتاب میں مستقل عنوان کے تحت کیا جا رہا ہے----- خلاصہ یہ کہ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ رضی اللہ عنہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ کا مکمل نمونہ اور اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسۡتَقِیۡمٍ کا صحیح مصداق تھے-----[۷۱]

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی جَدِّہٖ وَ عَلَیۡہِ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ

Marfat.com

ظلِّ ذاتِ کبریا و عکسِ ذاتِ مُصطفیٰ
مُصطفیٰ خورشید و آن خورشیدِ لمعاں توئی

"من رآنی قد رای الحق" گر بگوئی می سزد
زاں کہ ماہِ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی

اقتدارِ کن مکن حق مُصطفیٰ را دادہ است
زیرِ تختِ مُصطفیٰ بر کرسئ دیواں توئی

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

Marfat.com

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

(غوثُ الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ورفعنالک ذِکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باعث تخلیق عالم، فخر آدم و بنی آدم، نور مجسم، قاسم کمالات و نعم، صاحب جود و کرم، رسول مکرم، سید الکل، ختم الرسل، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنی ربوبیت کا شاہ کار اور اپنی قدرت کاملہ کا مظہر اتم بنا کر اور سر اقدس پر ﴿وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾[۷۲] کا تاج افخم سجا کر مبعوث فرمایا-----

آپ ﷺ کی ذات گرامی سرچشمہ انوار و تجلیات، منبع کمالات، مخزن جود و خیرات اور مرکز فیوض و برکات ہے----- سارے اہل کمال کی مستی اسی ساقی کے خم خانۂ توحید سے ہے----- یہاں تک کہ جملہ انبیاء کرام و رسل عظام بھی آپ کے امتی ہیں اور آپ ہی سے فیض یاب ہو کر منصب نبوت و رسالت پر فائز ہوئے-----

علامہ تقی الدین سبکی (م ۷۵۶ھ) رقم طراز ہیں:

Marfat.com

فَتَكُوْنُ نُبُوَّتُهٗ وَ رِسَالَتُهٗ عَامَّةً لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ مِنْ زَمَنِ آدَمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ تَكُوْنُ الْاَنْبِيَاءُ وَ اُمَمُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ اُمَّتِهٖ وَ يَكُوْنُ قَوْلُهٗ بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً لَا يَخْتَصُّ بِهِ النَّاسُ مِنْ زَمَانِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بَلْ مُتَنَاوِلُ مَنْ قَبْلَهُمْ اَيْضًا ------[۷۳]

''حضور ﷺ کی نبوت و رسالت زمانہ آدم علیہ السلام سے تا قیام قیامت جمیع مخلوقات کو شامل ہے----- تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور ﷺ کے امتی ہیں اور حضور علیہ السلام کے فرمان ''میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں'' سے مراد صرف آپ کے زمانہ سے روز قیامت تک کے لوگ ہی نہیں بلکہ پہلے تمام زمانوں کے لوگ بھی (آپ کے دائرہ امت میں) شامل ہیں''-----

جس طرح امت پر لازم ہے کہ نبی پر ایمان لائیں، یوں ہی انبیاء کرام پر ضروری ہے کہ وہ حضور ﷺ پر ایمان لائیں----- عالم ارواح میں تمام انبیاء و رسل کی ارواح سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ایمان اور آپ کی خدمت بجا لانے کا پختہ عہد و اقرار لیا [۷۴] اور فرمایا:

اِنْ اٰمَنْتُمْ بِهٖ جَعَلْتُكُمْ اَنْبِيَآءَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ وَ بِنُبُوَّتِهٖ -----[۷۵]

''اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو میں تمہیں نبوت عطا کروں گا-----

ارواح انبیاء نے عرض کی، ہم سب آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی نبوت

Marfat.com

پر ایمان لاتے ہیں"-----

اس عہد کے بعد ارواح انبیاء آپ سے فیض یاب ہوتی رہیں-----چنانچہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محقق دہلوی بیان کرتے ہیں:

"در عالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح او رسیدہ"------[۷٦]

"عالم ارواح میں بھی انبیاء کرام کی روحیں حضور ﷺ سے مستفیض ہوتی رہیں"-----

پھر شیخ محقق علیہ الرحمہ نے اس کی تائید میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو شعر نقل کیے:

وَ کُلُّ آیٍ اَتَی الرُّسُلُ الکرامُ بِھَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِہٖ بِھِم
فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا
یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَم [۷۷]

"انبیاء کرام کو جس قدر معجزات و کمالات حاصل ہوئے، وہ تمام کے تمام حضور ﷺ کے نور کا صدقہ اور فیضان ہے، کیوں کہ آپ (ﷺ) آفتاب کمال اور دوسرے انبیاء و رسل ستاروں کی مانند ہیں، جو (حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے جہالت اور گم راہی کی) تاریکیوں میں لوگوں کو نور ہدایت سے مستنیر کرتے رہے"-----

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ ہر زمان و مکان، جملہ مخلوقات پست و بالا اور تمام

Marfat.com

امتوں بلکہ جملہ رسولوں کے بھی رسول ہیں----- انبیاء و رسل اور ان سے فیض پانے والے اولیاء، علماء، صلحاء اور جملہ اہل فضل و کمال حضور ﷺ کے دریوزہ گر اور آپ ﷺ کے خرمن جود وعطا کے خوشہ چین ہیں----- جیسا کہ امام بوصیری قدس سرہ العزیز کہتے ہیں:

وَ کُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

''تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) حضور ﷺ کے دریائے معرفت اور باران کرم سے پانی کے ایک چلو یا قطرۂ آب کے طلب گار ہیں''-----

انبیاء کرام (علی نبینا و علیھم الصلوٰۃ و السلام) کے حقیقی وارث علماء کرام اور اولیاء عظام ہیں، جو وراثت انبیاء سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق فیض یاب ہوتے ہیں----

انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار اور دنیاوی مال و دولت نہیں بلکہ ان کی وراثت (ظاہری و باطنی) علم ہے----- حدیث پاک میں ہے:

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَ لَا دِيْنَارًا وَ اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ----- [۷۸]

''بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کرام کسی کو درہم اور دینار کا وارث نہیں کرتے، انبیاء صرف علم کا وارث کرتے ہیں----- جس نے علم حاصل کیا، اس نے انبیاء کی وراثت سے بڑا حصہ حاصل کیا''-----

Marfat.com

ولی کی کرامت، نبی کا معجزہ

وراثت انبیاء سے حصہ پانے والے علماء واولیاء میں اپنے اپنے نبی و رسول کے فیضان اوران کے رنگ اعجاز کی جھلک پائی جاتی ہے----- یہی وجہ ہے کہ محققین و متکلمین نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ ولی کے ہاتھوں خلاف عادت صادر ہونے والا واقعہ، جسے کرامت سے تعبیر کیا جاتا ہے، درحقیقت نبی کا معجزہ ہوتا ہے----- چنانچہ عقائد وشرح عقائد میں ہے:

وَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ اَیْ ظُھُوْرُ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ مِنَ الْوَلِیِّ الَّذِیْ ھُوَ مِنْ اٰحَادِ الْاُمَّۃِ مُعْجِزَۃً لِلرَّسُوْلِ الَّذِیْ ظَھَرَتْ ھٰذِہٖ الْکَرَامَۃُ لِوَاحِدٍ مِّنْ اُمَّتِہٖ-----[۷۹]

"خلاف عقل کام اگر افراد امت میں سے کسی ولی کے ذریعے ظہور پذیر ہوتو وہ درحقیقت اس رسول کا معجزہ ہوتا ہے جس کے امتی سے کرامت کے طور پر رونما ہوا"-----

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے ہم عصر بزرگ امام ابوشکور سالمی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

کَرَامَۃُ الْاَوْلِیَآءِ لَا یُوْرِثُ الشُّبْھَۃَ فِیْ مُعْجِزَۃِ الْاَنْبِیَآءِ بَلْ یَکُوْنُ دَلِیْلًا عَلٰی صِحَّۃِ الْمُعْجِزَۃِ لِاَنَّ کَرَامَۃَ الْوَلِیِّ مُعْجِزَۃٌ لِّنَبِیِّ زَمَانِہٖ تَحْقِیْقًا لِّرَسُوْلِ اَیَّامِہٖ-----[۸۰]

Marfat.com

''اولیاء کی کرامت، نبی کے معجزہ سے التباس اور شبہہ کا ذریعہ نہیں بلکہ صحت و حقانیت معجزہ کی دلیل ہوا کرتی ہے کیوں کہ ولی کی کرامت دراصل اس زمانہ کے نبی کا معجزہ اور ان کے رسول کی تصدیق و تحقیق کی موجب بنتی ہے'' -----

اولیاء امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، علم کیوں کہ وراثت انبیاء ہے، اس لیے اس کے حاملین (علماء و اولیاء) میں فیضان نبوت کا رنگ صاف دکھائی دیتا ہے----- علماء و اولیاء پہلے انبیاء کرام کے زمانے میں بھی رہے ہیں مگر امت مصطفیٰ کے اولیاء و علماء منفرد عظمت کے حامل ہیں، حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین اور جامع کمالات انبیاء و مرسلین ہیں، اس لیے آپ کی امت کے علماء و اولیاء کا مقام اور ان کی کرامات بھی پہلے زمانوں کے علماء و اولیاء کی نسبت بلند پایہ اور کثیر و عظیم ہیں----- ہمارے آقا و مولا ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں، سلسلہ نبوت بند ہو گیا، اب قیامت تک خلق خدا کی ہدایت و رہنمائی کے لیے آپ کی نیابت کا فریضہ علماء و عرفاء کو سونپا گیا----- اسی لیے آقائے ہر عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ -----[۸۱]

''میری امت کے علماء (عرفاء فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے اعتبار سے) بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں'' -----

Marfat.com

جس طرح انبیاء بنی اسرائیل راہ حق دکھاتے رہے، اسی طرح امت محمدیہ کے علماء و عرفاء گم گشتگان راہ کو جادۂ حق پر گامزن کرتے رہے اور ان انبیاء کرام سے جس قسم کے معجزات صادر ہوئے، امت محمدیہ کے عرفاء سے اسی قسم کی کرامات ظہور پذیر ہوئیں -----

واضح رہے کہ "وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ" کا اعزاز پانے والے علماء ربانیین ہی دراصل اولیاء کاملین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "تقویٰ" کو ولی کی نشانی اور معیار قرار دیا ----- ارشاد فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ﴾ -----[۸۲]

(اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) "جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے" -----

اور تقویٰ اور خشیت کی بنیاد علم ہے ----- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ -----[۸۳]

"اللہ کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں" -----

اسی لیے جس قدر علم و عمل اور عرفان زیادہ ہوگا، اسی قدر خشیت الٰہیہ میں اضافہ ہو گا ----- حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَ اَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً -----[۸۴]

"اللہ کی قسم! مجھے ان سب سے زیادہ اللہ کی معرفت اور علم حاصل ہے

Marfat.com

اور میں سب سے زیادہ اس کا خوف اور خشیت رکھتا ہوں"-----

دوسری روایت میں فرمایا:

وَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَ خْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَ اَتْقَاکُمْ لَہٗ-----[۸۵]

"قسم بخدا! میں تقویٰ اور خشیت الٰہیہ میں تم سب سے بڑھ کر ہوں"-----

اور ذات مصطفیٰ ﷺ سرچشمۂ علم و معرفت ہے، اس لیے علم اور خشیت میں آپ کا مقام سب سے برتر و اعلیٰ ہے-----

آپ کے وارث و نائب وہی علماء ربانیین اور عرفاء و اولیاء کاملین ہیں جن کے قلوب تقویٰ و خشیت الٰہیہ سے معمور ہوں-----

Marfat.com

مقام غوث اعظم رضی اللہ عنہ -- نیابت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

یوں تو امت محمدیہ کے تمام اولیاء وعلماء ہی قابل قدر ہیں مگر ان میں قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مقام نہایت ممتاز اور ارفع و اعلیٰ ہے---- آپ علوم ظاہریہ و باطنیہ کے مجمع البحرین ہیں---- چونکہ قیامت تک آنے والے تمام اولیاء کے لیے آپ کی ذات کو فیض مصطفوی کا مرکز ومنبع بنایا جانا تھا، اس لیے حسنی وحسینی جوہر کی ترکیب سے آپ کے وجود با جود کو بطور خاص تیار کیا گیا:

نبوی ضو، علوی رنگ، بتولی عفت
حسنی روپ، حسینی ہے سراپا تیرا
جوہر شبّر و شبیر سے پا کر ترکیب
ہو گیا نسبی رنگ دوبالا تیرا [۸٦]

Marfat.com

پھر اس نجیب الطرفین کو ظاہری و باطنی اور روحانی و جسمانی طور پر وارث و نائب مصطفیٰ ﷺ بنایا گیا ---- آپ خود فرماتے ہیں:

اَنا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ جَمِيعِكُمْ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ وَارِثُهٗ فِى الْاَرْضِ ----- [۸۷]

''میں تم سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت اور دلیل ہوں، میں زمین پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا نائب اور وارث ہوں'' -----

اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آپ کو ''یا نائب رسول اللّٰہ'' کے الفاظ سے سلام عرض کرتے ----- [۸۸]

نیابت عظمیٰ کے اس منصب کا اندازہ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کی اس روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

''سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بارہا یہ بیان فرمایا کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، وَ اَنَا عَلٰى قَدَمِ جَدِّىْ صلی اللہ علیہ وسلم ''اور میں اپنے جد امجد محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں'' اور آپ کے ہر ہر نقش قدم پر (آپ کی نیابت و اتباع میں) گامزن ہوں، سوائے نبوت کے کہ اس میں غیر نبی کے لیے کوئی راہ نہیں ہے'' ----- [۸۹]

خود سیدنا غوث اعظم علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قصیدہ غوثیہ میں اس حقیقت کا یوں اظہار فرمایا:

وَ كُلُّ وَلِيٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَ اِنِّىْ
عَلٰى قَدَمِ النَّبِىِّ بَدْرِ الْكَمَالِ [۹۰]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

الوہیت، نبوت کے سوا تو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد (ﷺ) نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں! ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث [۹۱]

Marfat.com

''وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کا ہے سایہ تجھ پر

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا یہ مشہور مصرعہ عام طور پر خطباء اور واعظین حضور سید عالم ﷺ کی شان میں پڑھتے ہیں، جب کہ اعلیٰ حضرت نے اسے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں کہا ہے ---- کیوں کہ قرآن کریم کی شہادت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ''وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' [۹۲] کے منصب عالی سے حضور ﷺ کو نوازا اور ابدالاباد تک آپ کے رفعت ذکر کا اعلان فرما دیا ---- یہ حضور ﷺ کی شان ہے، اس شان اور منصب کے مظہر اتم اور جمال و کمال محمدی کے عکس جمیل سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں:

''اگر چہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا جمال آپ کی تمام آل میں تاباں و درخشاں ہے، لیکن محی دین، مجدد شرع متین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں اور ہی قسم کا

Marfat.com

جمال و کمال ہے----- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جمال محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال اور آپ رضی اللہ عنہ کا کمال درحقیقت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے''------[۹۳]

بلاشک وشبہہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان رحمت کا خصوصی سایہ ہے----- جس کا ظہور متعدد اقوال، واقعات اور کرامات سے ہوتا ہے----- اس مختصر مضمون میں بعض ایسے امور کا تذکرہ کیا جارہا ہے، جن کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جائے گا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل حمایت ونصرت میں اور آپ کے خصوصی منظور نظر اور نائب ومظہر ہیں-----

Marfat.com

نور ذاتی سے تخلیق

اللہ رب العزت نے سب سے پہلے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور پاک کو اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا، جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں صراحت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ-----[۹۴]

(اے جابر!) "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا"-----

پھر اس نور پاک سے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا-----حدیث پاک میں ہے:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ مِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ-----[۹۵]

Marfat.com

"سب سے پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے اور ہر چیز کو میرے نور سے پیدا فرمایا"-----

بلاشبہ حضور ﷺ اصل کائنات ہیں-----سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ آپ کے نائب و وارث اور مظہر ہیں، اس لیے حضور ﷺ کی نورانیت میں سے بھی آپ کو خاص حصہ ملا----- سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز رسالہ روحی میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو اپنے ذاتی نور سے پیدا فرمایا اور حضور ﷺ کے نور ذاتی سے سات ارواح پیدا فرمائے، جن میں حضرت محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک شامل ہے"-----[۹۶]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے درج ذیل شعر سے بھی اس امر کی تائید و توثیق ہوتی ہے:

اِنْ کُنْتُ فِی الْعُلْیَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ

وَ فِیْ قَابَ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ الْاَحِبَّۃِ [۹۷]

"میں بلندیوں میں نور محمدی کے ساتھ ساتھ رہا اور قاب قوسین میں محبوبوں کا ملاپ تھا"-----

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا:

اے "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ" کے مظہر، تم شاہ رسل کے ہو نورِ نظر

اے نورِ "اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ" یا عبد القادر جیلانی [۹۸]

Marfat.com

قبل از ولادت بشارت

حضور سید عالم ﷺ کی ولادت با سعادت سے قبل جملہ انبیاء و رسل آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبریں دیتے آئے اور آپ کی عظمتیں بیان فرماتے رہے----- یوں ہی آپ کے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے کے اولیاء کرام اور مشائخ عظام آپ کی آمد آمد کی پیش گوئیاں فرماتے رہے اور آپ کی جلالت شان اور مقام و مرتبہ سے لوگوں کو خبردار کرتے رہے----- چند بشارات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم [۹۹☆]

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اپنے مکتوب ''لطف المعشوق،، میں ارقام فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد (حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) نے ارشاد فرمایا:

''تم سے نویں واسطہ میں تمہاری اولاد سے ''عبد القادر'' کا ظہور ہو گا----- وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مرتبہ ولایت پر فائز ہو گا اور وہ احمد

Marfat.com

مجتبیٰ ﷺ کے دین کو زندہ کرے گا''-----[۱۰۰]

سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ [۱۰۱☆]

علامہ عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی قادری رحمۃ اللہ علیہ ''منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء'' کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضور سید عالم ﷺ کی حسب وصیت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے----- حضور ﷺ کا مبارک جبہ، آپ کا سلام اور امت محمدیہ کے لیے دعا کا پیغام پہنچایا، خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے اور امت محمدیہ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی----- ندا آئی، اپنا سر اٹھا لیجیے----- میں نے آپ کی شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا اور باقی نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شفاعت سے بخشوں گا-----

عرض کی بارالہا! تیرا محبوب کون ہے اور کہاں ہے، میں اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں؟----- ندا آئی:

''ہمارا وہ محبوب مقعد صدق (سچی عزت کے اعلیٰ مقام) میں بڑی قدرت والے بادشاہ کے حضور قرب خاص کے مقام میں حاضر ہے:

هُوَ مَحْبُوبِیْ وَ مَحْبُوْبُ حَبِیْبِیْ وَ حُجَّتُنَا عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَ قَدَمَاهُ عَلٰی رِقَابِ الْاَقْطَابِ وَ الْاَوْلِیَآءِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ سِوٰی الصِّحَابَةِ وَ الْاَئِمَّةِ وَ مَنْ یَقْبَلُهُ یَکُنْ مِنْ اَحْبَابِیْ-----

Marfat.com

''وہ میرا اور میرے محبوب ﷺ کا محبوب ہے ----- قیامت تک ہماری طرف سے اہل زمین کے لیے حجت ہوگا ----- صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت کے سوا تمام اولین و آخرین اولیاء کی گردنوں پر اس کے قدم ہوں گے، جو شخص اس کے مقام و مرتبہ اور عظمت کو تسلیم کرے گا وہ میرے دوستوں میں سے ہوگا ----- حضرت اویس قرنی نے عرض کی:

میں بھی اس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے آگے گردن جھکاتا ہوں، اس کی ولایت کی تصدیق کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں'' ----- [۱۰۲]

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ [۱۰۳☆]

امام محمد بن سعید زنجانی اپنی تصنیف ''روضة النواظر و نزهة الخواطر فی مناقب الشیخ عبد القادر'' میں رقم طراز ہیں:

''امام حسن بصری سے لے کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک جتنے مشائخ بھی گزرے ہیں سب نے آپ کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے بلند رتبے کی شہادت دی ہے'' ----- [۱۰۴]

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ [۱۰۵☆]

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے ایک مرید کو اپنا سجادہ دیا اور فرمایا:

Marfat.com

''اسے بحفاظت رکھنا اور مرتے وقت کسی معتمد شخص کو وصیت کرنا کہ وہ بھی آگے وصیت کرتا رہے تاکہ یہ سجادہ پانچویں صدی ہجری میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچ جائے، جن کا نام عبد القادر الحسنی الجیلانی ہوگا----- انہیں یہ امانت پہنچا کر میری طرف سے سلام کہہ دیا جائے''------[۱۰۶]

امام عسکری سجادہ چھوڑیں آپ کی خاطر
بشارت دیں جنید باصفا بھی غوث اعظم کی

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ [۱۰۷☆]

آپ نے ایک بار خطبۂ جمعہ کے دوران اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا:

''اس کا قدم میری گردن پر بھی ہے''-----

نماز جمعہ کے بعد لوگوں نے ان کلمات کی نسبت پوچھا تو آپ نے فرمایا:

''مجھے کشف ہوا ہے کہ پانچویں صدی میں رسول کریم ﷺ کی اولاد اطہار میں سے جیلان میں ایک قطب عالم پیدا ہوگا، جس کا لقب محی الدین اور نام عبد القادر ہوگا'' هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ وَ مَوْلِدُهٗ مِن كِيْلَان وَ يَكُوْنُ مَاْمُوْرًا بِاَنْ يَقُوْلَ قَدَمِىْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِىٍّ وَوَلِيَّةٍ لِلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، سِوَى الصَّحَابَةِ وَ الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ-----[۱۰۸]

''وہ غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) ہوں گے، ان کی ولادت گیلان میں ہوگی،

Marfat.com

انہیں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا جائے گا کہ میرا یہ قدم صحابہ کرام اور ائمہ اطہار کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر ہے"-----

شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۱۰۹☆]

آپ نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا:

سَوْفَ یَظْھَرُ بِالْعِرَاقِ رَجُلٌ مِّنَ الْعَجَمِ عَالِیُ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللّٰہِ وَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُہٗ عَبْدُ الْقَادِرِ وَ مَسْکَنُہٗ بِبَغْدَادَ یَقُوْلُ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ لِلّٰہِ-----[۱۱۰]

"عنقریب عراق میں ایک عجمی مرد پیدا ہونے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک بلند مرتبت ہوگا----- نام اس کا عبد القادر اور بغداد میں سکونت پذیر ہوگا----- جو اعلان کرے گا:

میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے"-----

اسی طرح متعدد اولیائے کبار نے آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے کافی عرصہ پہلے آپ کی آمد آمد کی بشارتیں دیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا [۱۱۱]
جو ولی قبل ہوئے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا [۱۱۲]

Marfat.com

شب ولادت---ظہور برکات

حضور سید المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر گوناں گوں برکات و عجائبات کا ظہور ہوا تھا، یوں ہی آپ کے وارث ومظہر اور فرزند ارجمند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے موقع پر بھی متعدد برکات کا ظہور ہوا۔تبرکاً چند پہلو بیان کیے جارہے ہیں:

سید عالم ﷺ کی جلوہ افروزی

شب میلاد مصطفیٰ ﷺ، سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاشانہ مبارک پر ملائکہ کا جھرمٹ تھا[۱۱۳] جب کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی رات آپ کے والد ماجد سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور سید

Marfat.com

عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء، صحابہ کرام، ائمہ اطہار اور مشائخ و اولیاء عظام کے ہمراہ ان کے گھر میں جلوہ افروز ہوئے اور بشارت دی:

یَا وَلَدِیْ یَا اَبَا صَالِحِ اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا و ھُوَ ولدِیْ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تعالٰی، وَ سَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَ الْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الرُّسُلِ-----[۱۱۴]

"بیٹے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تجھے فرزند عطا فرمایا، جو میرا بیٹا اور محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کا (بھی) محبوب ہے----- اولیاء و اقطاب میں اس کی شان اسی طرح بلند ہوگی جس طرح نبیوں اور رسولوں میں میری شان ہے":

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد مصطفیٰ ﷺ در انبیاء

انبیاء کرام کی بشارت

حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے دیگر انبیاء کرام نے سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے والد ماجد کو خواب میں اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور انہیں بشارت دی:

اَنَّ جَمِیْعَ الْاَوْلِیَاءِ سِوَی الْاَئِمَّۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ یَکُوْنُوْنَ تَحْتَ طَاعَۃِ وَلَدِکَ ھٰذَا، وَ یَضَعُوْنَ قَدَمَہٗ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ، وَ تَکُوْنُ طَاعَتُھُمْ لَہٗ سَبَبًا لِتَرَقِّیْ دَرَجَاتِھِمْ وَ مَنْ یَنْحَرِفُ عَنْ طَاعَتِہٖ مِنْ ذُرْوَۃِ الْقُرْبِ اِلٰی اَسْفَلِ الْبُعْدِ وَ الْحِرْمَانِ-----[۱۱۵]

Marfat.com

''ائمہ اطہار کے علاوہ تمام اولیا تمہارے فرزند کے مطیع وفرماں بردار ہوں گے اور وہ اس کا قدم اپنی گردنوں پر لیں گے اور اس کی فرماں برداری ان کے لیے ترقی درجات کا ذریعہ اور نافرمانی سراسر باعث محرومی بنے گی'' -----

مُہرِ قدمِ مصطفیٰ ﷺ

حضور، باعث تخلیق کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں:

''آپ جب پیدا ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ کے دو شانوں کے درمیان مہر نبوت کا نشان تھا'' -----[۱۱۶]

جب کہ آپ ﷺ کے فرزند ارجمند اور آپ ﷺ کے نائب و وارثِ سعادت مند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے شانوں کے درمیان حضور ﷺ کے قدم اطہر کا نشان تھا[۱۱۷] اسی مہر قدم مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی برکت ہے کہ آپ کا قدم اولیاء اولین و آخرین کی گردن پر ہے -----خواجہ خواجگان حضرت سیدنا غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

چوں پائے نبی شد تاج سرت
تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیشِ درت
افتادہ چوں پیشِ شاہ گدا [۱۱۸]

قدم اطہر کی یہ مہر اس عظیم واقعہ کی نشانی ہے، جب شبِ معراج حضور ﷺ براق پر

Marfat.com

سوار ہونے لگے، براق خوشی سے بلند ہوا، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح حاضر ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی گردن پر قدم رکھ کر سواری فرمائی ----- اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا نہایت جامع اور تحقیقی فتویٰ ''فتاویٰ کرامات غوثیہ'' [۱۱۹] قابل مطالعہ ہے، جس میں تمام اعتراضات و اشکالات کا شافی جواب ہے-----

اظہار بندگی

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی اپنا سرانور سجدہ میں رکھا [۱۲۰] جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے پیدا ہوتے ہی رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر اظہار بندگی فرمایا----- [۱۲۱]

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

قدرت الٰہیہ کا خصوصی عطیہ

جب اللہ تعالیٰ کے بے مثل محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی کرم سے اس سال تمام حاملہ عورتوں کے ہاں لڑکے پیدا فرمائے [۱۲۲] اور جب محبوبِ محبوبِ خدا، مظہر مصطفیٰ (علیٰ جدہٖ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) پیدا ہوئے تو اس رات صوبہ گیلان کی حاملہ عورتوں میں سے کسی کے ہاں بچی پیدا نہ ہوئی بلکہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے سب کو بچے عطا فرمائے، جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور گیارہویں والے پیر کے فیضان سے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ولی بنے ----- [۱۲۳]

پہلی اور دوسری بہار

جب حضور ﷺ کی جلوہ گری ہوئی اور آپ نے صحن عالم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا تو کائنات میں بہار آ گئی ----- جس سال آپ کی تشریف آوری ہوئی وہ ''سنة الفتح و الابتهاج '' مسرت وشادمانی اور کامیابی وکامرانی کا سال کہلایا ---- جس ماہ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی وہ ربیع الاول کے مبارک نام سے موسوم ہوا -----

'' ربیع '' بہار کو کہتے ہیں، دنیا کے موسموں پر نظر کریں تو ہر علاقے کی مناسبت سے وہاں سال کے مختلف حصوں میں بہار آتی ہے مگر ۵۷۱ء ----- سرکار ابد قرار ﷺ کے میلاد کا سال ----- ایسا بابرکت تھا کہ پوری دنیا میں یک بار بہار آئی اور گلشن ہستی مہک مہک اٹھا ----- یہ ربیع الاول یعنی پہلی بہار تھی -----

پھر ۱۰۷۸ء کو دوسری مرتبہ بہار کا منظر اس وقت نکھرا جب حضور ﷺ کے مظہر و نائب پیدا ہوئے ----- یہ ربیع الآخر ----- دوسری بہار ----- کہلائی۔

گیارہویں، بارہویں

پہلی اور دوسری بہار ----- ربیع الاول اور ربیع الآخر ----- کا باہمی ربط اور تعلق

Marfat.com

اتنا قوی ہے کہ گیارہویں اور بارہویں (میلاد) کی تقریبات لازم وملزوم ہوگئیں۔

ترے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم
ملی تجھ کو ہے گیارہویں غوث اعظم

تجربہ شاہد ہے کہ جو حضور ﷺ کے میلاد کا منکر ہوتا ہے، وہ گیارہویں کا بھی منکر ہوتا ہے----- اور جو بصدق دل حضور ﷺ سے محبت رکھتے ہوئے میلاد کا اہتمام کرے، وہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدت کیش اور آپ کی گیارہویں کو ماننے والا ہوتا ہے----- مولانا حسن رضا خاں فاضل بریلوی اس حقیقت کو یوں آشکار کرتے ہیں:

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں
معمہ یہ ہم پہ کھلا غوث اعظم
تجھے وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم [۱۲۴]

Marfat.com

محی الدین

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ دنیا کفر وشرک، ظلم وتعدی، شر وطغیان اور ظلمت وتاریکی کی آماج گاہ تھی----- آپ آئے تو نور پھیلا ----- کفر وشرک کے بت پاش پاش ہوئے اور جہان بھر، نورِ حق کے اجالے سے روشن ومنور ہوگیا:

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

گویا آپ ﷺ نے جہانِ مردہ کو پھر سے زندگی بخشی، مردہ انسانیت کو حیات آشنا کیا، دفن شدہ اخلاقی قدروں کو پھر سے زندہ کر کے اسلام کا پرچم چار دانگ عالم میں لہرادیا اور ''لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّه'' کے مقصدِ الٰہیہ کو کماحقہ پورا فرمایا-----

علامہ فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اِسْمُهٗ مُحیِی، لِحَیَاةِ جَمِیْعِ الْکَوْنِ بِه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

فَھُوَ رُوْحُہٗ وَ حَیٰوتُہٗ وَ سَبَبُ وُجُوْدِہٖ وَ بَقَائِہٖ----[۱۲۵]

''حضور ﷺ اقدس کا ایک اسمِ گرامی مــحیــی ہے'(یعنی زندہ فرمانے والے) اس لیے کہ سارے جہان کی زندگی حضور ﷺ سے ہے----سو حضور ﷺ تمام کائنات کی جان، زندگی اور اس کے وجود و بقا کا سبب ہیں''۔

آپ کے معنوی و نسبی فرزند سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے ملت اسلامیہ پستی و زبوں حالی کا شکار تھی، طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا، اسلامی قدروں کو پامال کیا جا رہا تھا اور جسدِ اسلام پر نزع کی کیفیت طاری تھی----- آپ آئے تو امت مسلمہ کی عروقِ مردہ میں پھر سے زندگی کی لہر دوڑ گئی----- آپ نے اپنے صفائے باطن، وعظ و تبلیغ اور شبانہ روز محنت سے اسلام کو پھر سے زندہ کر دیا اور ''مـحیی الدین''[۱۲۶] کے لقب سے شہرتِ دوام پائی----- چنانچہ آپ خود بیان فرماتے ہیں:

''میں ایک دفعہ بغداد آ رہا تھا، مجھے ایک بیمار آدمی ملا، جس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور بڑا ہی نحیف و ناتواں نظر آ رہا تھا----- مجھے اس نے سلام کیا، میں نے ''وعــلیــکــم الســلام'' کہا تو مجھے کہنے لگا، میرے قریب آیئے----- میں نزدیک ہوا تو کہنے لگا، مجھے اٹھاؤ----- میں نے اسے اٹھا کر بٹھایا تو اس کا جسم صحت مند اور توانا نظر آنے لگا اور اس کے چہرے پر رونق آ گئی-----تو اس نے کہا:

اَنَا الدِّیْنُ وَ کُنْتُ دُثِرْتُ کَمَا رَأَیْتَنِیْ وَ قَدْ اَحْیَانِیَ اللّٰہُ بِکَ وَ اَنْتَ مُحْیِی الدِّیْنِ----

Marfat.com

''میں تمہارا دین اسلام ہوں' جو اس قدر نحیف و نزار ہو گیا تھا-----

چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سرِ نو زندگی بخشی ہے، آج سے تمہارا نام ''محی الدین'' ہو گا-----

جب میں جامع مسجد پہنچا تو مجھے ایک شخص ملا اور کہا ''یا سید محیی الدین ''نماز ادا کی تو لوگ میرے سامنے ادباً کھڑے ہو گئے، پھر ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے اور زبان سے ''یا سید محیی الدین'' پکارتے تھے، حالاں کہ اس سے پہلے کوئی بھی مجھے اس لقب سے نہیں پکارتا تھا''----- [۱۲۷]

Marfat.com

مجتبیٰ

حضور ﷺ کا ایک اسم گرامی مجتبیٰ ہے[۱۲۸] یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چن لیا اور اپنا محبوب بنایا----- اسی لیے قرآن کریم میں فرمایا:

﴿اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا﴾-----[۱۲۹]

''اے محبوب! تو ہر وقت ہماری نگاہوں (نگاہِ رحمت) میں رہتا ہے''-----

حضور ﷺ کے نائب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ''مجتبیٰ'' بندوں میں سے بنایا ہے، جن کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ﴾-----[۱۳۰]

''اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی طرف (قرب کے لیے) چن لیتا ہے''-----

چنانچہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

يُقَالُ لِيْ بَيْنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اَنَا اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ-----[۱۳۱]

"مجھے رات دن میں ستر بار کہا جاتا ہے کہ میں نے تجھے اپنے لیے پسند کرلیا ہے تاکہ تو میری نگاہوں کے سامنے پرورش پائے"-----

Marfat.com

ظلِ حمایت

سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی حفاظت اور شر خلائق سے محفوظ رکھنے کا مژدۂ جاں فزا سنایا اور فرمایا:

﴿وَ اللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾-----[۱۳۲]

''اللہ تعالیٰ لوگوں (کے شر) سے آپ ﷺ کی نگہبانی فرمائے گا''-----

﴿اِنَّکَ بِاَعیُنِنَا﴾-----[۱۳۳]

''بے شک آپ ﷺ ہماری حفاظت میں ہیں''-----

اور حضور ﷺ نے اپنے فرزند کو اپنے ظلِ حمایت اور سایۂ شفقت و رحمت سے سرفراز فرما رکھا ہے-----خلیفہ بن موسیٰ النہرملکی قدس سرہ العزیز اپنا رؤیا صادقہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی، شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

Marfat.com

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ لِلّٰهِ-----

''میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے''-----

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَیْفَ لَا هُوَ قُطْبٌ وَ اَنَا اَرْعَاهُ-----[۱۳۴]

''شیخ عبد القادر نے سچ کہا ہے اور کیوں نہ سچ کہیں کہ خود قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان ہوں''-----

اس فرمانِ والا شان کی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز یوں تشریح کرتے ہیں:

''اَقُوْلُ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ خلاف (واقع) بات زبان سے دو طرح صادر ہوتی ہے، یا تو آدمی دانستہ غلط کہے، اس کو حضور اقدس ﷺ نے یوں رد فرمایا کہ ''هُوَ الْقُطْبُ'' وہ قطب ہیں کہ ان کے آگے دوسرے کو دعویٰ قطبیت نازیبا ہے----- وَ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ التَّعْرِیْفَ لِلتَّخْصِیْصِ'' اور قطب کی شان غلط گوئی نہیں، نہ کہ سید الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم----- یا یوں کہ نادانستہ صادر ہو، خواہ بوجہ بے خبری، یا بسبب بے خودی-----اس کو حضور ﷺ نے یوں رفع فرمایا کہ ''اَنَا اَرْعَاهُ'' میں ان کا نگہبان ہوں کہ محمدی قوتوں سے ان کے قلب کو برجا و سالم اور زبان و جنان کو روش انبیاء پر قائم و دائم رکھتا ہوں----- پھر کیوں کر محتمل کہ ہمارا فرزند خلاف واقع کہے یا اہل سکر و بقایائے سکر کی طرح بلند دعوے کرے-----[۱۳۵]

Marfat.com

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

حضور پُر نور محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان، وحی الٰہی کی ترجمان ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝﴾-----[۱۳۶]

''اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے، نہیں ہوتا ان کا فرمانا مگر وحی جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے''-----

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے جو کچھ سنتا اسے یاد رکھنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا، قریش نے مجھے لکھنے سے منع کر دیا اور کہا کہ تقاضائے بشریت کے مطابق ممکن ہے غصے یا خوش طبعی میں آپ کی زبان سے کوئی ایسی بات نکل جائے جو قابل تحریر نہ ہو، چناں چہ میں لکھنے سے رک گیا اور

Marfat.com

حضور ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے انگلی سے اپنے دہن اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ----[۱۳۷]

''میری گفتگو (حدیثیں) لکھ لیا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس منہ سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکلتی''۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام [۱۳۸]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے فرزند ارجمند اور نائب و مظہر ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عصمت لسانی عطا فرمائی ---- آپ اذنِ الٰہی کے بغیر گفتگو نہ فرماتے ---- چنانچہ علامہ نورالدین شطنوفی علیہ الرحمہ ثقہ راویوں سے آپ کا قول نقل کرتے ہیں، فرمایا:

یُقَالُ لِیْ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ تَکَلَّمْ یُسْمَعُ مِنْکَ-----

''مجھے حکم دیا جاتا ہے، اے عبدالقادر! کلام کرو تمہاری بات سنی جائے گی''۔

پھر فرمایا مجھے کہا جاتا ہے:

بِحَقِّیْ عَلَیْکَ تَکَلَّمْ وَ اٰمَنْتُکَ مِنَ الرَّدٰی-----[۱۳۹]

''(اے عبدالقادر!) قسم تجھے میرے اس حق کی، جو تیرے اوپر ہے، بات کر، تجھے میں نے ہلاکت سے مامون بنایا ہے''۔

شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمہ آپ کا قول نقل فرماتے ہیں:

''سوگند بخدا عز و جل نکردم و نگفتم چیزی را تا مامور شدم بداں و

Marfat.com

فرمودے وقتے کہ تکلم بکنم من بکلامی، بر شما باد کہ تصدیق کند آں را کہ تکلم من ناشی از یقین ست کہ شک را در وے مجال نیست گویا گردانیدہ می شوم پس گویم و دادہ می شوم پس می بخشم و امر کردہ می شوم پس می کنم و عہدہ بر کسے است کہ امر کردہ است، والدیۃ علی العاقلۃ، تکذیب شمار از ہر قاتل ست مر دین شمار او سبب زوال دنیا و آخرت شماست'' ------ [۱۴۰]

''قسم بخدا! جب تک مجھے حکم نہ دیا جائے نہ کچھ کرتا ہوں، نہ کہتا ہوں ------ نیز فرمایا:

میں تمہیں جو کچھ کہوں تمہارے لیے اس کی تصدیق ضروری ہے کیوں کہ میری بات ایسی یقینی ہے جس میں شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہے ------ گویا حکم ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہوں ------ مجھے دیا جاتا ہے، تو دے دیتا ہوں ------ جب امر ہوتا ہے، تو کرتا ہوں اور ذمہ داری اسی کی ہے، جو حکم دیتا ہے ------ کیوں کہ قاعدہ ہے ''الدیۃ علی العاقلۃ'' خون بہا تعلق داروں پر ہوتا ہے ------ میری تکذیب تمہارے لیے دینی اعتبار سے زہر قاتل اور دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب ہے'' ------

نیز آپ اپنے ایک قصیدے میں فرماتے ہیں:

وَ مَا قُلْتُ ھٰذَا الْقَوْلَ فَخْراً وَ اِنَّمَا

اَتٰی الْاِذْنُ حَتّٰی تَعْرِفُوْنَ حَقِیْقَتِیْ [۱۴۱]

''میں اپنے خداداد کمالات و مراتب کے بارے میں اظہار خیال فخر کی بنا پر نہیں بلکہ باذن الٰہی کرتا ہوں تا کہ تم میری حقیقت کا کچھ اندازہ کر سکو'' ------

Marfat.com

جو کہا تو نے وہ مامور من اللہ ہو کر
اپنی خواہش سے نہیں کوئی بھی دعویٰ تیرا [۱۴۲]

تاثیر کلام

آپ کی مجلس وعظ میں کم وبیش ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا-----ہفتہ میں تین بار وعظ فرماتے-----مجلس میں علماء، فقہاء اور مشائخ بڑی کثرت سے حاضر ہوتے-----چار سو علماء کرام قلم دوات لے کر آپ کے ملفوظات عالیہ اور مواعظ حسنہ قلم بند کر لیتے [۱۴۳] وعظ میں روحانیت اور تاثیر کا یہ عالم ہوتا کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی-----بعض لوگ عشق الٰہی کے جوش میں آ کر کپڑے پھاڑ دیتے، بعض بے ہوش ہو جاتے، بعض واصل بحق ہو جاتے-----غیر مسلم ایمان لے آتے اور ایمان دار دولت یقین سے سرشار ہو جاتے-----آپ کے کلام میں یہ تاثیر اور مقناطیسیت اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے براہِ راست فیضان کا نتیجہ تھی-----خود فرماتے ہیں:

''شروع شروع میں وعظ سے ہچکچاہٹ ہوتی----- ۱۶/ شوال المکرم ۵۵۳ھ کو نماز ظہر سے پہلے حضور ﷺ نے مجھے اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف کیا اور استفسار فرمایا:

یَابُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ-----

''بیٹے! وعظ کیوں نہیں کرتے؟''-----

عرض کیا حضور ﷺ عجمی ہوں، فصحائے عرب کے سامنے کیسے لب کشائی

Marfat.com

کروں؟-----

فَقَالَ لِی افْتَحْ فَاکَ فَفَتَحْتُهُ فَتَفَلَ فِیهِ سَبْعًا-----

''آپ ﷺ نے فرمایا، منہ کھولو-----میں نے منہ کھولا تو آپ ﷺ نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا، جاؤ وعظ و نصیحت کرو اور حکمت و موعظت حسنہ کے ساتھ لوگوں کو اپنے رب کے رستہ کی طرف بلاؤ-----

(سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی تو خلقت میرے ارد گرد جمع ہوگئی-----میں کچھ مرعوب سا ہو گیا----- اسی اثناء میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے اور فرمایا منہ کھولو-----فتفل فیہ ستا آپ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ لعاب دہن ڈالا----- میں نے عرض کی سات کا عدد پورا کیوں نہیں کیا؟-----فقال ادبا مع رسول اللہ ﷺ-----فرمایا: حضور ﷺ کے پاس ادب کی وجہ سے-----اس کے بعد قوت گویائی پیدا ہوئی اور میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا''-----[۱۴۴]

آواز مبارک

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجالس وعظ میں ہزاروں کا اجتماع ہوتا، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ قدرت عطا فرما رکھی تھی کہ قریب و بعید تمام سامعین آپ کے کلام کو بآسانی سن لیتے-----مجلس کے آخری کنارے پر بیٹھنے والا

Marfat.com

بھی یوں سنتا گویا اس کے سر پر کھڑے وعظ فرما رہے ہیں----- علامہ شطنوفی اور علامہ یحیٰ تادفی رحمہما اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وَ کَانَ یُعَدُّ مِنْ کَرَامَاتِہٖ اَنَّ اَقْصَی النَّاسِ فِیْ مَجْلِسِہٖ یَسْمَعُ صَوْتَہٗ کَمَا یَسْمَعُہٗ اَدْنَاھُمْ عَلٰی کَثْرَتِھِمْ-----[۱۴۵]

''لوگ اسے آپ کی کرامت سمجھتے کہ کثرت اجتماع کے باوجود مجلس میں سب سے آخر میں بیٹھنے والا شخص بھی آپ کے کلام کو اسی طرح سنتا اور سمجھتا جیسے آپ کے پاس قریب بیٹھنے والا سنتا''-----

ظاہر ہے کہ آپ کی یہ کرامت بھی آپ کے جدامجد حضور سید عالم ﷺ کا فیضان تھا----- علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی لکھتے ہیں:

وَ کَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ یُبْلِغُ صَوْتَہٗ وَ سَمْعَہٗ مَا لَا یَبْلُغُہٗ صَوْتُ غَیْرِہٖ وَ لَا سَمْعُہٗ مِنَ الْاَصْوَاتِ وَ الْاَسْمَاعِ الْمُعْتَادِیْنَ فَقَدْ کَانَ یَخْطُبُ فَسَمِعَتْہُ الْعَوَاتِقُ فِی الْبُیُوْتِ-----[۱۴۶]

''حضور ﷺ اپنی آواز وہاں تک پہنچاتے جہاں دوسرے لوگ اپنی آواز عادۃً نہیں پہنچا سکتے اور یہی حال آپ کی قوت سماعت کا بھی تھا----- آپ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو گھروں میں موجود پردہ نشین خواتین بھی سن لیا کرتیں''-----

اولیاء وانبیاء کرام کی تشریف آوری

آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں روحانیت اور انوار و تجلیات کا عجیب سماں

Marfat.com

ہوتا----شیخ عبدالحق محقق دہلوی رقم طراز ہیں:

''جمیع اولیاء و انبیاء احیاء با جساد اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس او حاضر می شدند و حضرت حبیب رب العالمین نیز برائے تربیت و تائید تجلی می فرمودند''-----[۱۴۷]

''بقید حیات اولیاء و مشائخ اور انبیاء کرام اپنے جسموں کے ساتھ اور باقی اپنی ارواح کے ساتھ مجلس (وعظ) میں موجود ہوتے----- ملائکہ اور رجال الغیب حاضری دیتے بلکہ (بسا اوقات) خود محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی آپ کی تربیت و تائید (اور حوصلہ افزائی) کے لیے جلوہ افروز ہوتے''۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ولی کیا مرسل آئیں، خود حضور آئیں
وہ تیرے وعظ کی محفل یا غوث [۱۴۸]

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے، پلاتا ہے تجھے

سرکار ابد قرار ﷺ اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

هُوَ يُطْعِمُنِىْ وَ يُسْقِيْنِىْ -----[۱۴۹]

''میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے''-----

اور آپ ﷺ کے وارث و جانشین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُقَالُ لِىْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّىْ عَلَيْكَ كُلْ، بِحَقِّىْ عَلَيْكَ

Marfat.com

اِشْرَبْ-----[۱۵۰]

''مجھے حکم دیا جاتا ہے کہ عبدالقادر تجھے میرے حق کی قسم! کھالے، تجھے میرے حق کی قسم پی لے''-----

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے، پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ ترا، چاہنے والا تیرا [۱۵۱]

Marfat.com

کن کی کنجی

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب مکرم، شہنشاہ کونین ﷺ کو ایسی قوت وسطوت اور سلطنت وحکومت عطا فرمائی اور ایسے اختیار واقتدار سے نوازا کہ ہر جگہ آپ ﷺ کا تصرف ہے ----- آپ ﷺ کی زبان حق ترجمان ''کـــــن'' کی کنجی ہے ----- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ جِبۡرَئِیۡلَ اَتَانِیۡ فَبَشَّرَنِیۡ اِنَّ اللّٰہَ اَیَّدَنِیۡ بِالۡمَلَائِکَۃِ وَ اَتَانِیۡ النَّصۡرَ وَ جَعَلَ بَیۡنَ یَدَیِ الرُّعۡبَ وَ اَتَانِیۡ السُّلۡطَانَ وَ الۡمُلۡکَ ----- [۱۵۲]

''جبریل امین (علیہ السلام) نے آ کر مجھے خوش خبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے میری امداد کی ----- مجھے نصرت وکامرانی عطا فرمائی ----- میرے رعب ودبدبہ کا سکہ بٹھا دیا اور مجھے سلطنت و

Marfat.com

حکومت اور ملک عطا فرمایا"-----

تمام موجودات پر آپ ﷺ کی حکمرانی ہے----- آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ "کُن" کی حیثیت رکھتا ہے----- جیسا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مشرکین نے جب آگ میں ڈالا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ-----[۱۵۳]

"اے آگ! ابراہیم علیہ السلام کی طرح عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا، تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی"-----

(گویا آقا ﷺ نے انہیں اس آگ سے محفوظ رہنے کی تسلی دی----- چناں چہ آپ نے لمبی عمر پائی----- بدر اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی، ۳۷ھ میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی حمایت میں لڑتے ہوئے صفین میں شہید ہوئے)-----[۱۵۴]

حکم بن ابی العاص، حضور ﷺ کا کلام سن کر منہ بگاڑ لیتا----- ایک دن حضور ﷺ نے اسے فرمایا:

كُنْ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ-----[۱۵۵]

"ایسا ہی ہو جا----- چنانچہ مرتے دم تک اس کا چہرہ بگڑا رہا"-----

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

یوں ہی آپ ﷺ کے وارث و نائب اور مظہر عظمت و جلالت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے شان وشوکت اور حکومت وسلطنت عطا کر رکھی تھی اور آپ کو ''کُنْ'' کی قوتیں مرحمت فرمادیں----- چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے:

وَ اُعْطِیْتُ حَرْفَ ''کُنْ''-----[۱۵۶]

''مجھے حرف کن عطا کیا گیا ہے''-----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

''اے بندے! جب تو مقام فنا حاصل کر لے تو پھر ''یُرَدُّ عَلَیْکَ التَّکْوِیْنُ'' [۱۵۷] تمہیں تکوین عطا کردی جائے گی''-----

شیخ محقق اس کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

''وسپردہ می شود بتو ہست کردن و پیدا گردانیدن کائنات وتصرف دادہ می شود ترا در عالم بروجہ کرامت وخرق عادت''-----[۱۵۸]

''فنائیت کے بعد موجود کرنے اور کائنات پیدا کرنے کا کام تیرے سپرد کیا جائے گا اور کرامت وخرق عادت کے طور پر تجھے سارے جہان میں تصرف کی قوت عطا کی جائے گی''-----

قصیدہ غوثیہ شریفہ میں سیدنا پیر پیراں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے، اگر میں اپنے راز کا پرتو ڈالوں تو سمندر خشک ہو جائیں[۱۵۹] آگ بجھ جائے[۱۶۰] پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں[۱۶۱] مردے زندہ ہو جائیں[۱۶۲] ماہ وسال میری اجازت سے بدلتے ہیں''-----[۱۶۳]

اس قسم کے تصرفات کا تذکرہ کر کے ارشاد فرمایا:

''(الغرض) اللہ تعالیٰ کے سارے بلاد میرا ملک اور ان پر میری

Marfat.com

حکومت ہے''-----

بلاد اللّٰہ ملکی تحت حکمی

و وقتی قبل قلبی قد صفالی [۱۶۴]

''اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیرِ نگیں ہیں، ان پر میری حکومت ہے اور میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ اور مصفّٰی تھی''-----

ظاہر ہے یہ ساری عظمت و رفعت اور قوت و تصرف آپ کو اپنے جد کریم احمد مختار ﷺ کے طفیل حاصل ہوئی-----اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
ہے شرح اسم القادر ترا نام
یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث
تیری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ ''قادر'' نام میں داخل ہے یا غوث [۱۶۵]

Marfat.com

قوت مشاہدہ

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا:

وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ----- [۱۶۶]

"اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو (اے محبوب!) مگر سراپا رحمت سارے جہانوں کے لیے" -----

تمام جہانوں کے لیے رحمت وہی ہو سکتا ہے جس کی قوت مشاہدہ اتنی عظیم ہو کہ کوئی گوشہ، کوئی ذرہ اور کوئی حقیقت ان سے مخفی نہ رہے ----- اس خصوصیت کو اللہ تعالیٰ "شاھداً" کہہ کر بیان فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ----- [۱۶۷]

"اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بے شک ہم نے آپ کو

Marfat.com

بھیجا مشاہدہ کرنے والا (حاضر، ناظر) اور خوش خبری سنانے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا"-----

متعدد احادیث سے بھی اس وسعت نظر کی تائید ہوتی ہے----- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روای ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ-----[۱۶۸]

"میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سن لیتا ہوں جو تم نہیں سنتے"-----

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ-----[۱۶۹]

"بلا شبہہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرما دیا ہے----- میں اسے اور تا قیامت جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، سب ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں"-----

اے فروغت صبح اعصار و دہور
چشم تو بینندۂ ما فی الصدور [۱۷۰]

حضور ﷺ کے تصدق سے آپ ﷺ کے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ جل و علا نے ایسی بصیرت اور بصارت سے نوازا کہ مخفی حقائق آپ پر عیاں تھے اور کائنات کے تمام گوشے آپ کی نگاہوں کے سامنے رہتے----- خود فرماتے ہیں:

اِنَّ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ-----[۱۷۱]

"میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے"-----

Marfat.com

نیز فرمایا:

لَوْ لَا لِجَامُ الشَّرِیْعَةِ عَلٰی لِسَانِیْ لَاَخْبَرْتُکُمْ بِمَا تَأْکُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ، اَنْتُمْ بَیْنَ یَدَیَّ کَالْقَوَارِیْرِ، یُرٰی مَا فِیْ بَوَاطِنِکُمْ وَ ظَوَاهِرِکُمْ ----- [۱۷۲]

''اگر میری زبان پر حکمِ شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو----- میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیوں کہ تم میری نظر میں شیشے کی مانند ہو'' -----

حضور سید الوریٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نائب سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اعلان فرما رہے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ [۱۷۳]

''اللہ تعالیٰ کے تمام بلاد ہمیشہ میری نظر میں اس طرح متصل و مجتمع ہیں جیسے (ہتھیلی پر) رائی کا ایک دانہ ہو'' -----

آج کے ترقی یافتہ دور کی سائنس اپنی تمام تر ایجادات کے باوجود ''بلاد اللّٰہ'' کی وسعت کا اندازہ نہیں کر سکی ----- دورِ حاضر کا ایک بڑا سائنس دان آئن سٹائن کہتا ہے:

''میں نے ریڈیو دوربین کے ذریعے ایک ایسا کہکشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے دو کروڑ نوری سال کے فاصلے پر ہے، یعنی روشنی، جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل طے کر جاتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی لیکن جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق

Marfat.com

ہے، اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ سال بھی ہو جائے تو بھی (معلوم) نہیں کر سکتا'' ------ [۱۷۴]

سائنس جن حقائق کو ابھی دریافت نہیں کر سکی، وہ اللہ تعالیٰ کے عبدِ مقرب پیر پیراں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر مخفی نہیں ہیں ------ جب غوثیت مآب کی چشم بصیرت کا یہ عالم ہے تو آپ کے جد امجد شاہد و شہید آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مشاہدات اور وسعت نظر کا کیا عالم ہو گا؟ ------

Marfat.com

حلقہ اثر کی وسعت

ہمارے آقا و مولا ﷺ کسی مخصوص خطۂ زمین یا کسی ایک گروہ کے رسول نہیں بلکہ رسول الکل ہیں----- آپ کا حلقۂ اثر اور دائرۂ رسالت عام ہے----- اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَ مَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ﴾-----[۱۷۵]

''اور (اے محبوب!) ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو (قیامت تک) تمام لوگوں کے لیے ہے''-----

نیز فرمایا:

﴿قُل یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَیکُم جَمِیعًا﴾-----[۱۷۶]

''آپ (ﷺ) فرما دیجیے، اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں''-----

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿تَبَارَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعَالَمِیۡنَ نَذِیۡرًاo﴾-----[۱۷۷]

''بڑی برکت والا ہے وہ، جس نے اتارا قرآن اپنے (مقدس) بندے پر تا کہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو''-----

حدیث پاک میں ہے:

اُرۡسِلۡتُ اِلَی الۡخَلۡقِ کَافَّۃً-----[۱۷۸]

''میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں''-----

حضور ﷺ کے نائب و مظہر، پیر پیراں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو وہ عظمت نصیب ہوئی کہ دیگر مشائخ کی نسبت آپ کا حلقۂ اثر وسیع تر ہے-----آپ شیخ الکل ہیں-----خود فرماتے ہیں:

اَلۡاِنۡسَانُ لَھُمۡ مَّشَائِخ وَ الۡجِنُّ لَھُمۡ مَّشَائِخ وَ الۡمَلَائِکَۃُ لَھُمۡ مَّشَائِخ وَ اَنَا شَیۡخُ الۡکُلِّ-----[۱۷۹]

''انسانوں کے بھی پیر ہیں، جنات اور فرشتوں کے بھی پیر ہیں، لیکن میں تمام پیروں کا پیر ہوں''-----

ملائک کے، بشر کے، جن کے حلقے
تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
ملک کے، کچھ بشر، کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث [۱۸۰]

Marfat.com

کوئی مثل نہ ڈھولن دی

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بے مثل بنایا----- چنانچہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے آخر میں اعتراف عجز کے طور پر فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَ لَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ-----[۱۸۱]

''میں نے حضور ﷺ جیسا نہ آپ ﷺ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں''-----

حضور ﷺ بے مثل ہیں، اس بے مثلیت کو حضور ﷺ نے خود بھی بیان فرمایا:

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ-----[۱۸۲]

''تم میں کون میری مثل ہوسکتا ہے؟''-----

Marfat.com

فیضان مصطفیٰ ﷺ سے آپ ﷺ کے نائب ومظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ بھی حلقۂ مشائخ و اولیاء میں بے مثل و ممتاز ہیں----- آپ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

اَنَـا الْبَـازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَیْخٍ

فَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اعطی مِثَالِی [۱۸۳]

''جس طرح باز اشہب پرندوں پر غالب ہوتا ہے، اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں----- بتاؤ! مردان خدا میں کوئی ہے جس کو میرے جیسا رتبہ ملا ہو----- (یعنی کسی کو ایسا رتبہ نہیں دیا گیا)''-----

نیز آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَ لَا تَقِیْسُوْا عَلَیَّ اَحَدًا-----[۱۸۴]

''مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس مت کرنا''-----

حقیقت کوئی نہیں پا سکتا

حضور ﷺ کی شانِ بے مثلیت اس قدر انوکھی ہے کہ آپ ﷺ کی حقیقت تک رسائی ممکن نہیں----- چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَـا اَبَـا بَـكْـرٍ وَ الَّـذِیْ بَـعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَمْ یَعْلَمْنِیْ حَقِیْقَةً غَیْرُ رَبِّیْ-----[۱۸۵]

''اے ابو بکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری حقیقت میرے رب کے بغیر کوئی نہیں جانتا''-----

Marfat.com

حضور ﷺ کے مظہر و وارث، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَا مِنْ وَّرَاءِ اَمْرِ الْخَلْقِ اَنَا مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِهِمْ ----- [۱۸۶]

''میری تخلیق امور خلق سے ماورا ہے اور میں لوگوں کی عقل و خرد سے بالا ہوں'' -----

نیز فرمایا:

''اے زمین کے شرق و غرب اور آسمان کے رہنے والو! سن لو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ -----

''اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں'' -----

اور

وَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ ----- [۱۸۷]

''اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں (خدا ہی جانتا ہے) تم نہیں جانتے'' -----

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس بے مثلیت کو یوں بیان فرمایا:

''مما لا تعلموا'' ست عبد القادر
مستور ستور ہوست عبد القادر
می جو، می گو، پس آں چہ دانی کہ وراست
از جستن و گفتن اوست عبد القادر [۱۸۸]

Marfat.com

قرب خاص

نبی اکرم، نور مجسم ﷺ کے بے مثل پیکر کو مخلوق خدا کی ہدایت و رہنمائی اور ان کی فیض یابی کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ----- یوں تو اس ''عبدہ و رسولہ'' کا تعلق اپنے آقا و مولیٰ رب کریم جل وعلا سے ہمہ وقت رہتا، مگر تعلق باللہ کا یہ رنگ کبھی انتہائی خصوصی انداز اختیار کر جاتا کہ ان اوقات میں محبوب و محبّ کے سوا کسی ددسرے کی رسائی نہیں تھی ----- آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ----- [۱۸۹]

''اللہ تعالیٰ سے قرب خاص کا میرے لیے ایسا وقت (بھی) ہوتا ہے کہ اس میں (میرے اور میرے رب کے مابین) کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی و مرسل بھی حائل نہیں ہو سکتا (ان لمحات قرب میں کسی مقرب فرشتے اور

Marfat.com

کسی نبی و رسول کا گزر نہیں)"-----

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مع اللہ لی ہے [۱۹۰]

اور آپ ﷺ کے فیضان کرم سے آپ ﷺ کے فرزند سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز بھی قرب خاص کی لذت سے بہرہ یاب تھے-----فرماتے ہیں:

اَنَا فِیْ حَضرَۃِ التَّقرِیبِ وَحْدِیْ-----[۱۹۱]

"میں بارگاہ الٰہی کے قرب خاص میں یکتا ہوں"-----

مقام مخدع

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَنَـا الْـحَسَنِیُّ وَ الْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَ اَقْـدَامِـیْ عَـلٰـی عُـنُـقِ الرِّجَـالِ [۱۹۲]

"میں امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں----- میرا مقام مخدع ہے اور اولیاء اللہ کی گردنوں پر میرا قدم ہے"-----

مخدع (میم کی پیش یا زیر کے ساتھ) قرب خاص کی وہ اعلیٰ وارفع منزل ہے کہ اکابر مشائخ اس کی جھلک بھی نہیں دیکھ پاتے----- اس سلسلے میں شیخ عبد الرحمٰن طفسونجی کا واقعہ قابل ذکر ہے:

"ایک مرتبہ آپ نے طفسونج (عراق اور واسط کے درمیان، دجلہ کے مشرقی جانب واقع ایک شہر)[۱۹۳] میں وعظ کے دوران اپنے بلند

Marfat.com

مرتبہ کا ذکر کیا تو وہاں موجود غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ایک مرید ابوالحسن علی بن احمد الحمی نے اپنی گدڑی اتار پھینکی اور شیخ سے کہا، آؤ میرے ساتھ مقابلہ کر لو----- اس پر شیخ عبدالرحمٰن خاموش ہو گئے اور اپنے مریدین سے کہا، اس شخص کا ہر ہر بال عنایت الٰہیہ سے معمور ہے----- پھر ان سے پوچھا، تمہارا شیخ کون ہے؟----- آپ نے جواب دیا، شیخ عبد القادر جیلانی----- اس پر شیخ عبدالرحمٰن نے کہا، زمین پر تو میں نے ان کا ذکر سنا ہے مگر درکات قدرت میں، جو چالیس سال سے میرا مقام ہے، شیخ عبد القادر جیلانی کو میں نے کبھی نہیں دیکھا----- پھر آپ نے اپنے چند مریدوں کو حکم دیا کہ بغداد جا کر شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت میں عرض کرنا، عبدالرحمٰن آپ کو سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ چالیس سال سے میں درکات قدرت کے مقام میں ہوں مگر وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا؟----- ادھر غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کو فرمایا، طفسونج جاؤ----- راستے میں شیخ عبدالرحمٰن کے مرید تمہیں ملیں گے، انہیں واپس لے جانا اور شیخ کو میرا سلام پہنچا کر یہ کہنا کہ آپ درکات قدرت کے مقام میں ہیں، جو اس مقام میں ہو وہ مقام الحضرۃ والے شخص کو نہیں دیکھ سکتا اور جو مقام الحضرۃ میں ہو وہ مقام مخدع والے کو نہیں دیکھ سکتا:

وَ اَنَا فِی الْمَخْدَعِ اَدْخُلُ وَ اَخْرُجُ مِنْ بَّابِ السِّرِّ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَانِیْ-----

''اور میرا مقام مخدع ہے، جہاں مخفی دروازے سے میرا آنا جانا ہوتا ہے----- بھلا وہاں آپ مجھے کیسے دیکھ سکتے ہیں؟''-----

Marfat.com

مزید تسلی کے لیے ایک نشانی بتاتا ہوں، جس سے آپ کو میرے مرتبے کا اندازہ ہو جائے گا ----- آپ کو فلاں رات خلعت رضا عطا کی گئی اور فلاں رات تشریف فتح سے نوازا گیا اور فلاں رات بارہ اولیاء (علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے امام یافعی کے حوالے سے بارہ ہزار اولیاء کرام کی تعداد ذکر کی ہے [۱۹۴]) کی موجودگی میں سبز رنگ کی منقش خلعتِ ولایت دی گئی ----- یہ خلعتیں میرے ہاتھوں ہی سے آپ تک پہنچی تھیں -----

شیخ عبدالرحمٰن نے یہ پیغام سنتے ہی فرمایا:

صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ -----

''شیخ عبدالقادر سچ فرماتے ہیں'' ----- [۱۹۵]

پا سکا کون سوا تیرے مقام مخدع
تجھ سے مخصوص ہے یہ رتبۂ اعلیٰ تیرا [۱۹۶]

Marfat.com

سیادتِ کل

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے حضور سید عالم ﷺ کو جملہ انبیاء و رسل پر افضلیت و برتری عطا فرمائی ----- شب معراج بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام نے حضور ﷺ کی امامت واقتداء میں نماز [۱۹۷] ادا کر کے آپ کی قیادت کو تسلیم کرنے کا عملی مظاہرہ فرمایا ----- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اٰدَمُ وَ مَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ ----- [۱۹۸]

''آدم اور ان کے ماسوا سب کے سب میرے جھنڈے تلے ہیں'' -----

قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی للّٰہ

حضور ﷺ کے نائب و وارث اور آپ ﷺ کے فیضان کے امین حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو جملہ اولیاء و اقطاب کی سیادت و قیادت کا منصب جلیلہ عطا کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تمام اولیاء کرام پر اپنی برتری کا برسرِ منبر مامور من اللہ ہو کر یوں اعلان فرمایا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیٍّ لِّلّٰهِ----- [۱۹۹]

''میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے''-----

جب آپ نے بامرِ الٰہی یہ اعلان فرمایا تو:

تَجَلّٰی الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی قَلْبِهٖ وَ جَاءَتْهُ خِلْعَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی يَدِ طَائِفَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَلْبَسَهَا بِمَحْضَرٍ مِّنْ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَآءِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْهُمْ وَ مَنْ تَاَخَّرَ، اَلْاَحْيَآءُ بِاَجْسَادِهِمْ وَ الْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِهِمْ-----

''اللہ تعالیٰ عز وجل نے آپ کے قلب اطہر پر تجلی فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ملائکہ مقربین کے ہاتھوں خلعت آئی----- اس موقع پر تمام اولیاء متقدمین و متاخرین، زندہ اپنے جسموں سے اور اموات اپنی روحوں کے ساتھ موجود تھے، ان کی موجودگی میں آپ کو خلعت پہنائی گئی----- ملائکہ اور رجال الغیب فضا میں صف بستہ کھڑے، مجلس کو ڈھانپے ہوئے تھے:

وَ لَمْ يَبْقَ وَلِیٌّ فِی الْاَرْضِ اِلَّا حَنَا عُنُقَهٗ-----

''اور روئے زمین کا کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو''----- [۲۰۰]

جس کی منبر بنی گردن اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام [۲۰۱]

Marfat.com

اکثر علماء و مشائخ کا اتفاق ہے کہ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز، حضرات صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت اطہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے سوا سب زمانوں کے اولیاء کے سردار ہیں ----- معاصرین، اولین و آخرین، سب کے سب آپ سے فیض یافتہ اور آپ ہی کے تابع فرمان ہیں ----- [۲۰۲]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

نامد ز سلف عدیل عبد القادر
ناید بخلف بدیل عبد القادر
مثلش گر ز اہل قرب جوئی، گوئی
عبد القادر مثیل عبد القادر [۲۰۳]

علامہ شطنوفی فرماتے ہیں:

''آپ کے اس فرمان پر سر تسلیم خم کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کے دلوں میں نور، علوم میں برکت اور احوال میں بلندی کو اور زیادہ کر دیا'' ----- [۲۰۴]

ہند الولی خواجہ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کا سر جھکانا [۲۰۵ ☆]

ہند الولی خواجۂ خواجگان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز خراسان کے پہاڑوں میں مشغول عبادت تھے ----- آپ نے سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز کا یہ اعلان روحانی طور پر سنا تو فوراً اپنی گردن خم کر دی اور عرض کی:

قَدَمَاکَ عَلٰی رَأْسِیْ -----

Marfat.com

''آپ کے دونوں قدم میرے سر پر ہیں''-----

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کی اس نیاز مندی سے خوش ہو کر مجلس میں فرمایا:

''سید غیاث الدین کے صاحبزادے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے، اس تواضع اور حسن ادب کی وجہ سے وہ اللہ و رسول ﷺ کے محبوب بن گئے ہیں، عنقریب انہیں ولایت ہند سے سرفراز کیا جائے گا''-----[۲۰۶]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت، آپ کے اس مبارک قول کی حقیقت وحقانیت اور خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ کی اطاعت و فرماں برداری کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

آں کہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است
واں کہ ایں فرمودہ و حق فرمود باللہ آں توئی
اندریں قول آں چہ تخصیصات بے جا کردہ اند
از زلل یا از ضلالت پاک ازاں بہتاں توئی
بہر پایت خواجہ ہنداں شہ کیواں جناب
''بل علیٰ رأسی و عینی'' گویدآں خاقاں توئی [۲۰۷]

حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کا اظہار عقیدت [۲۰۸☆]

تفریح الخاطر میں نکات الاسرار کے حوالے سے ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز کی مجلس میں اولیاء کی گردنوں پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کا تذکرہ ہوا-----حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

Marfat.com

''جب میرے شیخ بزرگ وار حضرت معین الدین چشتی اجمیری (علیہ الرحمہ) نے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا ہے،'' فمنصبی ان اقول علی حدقة عینی ''میرا منصب ہے کہ یہ عرض کروں، غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم میری آنکھ کی پتلی پر بھی ہے'' -----[۲۰۹]

قادری ہو کہ ہو نقشبندی، سہروردی کہ چشتی نظامی
سب کی گردن پہ ان کا قدم ہے، سب کے سب ان کے مدحت سرا ہیں
[پروفیسر محمد حسین آسی]

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان والا شان ''قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله'' کی مزید تحقیق اور اس سلسلہ میں نہایت نفیس ابحاث ملاحظہ کرنے کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہے:

1 ...... السیف الربانی فی عنق من اعترض علی الغوث الجیلانی ----- (علامہ شیخ سید محمد المکی)

2 ...... نام ونسب ----- (صاحب زادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی)

3 ...... مہر منیر ----- (مولانا فیض احمد گولڑوی)

4 ...... قدم الشیخ عبد القادر علی رقاب الاولیاء الاکابر ----- (علامہ ممتاز احمد چشتی)

5 ...... مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ ----- (شارح عبد المالک علیہ الرحمہ، از حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

6 ...... اغتراف السائل من الیم فی تحقیق حدیث القدم ----- (مولانا ابو الضیاء محمد باقر نوری علیہ الرحمہ (غیر مطبوعہ)

Marfat.com

مظہر صاحب خلق عظیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حسن ظاہری کی طرح حسن باطنی سے نوازا اور آپ ﷺ کی سیرت اور کردار کی عظمت کا اعلان فرمایا:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ----- [۲۱۰]

"بے شک آپ ﷺ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں" -----

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا
تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا
تیرے خالق حسن و ادا کی قسم [۲۱۱]

Marfat.com

سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چوں کہ آپ ﷺ کے نائب و وارث ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے نوازا اور اخلاق و کردار میں سید عالم ﷺ کا مظہر بنایا:

نشانِ شانِ محبوبی، بیانِ سرّ مطلوبی
بہ سیرت مثل پیغمبر، بصورت حسنِ یزدانی

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

''مکارم اخلاق میں آپ ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ'' کا نمونہ اور ''اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسۡتَقِیۡمٍ'' کا مصداق تھے----- آپ اتنے عالی مرتبت، جلیل القدر، وسیع العلم ہونے اور شان و شوکت کے باوجود ضعیفوں میں بیٹھتے----- فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے----- بڑوں کی عزت کرتے، چھوٹوں سے شفقت فرماتے----- سلام کرنے میں پہل کرتے----- مہمانوں اور طالب علموں کے ساتھ کافی دیر بیٹھتے----- ان کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرماتے----- اگر کوئی جھوٹی قسم بھی کھالیتا تو آپ مان لیتے----- اپنے علم و کشف (سے حقیقت حال جاننے کے باوجود اس) کا اخفا فرماتے اور اپنے ہم نشینوں اور مہمانوں سے دوسروں کی نسبت انتہائی خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے----- آپ کبھی فاسقوں، سرکشوں، ظالموں، مال داروں اور سر برآوردہ لوگوں کے

Marfat.com

لیے تعظیماً کھڑے ہوتے، نہ کسی وزیر یا حاکم کے دروازہ پر کبھی جاتے-----
مشائخ وقت میں کوئی بھی خوش اخلاقی، وسعت قلبی، کرم نفسی، نرمی اور مہربانی
میں آپ کی برابری نہیں کر سکتا"-----[۲۱۲]

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ہم عصر بعض مشائخ نے آپ کے اوصاف کو اس طرح
قلم بند کیا ہے:

"آپ بڑے بارونق، ہنس مکھ، خندہ رو، انتہائی شرمیلے، وسیع
الاخلاق، نرم طبیعت، کریم الاخلاق، عالی نسب اور مہربان و شفیق
تھے-----جلیس وہم نشین کی عزت کرتے-----مغموم کی دل جوئی
کرتے اور اس کا غم دور فرماتے-----میں نے آپ جیسا کوئی فصیح و
بلیغ نہیں دیکھا-----[۲۱۳]

بعض حضرات نے آپ کے اخلاق عالیہ کو یوں بیان کیا:

آپ (رقت قلبی کی وجہ سے) بہت جلد آنسو بہانے والے، انتہائی
خشیت الٰہیہ رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات، صاحب
اخلاق کریمہ، پاکیزہ نسب، غیر مہذب بات اور بدگوئی سے بہت دور
اور حق اور معقول بات سے بہت قریب تھے----- حدود الٰہی اور
احکام خداوندی کی خلاف ورزی پر آپ کو جلال آ جاتا لیکن اپنے معاملہ
میں کبھی غصہ نہ فرماتے----- اللہ کے علاوہ کسی کے لیے انتقام نہ
لیتے-----کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے اگرچہ اسے بدن کے کپڑے
ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑیں-----توفیق خداوندی آپ کی رہنما اور
تائید ایزدی آپ کی معاون تھی-----علم نے آپ کو مہذب اور قرب

Marfat.com

نے آپ کو مودب بنایا ----- حاضر جوابی آپ کا خزانہ، معرفت آپ کا ذخیرہ ----- خطاب الٰہی آپ کا مشیر اور ملاحظۂ خداوندی آپ کا سفیر تھا ----- انس آپ کا ساتھی، خندہ روئی آپ کی صفت، صدق و راستی آپ کا وظیفہ، فتوحات آپ کا سرمایہ، بردباری آپ کا فن، یادِ الٰہی آپ کا وزیر، غور و فکر آپ کا مونس، مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفا تھی ----- آدابِ شریعت آپ کا ظاہر اور اوصافِ حقیقت آپ کا باطن تھا'' ----- [۲۱۴]

بدن پر مکھی نہ بیٹھتی

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نظافت و پاکیزگی کا پیکر بنایا ----- آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی ----- [۲۱۵]

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

وَ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقَعُ عَلٰی ثِیَابِہٖ ذُبَابٌ قَطُّ نَقَلَہُ الْفَخْرُ الرَّازِی ----- [۲۱۶]

''امام فخر الدین رازی نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے کپڑوں پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی'' -----

اور آپ ﷺ کے فرزند حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی ----- [۲۱۷]

محمد بن خضر روایت کرتے ہیں:

Marfat.com

''میرے والد تیرہ سال تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہے، اس اثناء میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی'' -----[۲۱۸]

امام مناوی علیہ الرحمہ اس کا سبب بیان کرتے ہیں:

وَ کَانَ الذُّبَابُ لَا یُصِیْبُہٗ وِرَاثَۃً مِّنْ جَدِّہِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ-----[۲۱۹]

''غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بدن پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور یہ خصوصیت آپ کو اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت کے طور پر حاصل ہوئی''-----

خوش بودار پسینہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ آپ کا پسینہ مبارک نہایت معطر و معنبر تھا:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَ لَا شَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَ لَا عِطْرًا کَانَ اَطْیَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ-----[۲۲۰]

''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے زیادہ خوش بودار کستوری یا عطر نہیں سونگھا''-----

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوپہر قیلولہ فرما رہے تھے، جسم اطہر سے پسینہ بہ رہا تھا، حضرت

Marfat.com

انس کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیشی لے آئیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک جمع کرنے لگیں، اسی اثناء میں آپ بیدار ہو گئے، پوچھا یہ کیا کر رہی ہو؟-----عرض کیا:

هٰذَا عَرَقُکَ نَجۡعَلُهٗ فِیۡ طِیۡبِنَا وَ هُوَ مِنۡ اَطۡیَبِ الطِّیۡبِ-----[۲۲۱]

''آپ (ﷺ) کا پسینہ ہے، ہم اپنی خوش بوؤں میں ملائیں گے اور یہ سب خوش بوؤں سے بڑھ کر خوش بو ہے''-----

دوسری روایت میں ہے، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی:

یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ نَرۡجُوۡ بَرَکَتَهٗ لِصِبۡیَانِنَا-----

''یا رسول اللہ! ہمیں امید ہے کہ اس خوش بو کے استعمال سے ہمارے بچوں کو برکت نصیب ہوگی''-----

قَالَ اَصَبۡتِ-----

''حضور نے فرمایا تو نے درست کیا''-----[۲۲۲]

ایک شخص نے اپنی صاحب زادی کے جہیز کے لیے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا، ایک شیشی لاؤ-----انہوں نے شیشی پیش کی تو آپ نے اس میں اپنے پسینہ مبارک کے چند قطرے نچوڑ دیے-----دلہن نے جب اسے بطور عطر استعمال کیا تو:

شَمَّ اَهۡلُ الۡمَدِیۡنَةِ ذٰلِکَ الطِّیۡبَ فَسَمُّوۡا بَیۡتَ الۡمُطَیَّبِیۡنَ-----[۲۲۳]

''اہل مدینہ کو جب اس کی مہک پہنچی تو انہوں نے ان گھر والوں کا نام

Marfat.com

''خوش بو والوں کا گھر'' رکھ دیا''-----

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضور ﷺ کے وارث و نائب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا پسینہ بھی خوش بو دار تھا----- علامہ مفتی غلام سرور قادری لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۴ھ-۱۳۰۷ھ) رقم طراز ہیں:

''جیسے کہ عرق درنور غرق جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوتا تھا معطر اور خوش بو بوئے مشک اور عطر سے ویسے ہی معطر تھا عرق جسم آں جناب کرامت مآب (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کا''-----[۲۲۴]

خوش بو سے جس کی عالم امکاں مہک اٹھا
وہ پیرہن، وہ جسم معطر تو دیکھیے

فضلہ زمین کھا جاتی

حضور ﷺ کے معجزات میں سے ہے کہ آپ کے معدہ سے خارج ہونے والے فضلات مبارکہ کو زمین نگل جاتی اور جہاں قضائے حاجت کے لیے تشریف فرما ہوتے، کستوری کی خوش بو آتی-----قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْاَرْضُ فَابْتَلَعَتْ غَائِطَهُ وَ بَوْلَهُ وَ فَاحَتْ لِذٰلِكَ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ-----[۲۲۵]

Marfat.com

''حضور ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف فرما ہوتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی اور وہاں سے بہت پاکیزہ خوش بو کی مہک آتی''-----

امام طبرانی سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے ہیں تو بیت الخلاء میں اس کے کچھ آثار دکھائی نہیں دیتے-----آپ نے فرمایا:

یَا عَائِشَۃُ! اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْاَرْضَ اَنْ تَبْتَلِعَ مَا یَخْرُجُ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ-----[۲۲۶]

''اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے فضلات کو نگل لے''-----

مظہر مصطفیٰ، غوث الوریٰ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا، علامہ غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں:

''جیسے کہ زمین کھا جاتی تھی بول اور غائط آں حضرت ﷺ کا، اسی طرح کسی شخص نے بول اور غائط آں جناب رضی اللہ عنہ کا بھی پردہ زمین پر نہ دیکھا اور اکثر فرمایا کرتے تھے آں حضرت رضی اللہ عنہ:

ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ-----

''یہ میرا وجود نہیں بلکہ درحقیقت میرے جد امجد محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود ہے''-----

Marfat.com

پس یہ کلام معرفت التیام آں حضرت کی دلالت کرتی ہے اوپر فنا اتم اور محو کامل آں جناب کی بیچ ذات بابرکات آں حضرت ﷺ کے کہ از راہ فرط عشق و محبت ذات در ذات ہو کر فنا فی الرسول ہو گئی تھی ذاتاً و صفاتاً قولاً و فعلاً و حالاً و کمالاً کہ یہ رتبہ سوائے ذات غوثیہ کے اور کسی اولیاء اہل ولایت کو حاصل نہیں ہے------پس ثابت ہوا کہ رتبہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا سارے (تمام) اولیاء اللہ سے اعلیٰ اور بلند تر ہے-----[۲۲۷]

Marfat.com

کثرت معجزات و کرامات

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے پہلے انبیاء و رسل کو محدود و متعین معجزات سے نوازا تھا، مگر ہمارے آقا و مولا سید المرسلین ﷺ کو کثرت معجزات سے نوازا ----- آپ ﷺ سے جس قسم کا معجزہ طلب کیا گیا، آپ نے اپنی حقانیت و صداقت کے ثبوت کے لیے اسی قسم کا معجزہ دکھا دیا ----- پہلے انبیاء کرام معجزہ لے کر آئے، جب کہ آقائے دو عالم ﷺ سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے:

سر بسر بن کے معجزہ آئے
سر کے بالوں سے لے کے پاؤں تک

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿یَا یُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ﴾ ----- [۲۲۸]

"اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس آ گئی تمہارے رب کی طرف سے

Marfat.com

مستحکم دلیل (یعنی رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی)''-----

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو متاعِ قلیل فرمایا:

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنیَا قَلِیْلٌ﴾-----[۲۲۹]

''فرما دیجیے! دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے''-----

مگر اپنے محبوب ﷺ کے معجزات کی کثرت کو ''الکوثر'' سے تعبیر فرمایا:

﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o﴾-----[۲۳۰]

''ہم نے تمہیں کثرت معجزات سے نوازا''-----[۲۳۱]

کثرت کرامات

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ حضور ﷺ کے روحانی فرزند، نائب اور مظہر ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو کثرت کرامات سے نوازا-----امام یافعی فرماتے ہیں:

اِنَّ کَرَامَاتِہٖ تَوَاتَرَتْ اَوْ قَرِیْبٌ بِالتَّوَاتُرِ وَ مَعْلُوْمٌ بِالْاِتِّفَاقِ اَنَّہٗ لَمْ یَظْھَرْ ظُھُوْرُ کَرَامَاتٍ لِغَیْرِہٖ مِنْ شُیُوْخِ الْاٰفَاقِ-----[۲۳۲]

''آپ کی کرامات حد تواتر کو پہنچتی ہیں اور بالاتفاق یہ معلوم ہے کہ کائنات کے مشائخ میں سے کسی سے آپ جتنی کرامات ظہور پذیر نہیں ہوئیں''-----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات دراصل حضور ﷺ کے معجزات ہیں، جن کا ظہور آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے ہوا----- ذیل میں ہم حضور ﷺ کے چند معجزات اور اسی نوعیت کی سرکار غوثیت مآب کی کرامات کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ اس حوالے سے آپ کی شان مظہریت کا اندازہ ہو سکے-----

Marfat.com

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

آقائے ہر عالم نبی مکرم، سرکار ابد قرار ﷺ کو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سراپا یمن وسعادت اور پیکر رحمت و برکت بنایا ----- آپ کے اشارہ اور دعا سے محتاج تونگر اور فقیر غنی بلکہ داتا بن جاتے ----- اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا ارشاد ہے:

اغناھم اللّٰہ و رسولہ من فضلہ -----[۲۳۳]

''اللہ ورسول نے اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیا'' -----

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام [۲۳۴]

یوں تو آقا ﷺ کا کرم ہر خاص و عام پر تھا مگر بعض حضرات آپ ﷺ کے جودوکرم سے بہت زیادہ سیراب اور فیض یاب ہوئے، تبرکاً دو واقعات زیب قرطاس ہیں:

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ ماجدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور درخواست کی:

"یارسول اللہ! انس آپ کا "خویدم" (چھوٹا سا خادم) ہے، اس کے لیے دعائے خیر فرمائیں"-----

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ مَالَہٗ وَ وَلَدَہٗ وَ اَطِلْ عُمُرَہٗ وَ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ-----[۲۳۵]

"اے اللہ! انس کے مال اور اولاد میں برکت فرما، اس کی عمر دراز کر اور اس کے گناہ معاف فرمادے"-----

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ آپ کے باغات سال میں دو مرتبہ پھل دیتے----- ایک پودے سے کستوری کی خوش بو آتی-----آپ کی صلب سے اسی (۸۰) بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، جب کہ عمر ایک سو تیں، ایک سو سات یا ایک سو دس سال پائی-----[۲۳۶]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَمَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَصَابَ مِنْ رَّخَاءِ الْعَیْشِ مَا اَصَبْتُ اَحَدًا-----[۲۳۷]

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے جس قدر خوش حال زندگی میں بسر کر رہا ہوں

Marfat.com

میرے خیال میں کسی دوسرے کو ایسی خوش حالی نصیب نہیں ہوئی''۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے برکت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر و برکت فرمائی، جس کا یہ اثر ہوا کہ خود حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

لَوْ رَفَعْتُ حَجَرًا لَرَجَوْتُ اَنْ اُصِیْبَ تَحْتَهُ ذَهَبًا-----[۲۳۸]

''اگر میں پتھر اٹھاتا تو مجھے امید ہوتی کہ اس کے نیچے سے سونا نکل آئے گا''-----

آپ کی مالی حالت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ترکہ کی تقسیم کے لیے سونے کو پھاؤڑوں سے نکالا گیا اور تقسیم کرنے والوں کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے----- آپ کی چار بیویاں تھیں، ہر ایک کے حصہ میں اسی اسی ہزار اور ایک روایت کے لحاظ سے لاکھ لاکھ دینار آئے----- پچاس ہزار دینار صدقہ کی وصیت کر رکھی تھی، اس پر مستزاد یہ کہ اپنی زندگی میں بہت زیادہ مال خیرات کر چکے تھے-----

ایک دن آپ نے راہ خدا میں تیس (۳۰۰۰۰) ہزار غلام صدقہ کر دیے----- ایک بار ایک پورا تجارتی قافلہ خیرات کر دیا، جس میں سات سو لدے ہوئے اونٹ شامل تھے-----[۲۳۹]

علامہ شمنی لکھتے ہیں:

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین (رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہن) کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا---- پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے فی سبیل اللہ اور اس وقت موجود ایک سو بدری صحابہ میں سے ہر ایک کے لیے چار چار سو دینار ہدیہ پیش کرنے کی وصیت فرمائی''----[۲۴۰]

مظہر قاسم نعم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی برکات وعنایات کے مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا میں بھی آقا ﷺ کے فیضان سے یہی تاثیر تھی---- شیخ ابوالمظفر اسماعیل بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ میرے باغ میں تشریف لائے، وہاں کھجور کے دو درخت تھے، جو عرصہ چار سال سے خشک ہو چکے تھے، آپ نے ایک درخت کے پاس وضو فرمایا اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز ادا فرمائی، جس کی برکت سے وہ درخت ہفتہ میں سرسبز وشاداب اور بارآور ہو گئے، حالاں کہ وہ کھجوریں لگنے کا موسم نہ تھا---- کچھ کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے دعا فرمائی:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیۡ اَرۡضِکَ وَ دِرۡھَمِکَ وَ صَاعِکَ وَ ضَرۡعِکَ----

''اللہ تعالیٰ تمہاری زمین، تمہارے درہم، تمہارے صاع (پیمانہ) اور تمہارے مویشیوں میں برکت فرمائے''----

آپ کی دعا سے اسی سال سے میری زمین کی آمدنی کئی گنا زیادہ ہوگئی----

Marfat.com

ایک درہم خرچ کرتا تو اس کے عوض بہت سے درہم منافع میں مل جاتے تھے-----
سٹور میں غلہ رکھتا، اگر سو بوریاں ہوتیں، پچاس بوریاں راہ خدا میں صدقہ کر دینے اور باقی غلہ گھریلو استعمال میں لانے کے باوجود سو کی سو بوریاں سٹور میں موجود پاتا-----مویشیوں میں اتنی برکت ہوئی کہ شمار سے باہر ہے:

و الحالة الی الآن ببرکة دعوته-----

''اب تک آپ کی دعا سے خوش حالی و برکت کا سلسلہ جاری ہے''-----[۲۴۱]

Marfat.com

غلّہ میں برکت

معجزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ایک صاحب، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طعام کی درخواست کی:

فَاَطْعَمَه شَطْرَ وَسْقٍ مِّنْ شَعِيْرٍ -----

''آپ ﷺ نے اسے آدھا وسق (تقریباً تین من) جو عطا کیے''-----

فَلا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُهُ وَ امْرَأَتُهُ وَ ضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ-----

''وہ صاحب خود، ان کی بیوی اور مہمان ایک عرصہ تک وہ جو کھاتے

Marfat.com

رہے، ایک دن انہیں ماپا (کہ کتنے باقی رہ گئے ہیں) اس کے بعد جلد ہی وہ جو ختم ہو گئے تو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا:

لَوْ لَمْ تَکِلْهُ لَاَ کَلْتُمْ مِنْهُ وَ لَقَامَ لَکُمْ -----

''اگر تم نہ ماپتے تو ہمیشہ کھاتے رہتے اور یہ کبھی ختم نہ ہوتے'' -----[۲۴۲]

کرامت

ابو العباس احمد بغدادی بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کثرت اولاد اور تنگئ رزق کی شکایت کی----- ان دنوں بغداد میں قحط تھا-----تب آپ نے مجھے تقریباً چوبیس کلو گندم عنایت کی اور فرمایا:

اسے مٹی کے برتن (بھڑولی) میں ڈال کر اوپر سے بند کر دینا اور ایک طرف سے کھول کر حسب ضرورت استعمال کرتے رہنا اور اسے کھولنا نہیں'' -----

چنانچہ ہم اس میں سے پانچ سال تک کھاتے رہے-----ایک دن میری بیوی نے کھول کر دیکھا تو اسی قدر گندم پڑی تھی جتنی آپ نے عنایت فرمائی تھی اور پھر ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم ہو گئی----- میں نے حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

لَوْ تَرَکْتُمُوْهُ لَاَ کَلْتُمْ مِنْهُ اِلٰی اَنْ تَمُوْتُوْا -----

''اگر کھول کر نہ دیکھتے تو زندگی بھر کھاتے رہتے اور وہ گندم ختم نہ ہوتی'' -----[۲۴۳]

Marfat.com

تیز رفتاری

معجزہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سفر جہاد میں جس اونٹ پر سوار تھے، وہ تھک جانے کی وجہ سے چلنے سے قاصر رہ گیا، حضور ﷺ نے فرمایا:

تمہارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟-----

عرض کی، بیمار ہے-----

آپ ﷺ نے اونٹ کو جھڑکا اور اس کے لیے دعا فرمائی-----بس پھر کیا تھا، وہ اونٹ تمام اونٹوں سے آگے نکل گیا-----

حضور ﷺ نے پوچھا:

''جابر! بتاؤ، اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟''-----

Marfat.com

عرض کی:

بِخَیْرٍ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ -----

''آپ کی برکت سے اب بہت اچھا چل رہا ہے'' -----[۲۴۴]

کرامت

ابو حفص عمر بن صالح الحدادی قدس سرہ العزیز اپنی اونٹنی لے کر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، حج بیت اللہ کا ارادہ ہے مگر یہ اونٹنی سفر کے قابل نہیں اور اس کے علاوہ کوئی دوسری سواری بھی میسر نہیں ----- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور ایڑ لگائی تو وہی سست رفتار اونٹنی اتنی تیز ہوگئی کہ تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ کر سب سے آگے آگے منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہی -----[۲۴۵]

Marfat.com

روشنی

معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) رات دیر تک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے، جب باہر نکلے تو سخت تاریکی تھی (کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا) اچانک ان کے آگے (شمع کی مانند) ایک نور چمکنے لگا، جس کی روشنی میں وہ چلتے رہے، جب اس مقام پر پہنچے جہاں ان کا راستہ جدا ہونا تھا، دوسرے ساتھی کے لیے بھی اسی طرح کا نور ظاہر ہوگیا'' -----[۲۴۶]

Marfat.com

کرامت

ایک رات حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے ----- گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا ----- آپ کسی پتھر، لکڑی یا دیوار کے قریب سے گزرتے تو انگلی کا اشارہ فرماتے، وہ چاند کی مانند چمکنے لگتی، جس کی روشنی میں چلتے رہتے ----- جب اس کی روشنی ختم ہونے لگتی تو آپ پھر کسی دوسری دیوار، پتھر یا لکڑی کی جانب اشارہ فرماتے، وہ روشن ہو جاتی ----- یوں آپ نے تمام سفر اجالے میں طے فرمایا ----- [۲۴۷]

Marfat.com

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

سرکار ابد قرار ﷺ اپنی قبر اطہر میں حیات ہیں، امت کے اعمال آپ پر پیش کیے جاتے ہیں، غلاموں کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور مقدر والوں کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے [۲۴۸]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ ----- [۲۴۹]

''انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں'' -----

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوْا عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَآئِکَةُ وَ اِنَّ اَحَدًا لَن یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ

Marfat.com

حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قلتُ وَ بَعْدَ الموتِ؟ قال وَ بَعدَ المَوت اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَق-----[۲۵۰]

"جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرو، کیوں کہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں----- جو شخص بھی روز جمعہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے----- (ابوالدرداء کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! بعد از وصال بھی؟-----فرمایا، ہاں، موت کے بعد بھی----- بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ جاوید ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے"-----

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ، ان کا
جسم پُرنور بھی روحانی ہے [۲۵۱]

قبرانور سے نوید مغفرت

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے وصال

Marfat.com

سے تین روز بعد ایک اعرابی حاضر ہوئے، مزار پُر انوار سے لپٹ گئے، قبر اطہر کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور یہ اشعار پڑھے:

یَا خَیۡرَ مَنۡ دُفِنَتۡ بِالۡقَاعِ اَعۡظُمُہٗ
فَطَابَ مِنۡ طِیۡبِھِنَّ الۡقَاعُ وَ الۡاَکَمُ
نَفۡسِیۡ الۡفِدَاءُ لِقَبۡرٍ اَنۡتَ سَاکِنُہٗ
فِیۡہِ الۡعفافُ وَ فِیۡہِ الۡجُوۡدُ وَ الۡکَرَمُ

''اے بہترین ہستی، جن کے جسد انور کو ہموار زمین میں دفن کیا گیا، جس کی خوش بو سے زمین اور ٹیلے مہک اٹھے ----- میری جان اس تربت اقدس پر قربان، جس میں آپ آرام فرما ہیں، اس قبر میں پاکیزگی، طہارت، بخشش اور سخاوت ہے'' -----

اشعار پڑھ کر عرض کی:

یارسول اللہ! ہم نے آپ کے ہر فرمان کو سنا اور ہر قول کو یاد کیا اور جو کلام پاک آپ پر نازل ہوا ہے، اس میں یہ آیت بھی ہے:

﴿وَ لَوۡ اَنَّھُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَھُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا﴾ -----[۲۵۲]

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے'' -----

بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اب آپ کے حضور حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش اور آپ کی شفاعت کا طالب ہوں:

Marfat.com

فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّہٗ قَدْ غُفِرَ لَکَ----

''قبر اطہر سے آواز آئی کہ بے شک تیری بخشش ہو گئی''-----[۲۵۳]

قبر انور سے دست انور ظاہر ہو گیا

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو سرکار ابد قرار ﷺ کے مواجہہ شریف پر کھڑے ہو کر فرطِ اشتیاق سے عرض گزار ہوئے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا

تُقَبِّلُ الْاَرضَ عَنِّیْ وَ ھِیَ نَائِبَتِیْ

وَ ھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ

فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

''حالت جدائی میں اپنی روح کو (آستانہ اقدس پر) بھیجا کرتا تھا کہ میری طرف سے قدم بوسی کر جاتی تھی، اب جب کہ دولت دیدار مجھے اصالۃً میسر ہے تو اپنا دست اقدس بڑھا دیجیے تا کہ اسے بوسہ دے کر عزت حاصل کروں''-----

فَظَھَرَتْ یَدُہٗ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَافَحَھَا وَ قَبَّلَھَا وَ وَضَعَھَا عَلٰی رَأْسِہٖ-----

''اسی وقت قبر انور سے حضور ﷺ کا دست مبارک ظاہر ہوا، آپ نے مصافحہ کیا، بوسہ دیا اور اسے اپنے سر پر رکھنے کی سعادت حاصل

Marfat.com

کی'' -----[۲۵۴]

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت شیخ سید ابوالعباس احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے-----[۲۵۵]

حیات اولیاء

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار اور آپ کی غلامی میں زندگی وقف کرنے والے اولیائے اخیار کو بھی اللہ تعالیٰ حیاۃ طیبہ سے نوازتا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ھُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً-----[۲۵۶]

''جو بھی اچھے کام کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطے کہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے عطا کریں گے ایک پاکیزہ زندگی''-----

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ! موت کو کس نے مسیحا کر دیا

مظہر سراج منیر، پیر دستگیر

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پیر پیراں، قطب الاقطاب، سید الاولیاء اور مظہر مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں----- آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے شب و روز آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو فروغ دینے اور آپ کی محبت و غلامی میں گزرے----- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ پر

Marfat.com

بے پایاں کرم اور خصوصی التفات تھا، اس لیے آپ کو برزخی زندگی میں بھی قدرت، تصرف اور حیات خاص سے نوازا گیا----- اسی لیے ''یَا شَیۡخ عَبۡدَ الۡقَادِر جیلانی شَیۡأً لِلّٰه'' کا وظیفہ جملہ سلاسل کے اکابر اولیاء کا معمول چلا آرہا ہے----- آپ کی قبر انور کا فیض جاری و ساری ہے-----

حضور ﷺ کے معجزات و کمالات کا تسلسل آپ کے وارث، لاڈلے بیٹے اور مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات و تصرفات کی صورت میں آج بھی موجود ہے----- بعد از وصال آپ کی ایک کرامت، جو یقیناً سرکار ﷺ کا معجزہ ہے، تحریر کی جاتی ہے:

''سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک محبّ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے کے لیے دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد پہنچا تو اسے پتا چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں، سخت مایوس ہوا، بالآخر مزار پُر انوار پر حاضر ہو کر آداب بجالایا:

فَظَهَرَ الۡغَوۡثُ الۡاَعۡظَمُ مِنۡ مَرۡقَدِهٖ وَ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَ اَعۡطَاهُ الۡاِنَابَةَ وَ انۡتَسَبَ بِسِلۡسِلَتِهٖ-----

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور سلسلہ عالیہ میں داخل فرمالیا''----- [۲۵۷]

Marfat.com

اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

حضور ﷺ اصل کائنات، روح کائنات اور جان کائنات ہیں----- آپ نہ صرف یہ کہ خود زندہ ہیں بلکہ باذن اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اسے حیات سے نواز دیں----- آپ کو اللہ تعالیٰ نے عظمت و محبوبیت کے جس اعلیٰ منصب سے سرفراز فرمایا ہے، اس کے پیش نظر آپ کے لیے مردوں کو زندہ کرنا ہرگز دشوار نہیں----- اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز عرض گزار ہیں:

لب زلال چشمۂ کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے [۲۵۸]

حضور ﷺ کے والدین زندہ ہو گئے

حضور ﷺ نے اپنے والدین کریمین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو زندہ فرمایا اور کلمہ

Marfat.com

پڑھایا---- ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سَأَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُّحْیِیَ اَبَوَیْہِ فَاَحْیَاھُمَا لَہٗ فَاٰمَنَا بِہٖ ثُمَّ اَمَاتَھُمَا-----[۲۵۹]

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنے والدین کریمین کو زندہ کرنے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا----- وہ حضور ﷺ پر ایمان لائے، پھر وصال فرما گئے"-----

حضور ﷺ کا اپنے والدین کو زندہ کرنا شرف صحابیت عطا فرمانے کے لیے تھا-----

مردہ لڑکی قبر سے باہر نکل آئی

حضور ﷺ نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی، اس نے عرض کی، اگر میری لڑکی زندہ کر دیں تو میں ایمان لے آؤں گا-----حضور ﷺ اس کے ہمراہ لڑکی کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کا نام لے کر پکارا:

فَقَالَتْ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلَی الدُّنْیَا فَقَالَتْ لَا وَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَجَدْتُ اللّٰہَ خَیْرًا لِیْ مِنْ اَبَوَیَّ وَ وَجَدْتُ الْآخِرَۃَ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا-----[۲۶۰]

"لڑکی نے لبیک وسعدیک کہہ کر جواب دیا، حضور ﷺ نے فرمایا، کیا تو دنیا میں واپس آنا چاہتی ہے؟----- اس نے عرض کی، یارسول اللہ! اللہ

Marfat.com

کی قسم میں دنیا میں لوٹنا نہیں چاہتی، کیوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان اور آخرت کو دنیا سے بہت بہتر پایا ہے''-----

حضور ﷺ نے بکری زندہ فرمادی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے----- گھر جا کر اپنی بیوی کو بتایا اور کھانے کے متعلق پوچھا----- انہوں نے کہا صرف ایک بکری اور تھوڑے سے جو ہیں----- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، جو کچھ بھی ہے، ہم حضور کی خدمت میں حاضر کر دیں گے----- بکری ذبح کی گئی، جب سالن اور روٹیاں تیار ہوگئیں تو انہیں ایک بڑے برتن میں ڈال کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے، آپ ﷺ نے حکم دیا:

''جابر! سب کو بلالو----- آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا، ہڈیاں ثابت چھوڑ دینا----- سب نے سیر ہو کر کھالیا مگر کھانا اتنا ہی باقی بچ رہا، جس قدر حضرت جابر لے کر آئے تھے----- حضور ﷺ نے ہڈیاں جمع کیں:

فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَیْھَا ثُمَّ تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ لَمْ اَسْمَعْہُ اِلَّا اَنِّیْ اَرٰی شَفَتَیْہِ تَتَحَرَّکَانِ فَاِذَا الشَّاۃُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ اُذُنَیْھَا-----

''ان ہڈیوں پر دست مبارک رکھا اور اس پر کچھ پڑھا، جو مجھے سنائی نہ دیا، البتہ آپ کے مبارک لب ہل رہے تھے، بکری فوراً زندہ ہو کر کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی''-----

آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

جابر! اپنی بکری لے جاؤ -----

گھر جا کر آپ نے اپنی اہلیہ کو تمام ماجرا سنایا، وہ بے ساختہ پکار اٹھی:

اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ----- [۲۶۱]

''میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں'' -----

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت سے شفا اور زندگی

شیخ ابو سعید قیلوی فرماتے ہیں:

اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ یُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ یُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ----- [۲۶۲]

''شیخ عبد القادر جیلانی، اللہ تعالیٰ کے اذن سے مادر زاد اندھوں اور برص والوں کو تن درست اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں'' -----

مرغی زندہ ہوگئی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت اپنے بچے کو تعلیم و تربیت کے لیے چھوڑ گئی ----- کچھ عرصے بعد وہ آئی تو اپنے بچے کو بھوک اور شب بیداری کے باعث نحیف و ناتواں پایا ----- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ----- دیکھا کہ آپ مرغی تناول فرما رہے ہیں اور سامنے پلیٹ میں اس کی ہڈیاں رکھی ہیں ----- یہ دیکھ کر اس نے عرض کی، آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں، جب

Marfat.com

کہ میرا بیٹا جو کی سوکھی روٹی ؟-----

فَوَضَعَ الشَّیۡخُ یَدَہٗ عَلٰی تِلۡکَ الۡعِظَامِ وَ قَالَ قُوۡمِیۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ الَّذِیۡ یُحۡیِیۡ الۡعِظَامَ وَھِیَ رَمِیۡمٌ-----

''آپ نے ان ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، اس اللہ کے اذن سے زندہ ہو جا، جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندگی بخشتا ہے''-----

فَقَامَتِ الدُّجَاجَۃُ سَوِیَّۃً [۲۶۳] وَ صَاحَتۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ، عَبۡدُ الۡقَادِرِ وَلِیُّ اللّٰہِ-----[۲۶۴]

''مرغی فوراً زندہ ہو کر پکار اٹھی، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (شیخ) عبدالقادر، اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں''-----

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب تیرا بیٹا اس مقام پر پہنچ جائے گا، تو جو چاہے گا، سو کھائے گا''-----[۲۶۵]

چیل زندہ ہو گئی

شیخ محمد بن قائد اوانی روایت کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ پر ایک چیل نے چلانا شروع کیا-----آپ نے فرمایا:

یا ریح خذی راس ھذہ الحداۃ-----

''اے ہوا! اس چیل کا سر لے لے''-----

Marfat.com

یہ فرمانا تھا کہ اس کا سر تن سے جدا ہو گیا ----- آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے، اس کے سر اور دھڑ کو ملایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر ہاتھ پھیرا:

فَحَیَّتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَ طَارَتْ -----

''تو چیل باذن اللہ زندہ ہو کر اڑ گئی'' -----[۲۶۶]

مردہ زندہ ہو گیا

ایک بار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں ----- آپ نے سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا، یہ عیسائی کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام افضل ہیں، کیوں کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور میں کہتا ہوں، ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں ----- آپ رضی اللہ عنہ نے عیسائی کو فرمایا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی ہوں، اگر میں مردہ زندہ کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت تسلیم کر لے گا؟ ----- اس نے کہا، ضرور ----- آپ نے فرمایا، قبرستان میں کسی پرانی قبر کی نشان دہی کر، جسے میں زندہ کروں ----- اس نے ایک بوسیدہ قبر کی طرف اشارہ کیا ----- آپ نے فرمایا:

قُمْ بِاِذْنِیْ -----

''میرے حکم سے زندہ ہو جا'' -----

فَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَ قَامَ الْمَیِّتُ حَیًّا -----

''قبر شق ہو گئی اور مردہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا'' -----

یہ کرامت دیکھ کر وہ عیسائی مسلمان ہو گیا -----[۲۶۷]

Marfat.com

توسّل

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو جو عزت، عظمت، رفعت اور محبوبیت عطا فرمائی ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کے وسیلہ وذریعہ سے کی جانے والی درخواست کو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا، اس بارے میں متعدد احادیث وآثار واقوال شاہد ہیں----- یہاں صرف ایک حدیث پاک زینت قرطاس ہے:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک نابینا صحابی بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے اور اپنی بینائی کے لیے دعا کی درخواست پیش کی----- حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر بہتر ہے''-----

انہوں نے عرض کی: دعا فرما دیں-----

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا، اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرو اور یوں دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ فَتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ ----- [۲۶۸]

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی، نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں اپنی حاجت میں آپ کے وسیلے سے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت پوری کر دی جائے ----- اے اللہ! میرے حق میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما'' -----

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا تَفَرَّقْنَا وَ طَالَ بِنَا الْحَدِیْثُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْنَا الرَّجُلُ کَاَن لَّمْ یَکُنْ بِہٖ ضَرَرٌ قَطُّ ----- [۲۶۹]

''ابھی ہم وہیں بیٹھے تھے، زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ صاحب آئے، ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی، یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی'' -----

بعد از وصال توسل

حضور ﷺ اور دیگر انبیاء کرام سے توسل جس طرح ان کی ظاہری حیات میں نفع بخش ہے، اسی طرح بعد از وصال بھی ان سے توسل جائز و درست اور مفید

Marfat.com

ہے-----حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدۂ ماجدہ کا وصال ہوا، تو رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ان کے سرہانے بیٹھ گئے اور ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

یَرۡحَمُکِ اللّٰہُ یَا اُمِّیۡ بَعۡدَ اُمِّیۡ-----

''اے فاطمہ بنت اسد! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میری ماں کے بعد آپ میری ماں ہیں''-----

پھر آپ ﷺ نے کفن میں تبرکاً اپنی چادر (اور بعض روایات میں اپنا کرتہ [۲۷۰]) عنایت فرمایا-----قبر کی تیاری کے لیے حضور ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت عمر بن خطاب اور اپنے غلام اسود (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کو حکم دیا-----انہوں نے کھدائی شروع کی، جب لحد بنانے کا مرحلہ آیا تو سرکار ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے مٹی نکال کر لحد کو درست فرمایا-----[۲۷۱]

دعا بوسیلۂ انبیاء

حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر تیار ہو چکی، تو آقا حضور ﷺ اس میں لیٹ گئے، پھر آپ ﷺ یوں گویا ہوئے:

اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے، موت اور زندگی عطا کرنے والا وہی ہے-----

اِغۡفِرۡ لِاُمِّیۡ فَاطِمَۃَ بِنۡتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعۡ مَدۡخَلَھَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَ الۡاَنۡبِیَاءِ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِیۡ فَاِنَّکَ اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ-----[۲۷۲]

Marfat.com

''اے اللہ! میرے اور مجھ سے پہلے نبیوں کے وسیلہ سے میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو (حد نگاہ تک) فراخ کر دے، بے شک تو ارحم الراحمین ہے''-----

اس حدیث مبارک سے خود حضور ﷺ کے عمل سے توسل بعد از وصال کا ثبوت ملتا ہے----- صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے توسل کرتے اور یہ توسل آپ ﷺ کی حیات ظاہری تک ہی محدود نہ تھا بلکہ بعد از وصال بھی آپ ﷺ سے استغاثہ اور آپ ﷺ کے توسل سے دعا صحابہ کرام اور اخیار امت کا معمول رہا ہے----- امام طبرانی نقل کرتے ہیں، ایک صاحب کسی مقصد کے لیے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے لیکن کامیابی نہ ہو سکی----- انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرو اور اس کے بعد یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَیَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِیْ-----

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی، نبی رحمت محمد ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا رسول اللہ! میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے''-----

یہ دعا پڑھ کر اپنی حاجت ذکر کر پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ہمراہ سفارش کے لیے جاؤں----- صاحب حاجت شخص نے یوں ہی کیا، پھر خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے----- دربان ہاتھ پکڑ کے

Marfat.com

امیر المومنین کے حضور لے گیا، انہوں نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور حاجت روائی کے بعد فرمایا، اب تک تو نے مقصد کیوں نہ بیان کیا ----- پھر فرمایا، جب بھی کوئی کام ہو تو میرے پاس آ جایا کرو ----- یہ صاحب واپسی پر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملے اور شکریہ ادا کیا کہ آپ کی سفارش سے میرا کام ہو گیا، حالاں کہ اس سے پہلے امیر المومنین التفات ہی نہ فرماتے تھے ----- انہوں نے فرمایا، میں نے تو کوئی سفارش نہیں کی، البتہ وہ عمل تمہیں بتایا تھا جو حضور ﷺ نے نابینا صحابی کو تعلیم فرمایا تھا (اور یہ اسی کی برکت ہے) ----- [۲۷۳]

المدد یا غوث اعظم دستگیر

حضور ﷺ کے فیضان نظر اور خصوصی کرم سے آپ کے نائب و وارث حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے استغاثہ و توسل کی بنا پر بھی اللہ رب العزت جل و علا مشکلات حل فرما دیتا ہے ----- سرکار غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِی کُرْبَةٍ کشفتْ عنه وَ مَنْ نَادیٰ بِاسْمِی فِــی شِــدَّةٍ فرِجَتْ عَنْهُ و مَن تَوَسَّلَ بِی اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْ حَاجَةٍ قُضِیَتْ لَهٗ ----- [۲۷۴]

”جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے اور مدد چاہے، وہ مصیبت اس سے دور کر دی جاتی ہے اور جو شخص کسی تکلیف میں مجھے پکارے، تو تکلیف اس سے اٹھا لی جاتی ہے اور جو شخص کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ پیش کرے، اس کی حاجت پوری کر دی جاتی ہے“ -----

Marfat.com

آزمایا ہے، یگانہ ہے، دوگانہ تیرا

حل مشکلات کے لیے ائمہ و مشائخ کا مجرب وظیفہ وہ نماز ہے جو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی و منقول ہے----- اس نماز کو صلوٰۃ الاسرار اور صلوٰۃ غوثیہ کہا جاتا ہے----سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من صلی رکعتین یقراء فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی علی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام و یسلم علیه و یذکرنی ثم یخطو الی جهة العراق احد عشرة خطوة و یذکر اسمی و یذکر حاجته فانها تقضی باذن اللّٰه-----[۲۷۵]

"جو شخص (بعد مغرب[۲۷۶]) دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے، سلام کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام عرض کرے، پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مراد پوری ہو جائے گی"-----

شیخ محمد بن یحییٰ لکھتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ درج بالا عمل کے بعد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار بھی پڑھے:

اَیُدۡرِکُنِیۡ ضَیۡمٌ وَ اَنۡتَ ذَخِیۡرَتِیۡ
وَ اُظۡلَمُ فِی الدُّنۡیَا وَ اَنۡتَ نَصِیۡرِیۡ

Marfat.com

وَ عَارٌ عَلَی الْحمیِ وَ هُوَ مُنْجِرِیْ

اِذْ ضَلَّ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ [۲۷۷]

''بھلا مجھ پر کیسے ظلم ہو سکتا ہے جب کہ تو میرا ذخیرہ ہے اور دنیا میں کیسے مظلوم ہو سکتا ہوں حالاں کہ تو میرا مددگار ہے، چراگاہ کا مالک جو میرا حامی و مددگار ہے، اس کے لیے یہ بات باعث عار ہے کہ اس کی موجودگی میں میرا عقال (اونٹ باندھنے والا رسہ) گم ہو جائے''-----

یہ دوگانہ غوثیہ نہایت مجرب ہے-----علامہ محمد بن یحییٰ کا بیان ہے:

قَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارًا فَصَحَّ-----[۲۷۸]

''اس (دوگانۂ غوثیہ) کا کئی مرتبہ تجربہ ہوا، جس مقصد کے لیے پڑھا گیا، درست ثابت ہوا''-----

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

حسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے، یگانہ ہے، دوگانہ تیرا

Marfat.com

قاسم

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں اور اپنی نعمتوں کا قاسم بنایا ---- آپ ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِی ---- [۲۷۹]

''اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں'' -----

دوسری روایت میں ہے:

وَ اللّٰہُ الْمُعْطِیْ وَ اَنَا الْقَاسِمُ ----- [۲۸۰]

''اللہ تعالیٰ ہی معطی ہے اور میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں'' -----

رب ہے معطی، یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں [۲۸۱]

آپ ﷺ کی بارگاہ میں کوئی دنیا کا طالب آتا یا آخرت کا طلب گار حاضر ہوتا، آپ ﷺ اسے محروم نہ فرماتے ---- کسی کو مال و دولت عطا فرماتے، کسی کو

Marfat.com

جنت کی نوید سناتے، کسی کو درجات کی بلندی، کسی کو حافظہ اور کسی کو صحت----- غرض اس صاحب جود وعطا کی بارگاہ کا فیض عام ہے-----کسی کو براہ راست عطا فرماتے ہیں اور کسی کو علماء و اولیاء میں سے اپنے کسی خادم خاص کے ذریعے عنایت فرماتے ہیں-----جس طرح حقیقی معطی اللہ تعالیٰ ہے، یوں ہی قاسم حقیقی آپ ﷺ ہیں:

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

ابن ابی القاسم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان کرم کے مظہر ہیں-----جس طرح آپ ﷺ کی بارگاہ سے کوئی سوالی خالی نہ لوٹتا، یوں ہی آپ کے مظہر، غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کے در اقدس سے بھی کوئی محروم نہ رہتا----- اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

تیرہ افراد کی حاجت روائی

ایک بار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں فرمایا:

Marfat.com

''تم میں سے جو شخص کچھ بھی مانگنا چاہے، مانگ لے، عطا کیا جائے گا''-----

مختار کل کے نائب جو ٹھہرے-----یہ نوید سنتے ہی محفل میں سے شیخ ابوالسعود حریمی کھڑے ہو کر بارگاہ غوثیت میں عرض گزار ہوئے:

میں ترک تدبیر واختیار چاہتا ہوں-----

شیخ محمد بن قائد اوانی اٹھے اور یوں اظہار تمنا کی:

مجھے مجاہدہ پر قوت چاہیے-----

شیخ ابوالقاسم عمر بزار نے کہا:

مجھے خوف خدا عطا ہو-----

شیخ ابومحمد حسن فارسی نے فریاد کی:

مجھے خدا کے ساتھ صاحب حال بنا دیجیے-----چونکہ اس نعمت سے محروم ہو گیا ہوں، مجھے یہ چیز پہلے سے زیادہ ملنی چاہیے-----

شیخ جمیل نے عرض کیا:

مجھے حفظ وقت کی ضرورت ہے-----

شیخ عمر غزال نے کہا:

مجھے علم کی زیادتی چاہیے-----

شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری نے عرض کی:

میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تک مجھے موت نہ آئے جب تک مقام قطبیت پر فائز نہ ہو جاؤں-----

شیخ ابوالبرکات ہمامی عرض پرداز ہوئے:

Marfat.com

مجھے محبت الٰہیہ میں بے خودی درکار ہے-----

شیخ ابوالفتوح بن الخضری نے درخواست کی:

مجھے قرآن وحدیث حفظ کرادیں-----

شیخ ابوالخیر نے آرزو کی:

مجھے ایسی معرفت درکار ہے کہ موارد ربانیہ و غیر ربانیہ میں تمیز کر سکوں-----

ابوعبداللہ نے خواہش کی:

مجھے نائب وزیر کا درجہ چاہیے-----

ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ عرض گزار ہوئے:

مجھے دربان سرائی چاہیے-----

ابوالقاسم بن صاحب نے گزارش کی:

مجھے باب عزیز کا حاجب بنادیجیے-----

محفل میں سناٹا چھا گیا-----سبھی منتظر ہیں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کیا ارشاد فرماتے ہیں-----آپ رضی اللہ عنہ نے تمام کی آرزوئیں سن کر یہ آیت پڑھی:

﴿كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا﴾-----[۲۸۲]

''ہم سب کو مدد دیتے ہیں، ان کو بھی اور ان کو بھی، تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں''-----

راوی کہتا ہے، خدا کی قسم! ان لوگوں کو وہ تمام نعمتیں مل گئیں جو انہوں نے طلب کی تھیں----- میں نے ہر شخص کو اسی مقام پر دیکھا، جس کی اس نے حضور غوث

Marfat.com

پاک رضی اللہ عنہ سے تمنا کی تھی-----

شیخ ابوالسعود حسب منشا ترک اختیار کی انتہا کو پہنچے اور ان کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا-----

شیخ قائد کو مجاہدہ پر پورا اختیار مل گیا تھا، وہ عمر کے آخری حصہ میں تقریباً چودہ سال زیر زمین مجاہدہ کرتے رہے----- میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے بھوک کو بھوکا کر دیا ہے اور پیاس کو پیاسا----- نیند کو سلا دیا اور بیداریٔ کو بیدار کر دیا ہے----- ڈر کو ڈرا دیا اور مصائب کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے-----صرف اللہ تعالیٰ میرے حکم پر غالب ہے-----

شیخ عمر بزار خوف کے درجہ عالیہ پر پہنچے-----ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے دماغ سے حلق تک خوف کی آواز آتی تھی-----

شیخ حسن فارسی پر جب غوث پاک نے نگاہ ڈالی تو مجلس میں بیٹھے ہی مضطرب ہو گئے----- دوسرے دن میں نے ان سے حال دریافت کیا تو انہوں نے بتایا، مدت سے سلب شدہ احوال قلبی جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک ہی نظر سے واپس لوٹا دیے-----

شیخ جمیل کو حفظ و مراعات نفس میں وہ چیزیں حاصل ہو گئیں جو میں نے دوسروں کے ہاں نہیں پائیں----- وہ خلا میں اپنی تسبیح کے دانوں کو معلق کر دیتے تھے-----بسا اوقات جب اپنی تسبیح کسی دیوار کی میخ سے لٹکا دیتے تو تسبیح دانہ دانہ ہو جاتی اور ایک ایک دانہ آپ کے ہاتھ تک اڑتا چلا آتا تھا-----

شیخ عمر غزال نے کئی قسم کے علوم از بر کر لیے تھے----- اپنی لائبریری کی ہزاروں کتابیں فروخت کر دیں----- انہوں نے بتایا کہ اب مجھے ان کتابوں کی

Marfat.com

ضرورت باقی نہیں رہی، کیوں کہ یہ مجھے یاد ہو گئی ہیں-----

شیخ خلیل مصری موت سے سات دن پہلے قطبیت کے مرتبہ پر فائز کر دیے گئے-----

شیخ ابوالبرکات پر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایک نگاہ ڈالی کہ وہ بے ہوش ہو گئے----- چند سال بعد مجھے بصرہ جانے کا اتفاق ہوا، میں ان کے پاس گیا اور ان کے سامنے بیٹھ کر دعا کی، اے اللہ! جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے انہیں عقل لوٹا دے تاکہ وہ مجھ سے بات تو کر سکیں----- چنانچہ وہ اٹھے اور میرے پاس آ کر السلام علیکم کہا----- میں نے پوچھا، کس حال میں ہیں آپ؟----- کہنے لگے، بھائی! غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ایک نگاہ نے غیر اللہ کی محبت سے بے نیاز کر دیا ہے----- اب میرے نفس اور وجود کے سامنے دوسری کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے----- یہ کہتے ہوئے واپس اپنی جگہ چلے گئے، حتیٰ کہ اسی حال پر آپ فوت ہوئے-----

شیخ ابوالفتوح ابن الخضری نے چھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا جب کہ اس سے پہلے کوشش کے باوجود یاد نہیں ہو رہا تھا----- سبعہ قراءت کے ماہر ہو گئے اور بہت سی کتب احادیث ازبر کر لیں-----

شیخ ابوالخیر (جو اس واقعہ کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میرے سینے پر غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہاتھ رکھا تو فوراً ہی مجھے اپنے سینہ میں ایک نور آتا دکھائی دیا----- اسی وقت سے مجھے حق و باطل میں فرق معلوم ہو جاتا ہے-----

ابوعبداللہ نائب وزیر کے عہدہ پر فائز ہو گئے-----

ابوالفتوح بن ھبۃ اللہ کو خلیفہ کے گھر کی تولیت مل گئی----- اور-----

ابوالقاسم کو خلیفہ کے دروازے کا حاجب مقرر کیا گیا-----

Marfat.com

یہ لوگ اپنے عہدے پر طویل مدت تک رہے----- [۲۸۳]

قاسم ولایت

شیخ اربلی قدس سرہ العزیز رقم طراز ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا ولی بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو حکم دیتا ہے:

اَنْ یَأْخُذُوْہُ بِحُضُوْرِ الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم-----

''اسے محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش کرو''-----

جب آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں اسے پیش کیا جاتا ہے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں:

خُذُوْہُ اِلٰی وَلَدِیْ السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ لِیَرٰی لِیَاقَتَہٗ وَ اسْتِحْقَاقَہٗ بِمَنْصَبِ الْوِلَایَۃِ-----

''اسے میرے فرزند سید عبد القادر کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس کی قابلیت دیکھیں اور اس کا جائزہ لیں کہ یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا نہیں''-----

حسب ارشاد عالی اسے دربار غوثیہ میں پیش کیا جاتا ہے، آپ اسے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں رقم کر کے مہر لگا دیتے ہیں، پھر اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے:

فَتُطْلَعُ لَہٗ خِلْعَۃَ الْوِلَایَۃِ فَتُعْطٰی بِیَدِ الْغَوْثِ فَیُوْصِلُھَا اِلَیْہِ-----

Marfat.com

''پھر اس شخص کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے خلعت ولایت عطا کی جاتی ہے، تو وہ عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے''-----

فَھٰذِہِ الۡعُھۡدَۃُ مُتَعَلَّقَۃٌ بِحَضۡرَۃِ الۡغَوۡثِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ، وَ لَیۡسَ لِاَحَدٍ مِنَ الۡاَوۡلِیَاءِ الۡکِرَامِ مُمَاثَلَۃٌ وَ مُشَارَکَۃٌ مَعَ الۡغَوۡثِ فِیۡ ھٰذَا الۡمَقَامِ-----

''منصب ولایت پر تقرری کا یہ عہدہ تا قیامت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس رہے گا اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے''-----

فَفِیۡ کُلِّ عَصۡرٍ وَ زَمَانٍ تَسۡتَفِیۡضُ مِنۡ حَضۡرَتِہٖ الۡاَقۡطَابُ وَ الۡغَوۡثُ وَ جَمِیۡعُ الۡاَوۡلِیَاءِ-----

''سو، ہر زمانہ کے قطب، غوث اور تمام ولی آپ کی ذات سے مستفیض ہوتے رہیں گے''-----[۲۸۴]

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلم رو میں حرم تا حل ہے یا غوث [۲۸۵]
یہ چشتی، سہروردی، نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث [۲۸۶]

Marfat.com

قطبیت کبریٰ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو قطبیت کبریٰ کا منصب جلیلہ قیامت تک کے لیے حاصل ہے----حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز نے اپنے آخری مکتوب میں اسے مفصل بیان کیا ہے، جس کا خلاصہ بیہقیٔ وقت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ العزیز تفسیر مظہری میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

کمالات ولایت کے قطب ارشاد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ہیں----

مَا بَلَغَ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ السَّابِقَةِ دَرَجَةَ الْاَوْلِیَآءِ اِلَّا بِتَوَسُّطِ رُوْحِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْصَبِ الْاَئِمَّةُ الْکِرَامُ اَبْنَائُہٗ اِلَی الْحَسَنِ الْعَسْکَرِیِّ وَ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِّ وَ مِنْ ثَمَّ قَالَ:

وَ وَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

Marfat.com

وَ هُوَ عَلٰى ذٰلِکَ الْمَنْصَبِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مِنْ ثَمَّ قَالَ (شعر):

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَ شَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ [۲۸۷]

"پہلی امتوں میں جسے بھی ولایت ملی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی روح کے توسط سے نصیب ہوئی، پھر یہ منصب آپ کے صاحبزادگان سے امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک ائمہ اہل بیت اطہار کو ملا اور پھر (امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے بعد) یہ منصب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو تفویض ہوا ----- اس لیے آپ فرماتے ہیں:

"میری روحانی حالت میرے قلب و قالب (جسم) کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ و مصفی تھی" -----

اب قیامت تک یہ منصب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس رہے گا ----- اس کا اظہار آپ نے اپنے (درج بالا) شعر (افلت شموس...... الخ) میں فرمایا" ----- جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

ہوئے غروب آفتاب اقطاب اولین کے، مگر ہمیشہ

بلندیوں کے افق پہ چمکے گا نیّر ضوفشاں ہمارا

[صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کہتے ہیں:

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے

افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا [۲۸۸]

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

تا آں کہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ رسید و چوں نوبت بایں بزرگوار شد، منصب مذکور باو مفوض گشت و مابین ائمہ مذکورین و حضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد، و وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود، چہ ایں مرکز غیر او را میسر نہ شدہ'' ------ [۲۸۹]

''ولایت اور قرب کا خصوصی اور مرکزی مقام ائمہ اہل بیت سے منتقل ہو کر جب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالے ہوا تو یہ مقام آپ سے مختص ہو گیا ------ آپ کے اور ائمہ اہل بیت کے درمیان کوئی شخص بھی اس مرکز پر جلوہ گر نہیں ہوا ------ اب اس راہ (قرب و ولایت) میں اقطاب و نجباء سب کو آپ ہی سے فیض حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ یہ مرکز آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوا'' ------

اب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بھی جس کسی کو فیض ملتا ہے، وہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کی وساطت سے نصیب ہوتا ہے ------ علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ، تفسیر روح المعانی میں رقم طراز ہیں:

فَنَالَ مَرْتَبَةَ الْقُطْبِيَّةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِصَالَةِ فَلَمَّا عَرَجَ بِرُوْحِهِ الْقُدْسِيَّةِ اِلٰى اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ نَالَ مَنْ نَالَ بَعْدَهٗ تِلْكَ الرُّتْبَةِ عَلٰى سَبِيْلِ النِّيَابَةِ عَنْهُ فَاِذَا جَاءَ الْمَهْدِيُّ يَنَالُهَا اِصَالَةً كَمَا نَالَهَا غَيْرُهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ------ [۲۹۰]

Marfat.com

''ائمہ اہل بیت کے بعد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ قطبیت کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے ----- اصل قطب آپ ہی ہیں، آپ کے وصال کے بعد بھی ہر قطب آپ کا نائب ہے، پھر قیامت کے قریب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بالاصالہ قطب ہوں گے'' -----

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

وَ کُلُّ بِلَادِ اللّٰہِ مُلْکِیْ حَقِیْقَۃً
وَ اَقْطَابُہَا مِنْ تَحْتِ حُکْمِیْ وَ طَاعَتِیْ [۲۹۱]

''اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں پر حقیقۃً میری حکومت ہے اور جملہ اقطاب میرے تابع فرمان اور زیر نگین ہیں'' -----

Marfat.com

رفعت ذکر

اللہ جل وعلا نے حضور ﷺ کے صدقے آپ کے لاڈلے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عالم گیر محبوبیت، دائمی شہرت اور رفعت ذکر سے نوازا----- اب تا قیام قیامت آپ رضی اللہ عنہ کے نام نامی کے چرچے ہوتے اور آپ کی عظمت کے ڈنکے بجتے رہیں گے----- چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

وَ دُقَّتْ لِیَ الرَّایَاتُ فِی الاَرْضِ وَ السَّمَاءِ
وَ اَھْلُ السَّمَاءِ وَ الاَرْضِ تَعْلَمُ سَطْوَتِی [۲۹۲]

"زمین و آسمان پر میری عظمت و شہرت کے پرچم لہرا دیے گئے ہیں اور زمین و آسمان والے میری سطوت و شوکت سے آشنا ہیں"-----

قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

طُبُوْلِی فِی السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ دُقَّتْ
وَ شَاؤُسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ [۲۹۳]

Marfat.com

''آسمان اور زمین میں میرے نام کا ڈنکا بجتا ہے، سعادت کے نقیب میرے لیے ظاہر ہوگئے ہیں'' -----

(دوسرے مصرعہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ تجلیات مصطفیٰ ﷺ میری رہنمائی فرماتی ہیں)

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِی الدِّیْنِ اِسْمِیْ

وَ اَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ [۲۹۴]

''میں جیلانی ہوں اور محی الدین میرا نام ہے ----- میرے فیوض و برکات و کرامات اور میری عظمت و شہرت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں'' -----

کچھ ملائک بھی ہیں قدرت کی طرف سے مامور

کوہِ شہرت پہ بجاتے ہیں جو ڈنکا تیرا [۲۹۵]

آپ رضی اللہ عنہ کی یہ عالم گیر شہرت، آپ کے نام نامی کا چرچا اور فیوض و برکات کا سلسلہ گنبد خضراء کے مکین ﷺ کا صدقہ ہے ----- سارے کمالات کا مرکز حضور ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کے کمالات کے مظہر و قاسم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں ----- آپ خود فرماتے ہیں:

وَ عَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

وَ جَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ [۲۹۶]

''میرا مشہور و معروف نام عبد القادر ہے اور میرے جد امجد (سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ) مرکز و سرچشمۂ کمالات ہیں'' -----

بندہ قادر کا ہے تو اور ہے قادر کو دوام

ہم رہیں یا نہ رہیں، نام رہے گا تیرا [۲۹۷]

Marfat.com

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ مراتب جلیلہ، مدارج علیا اور سدا بہار مقبولیت حضور سید عالم ﷺ کے فیضان نظر اور آپ ﷺ کی خصوصی تربیت و سرپرستی سے نصیب ہوئی ----- آپ خود فرماتے ہیں:

فَمَنْ فِی رِجَالِ اللّٰہِ نَالَ مَکَانَتِیْ
وَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِیْ [۲۹۸]

''مردانِ خدا (اولیاء اللہ) میں سے کوئی بھی میرے مرتبے کو نہیں پا سکا ----- (کیوں کہ) میرے جد امجد رسول اللہ ﷺ میرے (سرپرست اور) مربی ہیں'' -----

اس مصطفوی فیضان سے آپ کو ایسی ہمہ گیر مقبولیت، عالم گیر محبوبیت اور دائمی شہرت نصیب ہوئی کہ دنیا میں بڑے اولیاء گزرے ہیں، مگر ''غوث اعظم'' آپ ہی کا لقب ہے ----- پیر بہت ہوئے ہیں، مگر پیر پیراں کا خطاب آپ ہی کو سجتا ہے ----- غوث اعظم اور پیر پیراں کے القاب سنتے ہی فوری طور پر آپ ہی کا خیال آتا ہے -----

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی
انس و جان قدسیاں وغوث انس و جاں توئی [۲۹۹]

ایصال ثواب کی مجالس تو بے شمار ہوتی ہیں، مگر تمام علاقوں میں، تمام سلاسل کے بزرگ، ہر ماہ گیارہویں آپ ہی کی کرتے ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں ----- ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا ذکر بلند تر ہوتا چلا جائے گا ----- اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

Marfat.com

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا، کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے، نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا [۳۰۰]

اور صاحب ''وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ'' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر کرم سے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیوضات کا سورج ہمیشہ ہمیشہ جگمگاتا رہے گا ۔۔۔۔۔ جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد ہے:

اَفَلَتۡ شُمُوۡسُ الۡاَوَّلِیۡنَ وَ شَمۡسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الۡعُلٰی لَا تَغۡرُبُ [۳۰۱]

''پہلے لوگوں کے آفتاب کمال غروب ہو گئے، جب کہ ہمارا آفتاب اجلال، عزت وحشمت کے آسمان پر ہمیشہ درخشاں رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا'' ۔۔۔۔۔

بخدا ملک ولایت میں رسالت کے بعد
حشر تک کا جو زمانہ ہے، وہ تنہا تیرا [۳۰۲]

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ، اپنے محبوب ومقرب بندے، مظہر مصطفیٰ، وارث رسول اللہ، سیدنا غوث الوریٰ (علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کا مقام ومرتبہ سمجھنے اور ان کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے اور نور معرفت، ایمان پر استقامت اور دنیا وآخرت میں اپنے خاص اور مقرب بندوں کی معیت نصیب فرمائے ۔۔۔۔۔

اٰمِیۡنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ ابۡنِہِ الۡغَوۡثِ الۡاَعۡظَمِ وَ سَائِرِ اَوۡلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ عُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

Marfat.com

حوالہ جات
و
مآخذ و مراجع

Marfat.com

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حوالہ جات

سیرت

ا..... گیلان، ایران کا ایک زرخیز صوبہ ہے، اس کا دارالحکومت ''رشت'' ہے----- یہ تہران سے تقریباً تین سو پچیس کلومیٹر پر واقع ہے----- رشت کے قریب ''بُشْتِیر'' نامی قصبہ میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، جیسا کہ علامہ یعقوب حموی (م ۶۲۶ھ) رقم طراز ہیں:

یُنْسَبُ اِلَیْهِ الشَّیخُ الزَّاهِدُ الصَّالِحُ عَبدُ القادر بنُ اَبِی الصَّالِحِ الْحَنبلِیُّ الْبُشْتِیرِیُّ----- [معجم البلدان، جلد ا، صفحہ ۴۲۶]

رشت کے مضافات میں ایک بستی ''صومعہ سرا'' ہے، جہاں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدہ ام الخیر، امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار ہے----- احقر نے اپنے دورہ ایران (جولائی ۲۰۰۳ء) میں یہاں حاضری دی، جو نہایت ایمان افروز اور روحانی کیفیات کی حامل تھی----- سیدہ ام الخیر علاقہ بھر میں ''سیدہ نساء'' کے نام سے

Marfat.com

معروف ہیں-----

گیلان کو معرّب کر کے جیلان بھی کہا جاتا ہے-----

۲......الحشر، ۵۹:۹

۳......علامہ محمد بن یحییٰ حلبی، قلائد الجواہر، مطبعہ مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۹-۱۰

۴ ......امام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار، مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۱۰۳

۵......امام عبدالوہاب شعرانی، طبقات کبریٰ، مصر، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰

۶......شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، مجتبائی، دہلی، صفحہ ۱۱-۱۲

۷......طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۸......طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱/ ملا علی قاری، نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ السید الشریف عبدالقادر (محبوب الاتقیاء ذکر سلطان الاولیاء)، صفحہ ۵

۹......شیخ عبدالحق محدث دہلوی، زبدۃ الآثار، مکتبہ نبویہ لاہور، صفحہ ۶۴/ نزہۃ الخاطر الفاتر، صفحہ ۵

۱۰......طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۱۱......اخبار الاخیار، صفحہ ۱۲

۱۲......قلائد الجواہر، صفحہ ۱۸

۱۳......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۵

۱۴......اخبار الاخیار، صفحہ ۱۳

۱۵......الدکتور عبدالرزاق الکیلانی، الشیخ عبدالقادر الجیلانی، دار القلم، دمشق، صفحہ ۱۰۱

۱۶......طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱

۱۷......سیدنا عبدالقادر جیلانی، الفتح الربانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، مجلس ۵۱، صفحہ ۱۷۳

۱۸......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸۶

Marfat.com

۱۹.....ایضاً

۲۰.....قلائد الجواہر، صفحہ ۸

۲۱.....ایضاً، صفحہ ۶

۲۲.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۱

۲۳.....ایضاً

۲۴.....امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی، شعب الایمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۲، صفحہ ۵۷۲/ علاؤ الدین متقی، کنز العمال، دائرۃ المعارف، جلد ۵، صفحہ ۲۰۸

۲۵.....طبقات کبریٰ، جلد ا، صفحہ ۱۰۹

۲۶.....نزھۃ الخاطر، صفحہ ۳

۲۷.....طبقات کبریٰ، جلد ا، صفحہ ۱۰۹

۲۸.....ایضاً

۲۹.....قلائد الجواہر، صفحہ ۶

۳۰.....ایضاً، صفحہ ۳۸

۳۱.....سیدنا غوث اعظم، قصیدہ غوثیہ، آرمی پریس، لاہور، صفحہ ۶

۳۲.....قلائد الجواہر، صفحہ ۱۹

۳۳.....ایضاً

۳۴.....ایضاً

۳۵.....ایضاً، صفحہ ۲۰

۳۶.....ایضاً، صفحہ ۱۹

۳۷.....ایضاً

۳۸.....الفتح الربانی، مجلس ۴۴، صفحہ ۱۴۳

Marfat.com

۳۹۔۔۔۔۔ ایضاً، مجلس ۴۸، صفحہ ۱۵۲

۴۰۔۔۔۔۔ ایضاً، مجلس ۱۱، صفحہ ۴۰

۴۱۔۔۔۔۔ ایضاً، مجلس ۱۲، صفحہ ۴۵

۴۲۔۔۔۔۔ قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۷

۴۳۔۔۔۔۔ طبقات کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۱۳

۴۴۔۔۔۔۔ ایضاً، جلد ۱، صفحہ ۱۰۹

۴۵۔۔۔۔۔ فتوح الغیب علیٰ ہامش قلائد الجوہر، مقالہ ۴۸، صفحہ ۹۰

۴۶۔۔۔۔۔ الفتح الربانی، مجلس ۱۱، صفحہ ۴۰

۴۷۔۔۔۔۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۸

۴۸۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۹

۴۹۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۸

۵۰۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۱۴

۵۱۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۱۴-۱۳

۵۲۔۔۔۔۔ فتوح الغیب، مقالہ ۵۷، صفحہ ۱۲۴

۵۳۔۔۔۔۔ الفتح الربانی، مجلس ۵۱، صفحہ ۱۷۳

۵۴۔۔۔۔۔ ابوالحسن اعظمی، تھانوی کے پسندیدہ واقعات، کراچی، صفحہ ۸۷

۵۵۔۔۔۔۔ ایضاً

۵۶۔۔۔۔۔ قلائد الجواہر، صفحہ ۳۶

۵۷۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۸

۵۸۔۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ ۳۶

۵۹۔۔۔۔۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، اصح المطابع، جلد ۱، صفحہ ۳

Marfat.com

٦٠ ..... بہجۃ الاسرار، صفحہ ٥-١٠٤

٦١ ..... قلائد الجواہر، صفحہ ٣٦

٦٢ ..... اخبار الاخیار، صفحہ ١٨

٦٣ ..... قلائد الجواہر، صفحہ ٨

٦٤ ..... ایضاً

٦٥ ..... پرفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، جان جاناں، فضلی سنز، کراچی، صفحہ ١٧

٦٦ ..... شیخ عبدالحق محقق دہلوی، ماثبت بالسنۃ، مطبع محمدی، لاہور، صفحہ ٦٨

٦٧ ..... علامہ ابراہیم عبدالغنی الدوربی، المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبد القادر الکیلانی و اولادہ، افریشیا پرنٹنگ پریس کراچی، صفحہ ٣٣/ صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی، نام و نسب، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، صفحہ ٢٣٨

٦٨ ..... قلائد الجواہر، صفحہ ١٩

٦٩ ..... ایضاً، صفحہ ٨

٧٠ ..... طبقات کبریٰ، جلد ١، صفحہ ١١٠

٧١ ..... اخبار الاخیار، صفحہ ١٧

Marfat.com

غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ

۷۲......سورۃ الانشراح:۴

۷۳.... علامہ تقی الدین سبکی، التعظیم و المنۃ فی تفسیر قولہ تعالی لتؤمنن بہ و لتنصرنہ بحوالہ جواہر البحار للنبہانی، بیروت، جلد۱، صفحہ ۳۶۳

۷۴......سورہ آل عمران:۸۱

۷۵.... امام احمد بن محمد قسطلانی، المواہب اللدنیہ

محمد بن عبدالباقی، زرقانی علی المواہب مصر، جلد۱، صفحہ۴۰

۷۶......شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، نول کشور، لکھنؤ، جلد۱، صفحہ۱۱۵

۷۷......شیخ شرف الدین محمد بوصیری، قصیدہ بردہ، ت ج کمپنی، صفحہ۱۲-۱۳

۷۸......شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکوۃ المصابیح، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، صفحہ۳۴

۷۹......شیخ نجم الدین عمر النسفی، العقائد

علامہ سعدالدین تفتازانی، شرح العقائد ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور، صفحہ۱۰۷

Marfat.com

۸۰......امام ابوشکور سالمی، تمہید، تعلیمی پریس، لاہور، صفحہ ۵۷

۸۱......شیخ عبدالکریم الجیلی، الکمالات الالٰهیه فی الصفات المحمدیه، بحوالہ جواہر البحار للنبہانی، جلد ا، صفحہ ۲۴۷/عبدالوہاب شعرانی، کشف الغمه عن جمیع الامة، مصطفیٰ البابی، مصر، جلد ۲، صفحہ ۴۴/ شیخ فریدالدین عطار (م ۶۱۸ ھ) تذکرۃ الاولیاء، انتشارات زوار، ایران، صفحہ ۹

۸۲......سورہ یونس: ۶۳

۸۳......سورہ فاطر: ۲۸

۸۴......مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۲۷

۸۵......امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، اصح المطابع، جلد ۲، صفحہ ۵۷۷

۸۶......صاحبزادہ نصیرالدین نصیر گولڑوی، نام و نسب، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، صفحہ ۳۸۷

۸۷......امام نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار، مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۲۲

۸۸......ایضاً، صفحہ ۱۸

۸۹......ایضاً، صفحہ ۲۲

۹۰......الشیخ عبدالقادر جیلانی، قصیدہ غوثیہ، آرمی پریس، لاہور، صفحہ ۷

۹۱......اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حدائق بخشش، گلزار عالم پریس، لاہور، جلد ۲، صفحہ ۱۰

۹۲......سورۃ الانشراح: ۴

۹۳......اخبار الاخیار، صفحہ ۵

۹۴......المواہب اللدنیہ، زرقانی، جلد ا، صفحہ ۴۶

۹۵......امام محمد المہدی بن احمد الفاسی، مطالع المسرات، مطبع تازیہ، صفحہ ۱۲۹-۲۲۱

۹۶......صوفی نصیرالدین ہاشمی، مظہر جمال مصطفائی، لاہور، صفحہ ۵۷

Marfat.com

۹۷......سیدنا غوث اعظم، قصیدہ، حاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۳

۹۸......حدائق بخشش، کتب خانہ اہل سنت، پٹیالہ، جلد ۳، صفحہ ۱۷

۹۹ ☆......آپ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضور ﷺ کے چچازاد بھائی، جلیل القدر صحابی اور چوتھے خلیفہ راشد ہیں ----- آپ کی ولادت باسعادت ۳۰ عام الفیل، حضور ﷺ کے اعلان نبوت سے دس سال پہلے ہوئی -----

آپ رضی اللہ عنہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد گرامی اور روحانیت وتصوف کے جلیل القدر اور مسلمہ امام ومقتدا ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں کثیر التعداد احادیث مروی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے حسب ونسب، اشاعت اسلام، مناقب وفضائل، محبت رسول، اخلاق و کردار، جود وسخا، علم وعرفان، فقاہت وثقاہت، قوت فیصلہ اور علم قضا میں مہارت، شجاعت و بسالت، عبادت وریاضت، تصوف وطریقت، خرقۂ خلافت، ملفوظات طیبات، کرامات، دور خلافت، خلفائے ثلاثہ سے روابط وتعلقات، آپ کے اہل خانہ (سیدہ فاطمہ الزہراء اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے حالات وواقعات پر تفصیلی معلومات کے لیے احقر کی ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل تصنیف "باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ، مشکل کشا، مولیٰ علی" کا مطالعہ مفید رہے گا ----

آپ (کرم اللہ وجہہ الکریم) کی شہادت رمضان المبارک ۴۰ھ، بہ عمر ۶۳ برس، جامع مسجد کوفہ میں ہوئی -----

۱۰۰......محمد حسن صابری رام پوری، تواریخ آئینہ تصوف، لاہور آرٹ پریس، لاہور، صفحہ ۴۵۲

۱۰۱ ☆......ابو عمر اویس بن عامر قرنی جلیل القدر تابعی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا مگر والدہ کی خدمت کی وجہ سے زیارت نہ کر سکے ----- حضور ﷺ کا فرمان ہے:

اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اویسٌ و لہ والدۃٌ و کانَ بہ بیاضٌ فَمُرُوْہ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ ----- [صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۱۱]

Marfat.com

''اویس نامی شخص تابعین میں سب سے بہتر ہے، اس کی ایک والدہ ہے، جسم پر برص کا سفید داغ ہے، اسے کہنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے''-----

آپ ﷺ نے اپنا رخ انور یمن کی طرف کرکے ارشاد فرمایا:

''مجھے ادھر سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی خوش بو آتی ہے:

اِنِّیْ لَاجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ-----

[تذکرۃ الاولیاء، صفحہ ۱۹]

آپ رضی اللہ عنہ بڑے زاہد اور گوشہ نشین تھے، ۳۷ھ کو صفین میں شہید ہوئے-----

[اکمال فی اسماء الرجال، شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، صفحہ ۵۹۰]

۱۰۲...... شیخ عبدالقادر اربلی، تفریح الخاطر، مصطفیٰ البابی، مصر، صفحہ ۲۸

۱۰۳☆...... آپ رضی اللہ عنہ مشہور تابعی اور اہل طریقت و تصوف کے مقتدا ہیں----- سلسلہ عالیہ چشتیہ آپ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے----- آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۲۱ھ کے اواخر یا ۲۲ھ کے اوائل میں ہوئی-----[تہذیب التہذیب، جلد ۲، صفحہ ۲۶۳]

والد کا نام یسار اور والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تھا----- خیرہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی تھیں، جب وہ کام میں مصروف ہوتیں تو حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بچے حسن کو سینے سے لگا لیتیں، جس کی برکت سے آپ کو علم و حکمت میں اعلیٰ مقام ملا-----

آپ نے حضرت علی، حضرت طلحہ، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور کئی صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی زیارت کی----- آپ نہایت متقی، پرہیزگار تھے----- متعدد صحابہ و

Marfat.com

تابعین سے علم حدیث پڑھا اور محدثین کی ایک جماعت نے آپ سے احادیث روایت کیں ----- مزید حالات کے لیے احقر کی کتاب ''سفر محبت'' کا مطالعہ کریں -----

۱۱۰ھ کو بہ عمر ۸۸ سال، آپ کا وصال ہوا ----- [تذکرۃ الحفاظ، جلد ۱، صفحہ ۶۷]

۱۰۴ ..... ایضاً، صفحہ ۱۳-۱۴

۱۰۵ ☆ ..... آپ امام علی ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے اور ائمہ اثنا عشر میں سے گیارہویں امام ہیں ----- ۲۲- ربیع الاول شریف ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے -----

آپ کی کنیت ابو محمد، نام نامی حسن اور خالص، سراج اور عسکری القاب ہیں ----- [نور الابصار، صفحہ ۱۶۶]

آپ بڑے صاحب علم و معرفت تھے ----- ۸- ربیع الاول ۲۶۰ھ کو عالم شباب میں واصل بحق ہوئے ----- [نور الابصار، صفحہ ۱۶۸]

سامرہ (عراق) میں اپنے والد گرامی کے پہلو میں مدفون ہیں ----- مزید حالات کے لیے ''سفر محبت'' کا مطالعہ کریں -----

۱۰۶ ..... ایضاً، صفحہ ۲۲

۱۰۷ ☆ ..... آپ کا اسم گرامی جنید، کنیت ابو القاسم، والد ماجد کا نام محمد اور دادا کا نام جنید تھا ----- آباء و اجداد کا تعلق نہاوند سے تھا، جب کہ آپ کی ولادت بغداد میں ہوئی ----- [وفیات الاعیان، جلد ۱، صفحہ ۳۷۴/ تاریخ بغداد، جلد ۷، صفحہ ۲۴۱]

آپ کو قرآن، حدیث، فقہ اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت تامہ حاصل تھا، آپ اہل تصوف و طریقت کے امام ہیں -----

عمر بھر سنت نبوی پر عامل اور دینی تعلیمات اور روحانیت و تصوف کے فروغ میں کوشاں رہے ----- اپنے ماموں سیدنا سری سقطی رضی اللہ عنہ کے مرید اور خلیفہ تھے ----- آپ کا

Marfat.com

مزار پُر انوار بغداد معلی میں مرجع خلائق ہے----تفصیل حالات کے لیے احقر کی کتاب ''سفر محبت'' کا مطالعہ بے حد سود مند ہے-----

آپ کا وصال شوال ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ میں ہوا-----[صفۃ الصفوۃ، جلد ۲، صفحہ ۲۳۹]

۱۰۸......شیخ عبدالقادر اربلی، تفریح الخاطر، مصطفی البابی مصر، صفحہ ۲۶

۱۰۹☆......شیخ ابوبکر بن ہوار (صاحب بہجۃ الاسرار، علامہ شطنوفی نے ہوار جب کہ علامہ محمد بن یحییٰ تادفی نے ہاء کے ضمہ اور راء کے بعد الف کے ساتھ ''ہوارا'' تحریر کیا ہے-----[قلائد الجواہر، صفحہ ۷۸]

عراق کے جلیل القدر عارفین و مقربین میں سے ہیں، آپ صاحب کرامات کثیرہ بزرگ تھے-----

آپ کا قول ہے کہ جو شخص چالیس بدھ میری قبر کی زیارت کرے گا، آتش جہنم سے محفوظ رہے گا-----

فرماتے ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد لے رکھا ہے کہ وہ میرے آستانے میں آنے والے کو آگ سے محفوظ فرمائے گا، چنانچہ آپ کے آستانہ میں آگ پر گوشت رکھا جاتا تو وہ نہ پکتا-----

آپ اعلیٰ اخلاق، عمدہ صفات کے حامل، بڑے متواضع اور احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہونے والے تھے-----

خواب میں حضور ﷺ کے حکم سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرقہ خلافت پہنایا، پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور دعائے خیر فرمائی----- بیدار ہوئے تو وہ خرقہ آپ کے جسم پر تھا----- آپ سے متعدد بڑی بڑی کرامات کا ظہور ہوا----- آپ بطائح میں قیام پذیر رہے اور وہیں آپ کا وصال ہوا-----[قلائد الجواہر، صفحہ ۷۸-۷۹]

وقت وصال انوار و تجلیات کا عجب عالم تھا، تب حاضرین کو خوش بو کی مہک آ رہی تھی کہ

Marfat.com

ایسی اعلیٰ خوش بو کسی نے کبھی نہ سونگھی تھی-----[بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۳۴]

۱۱۰۔۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ۴/ قلائدالجواہر، صفحہ۲۳

۱۱۱۔۔۔۔ حدائق بخشش، صفحہ۴

۱۱۲۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ۶

۱۱۳۔۔۔۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی، شواہدالنبوۃ، عمدۃ المطابع، دہلی، صفحہ ۳۶

۱۱۴۔۔۔۔ تفریح الخاطر، صفحہ۱۲

۱۱۵۔۔۔۔ ایضاً، صفحہ۱۲

۱۱۶۔۔۔۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی، شواہدالنبوۃ، صفحہ ۳۶

۱۱۷۔۔۔۔ تفریح الخاطر، صفحہ۱۳

۱۱۸۔۔۔۔ حافظ برکت علی، کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء، مطبع لاہور، صفحہ ۱۶

۱۱۹۔۔۔۔ امام احمد رضا خاں بریلوی، فتاویٰ کرامات غوثیہ، دارالفیض گنج بخش، لاہور

۱۲۰۔۔۔۔ امام محمد بن عبدالباقی، زرقانی، مصر، جلد۱، صفحہ۱۱۲

۱۲۱۔۔۔۔ تفریح الخاطر، صفحہ۱۳

۱۲۲۔۔۔۔ سید احمد زینی دحلان، السیرۃ النبویہ، طبع بیروت، جلد۲، صفحہ۳۷

۱۲۳۔۔۔۔ تفریح الخاطر، صفحہ۱۲، ۱۳

۱۲۴۔۔۔۔ ذوق نعت، صفحہ ۵۶

۱۲۵۔۔۔۔ مطالع المسرات، صفحہ۹۹

۱۲۶۔۔۔۔ محیی، باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کا صحیح تلفظ ''مُحیِی الدِّین'' ہے، غلط العوام کے طور پر ''مُحیُ الدِّین'' مشہور ہے، جو درست نہیں-----

۱۲۷۔۔۔۔ بہجۃ الاسرار، صفحہ۵۴-۵۵

۱۲۸۔۔۔۔ امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات، انجمن حزب الرحمٰن

Marfat.com

بصیر پور شریف، صفحہ ۲۳

۱۲۹...... سورۃ الطّور: ۴۸

۱۳۰...... سورۃ الشوریٰ: ۱۳

۱۳۱...... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱

۱۳۲...... سورۃ المائدۃ: ۶۷

۱۳۳...... سورۃ الطّور: ۴۸

۱۳۴...... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰

۱۳۵...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، الزمزمة القمرية فی الذب عن الخمرية، دین محمدی پریس، لاہور، صفحہ ۲۳

۱۳۶...... سورۃ النجم: ۳

۱۳۷...... امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابوداؤد، اصح المطابع، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، صفحہ ۵۱۴

۱۳۸...... حدائق بخشش

۱۳۹...... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱

۱۴۰...... شیخ عبدالحق محقق دہلوی، اخبار الاخیار، مجتبائی دہلی، صفحہ ۱۵

۱۴۱...... غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی، قصیدہ، برحاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۲۳

۱۴۲...... نام ونسب، صفحہ ۳۸

۱۴۳...... علامہ محمد بن یحییٰ حلبی، قلائد الجواہر، مصطفیٰ البابی مصر، صفحہ ۱۸/ بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۵

۱۴۴...... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۵-۲۶/ قلائد الجواہر، صفحہ ۱۳

۱۴۵...... بہجۃ الاسرار، صفحہ ۹۴/ قلائد الجواہر، صفحہ ۴۷

۱۴۶...... مواہب، زرقانی، جلد ۵، صفحہ ۲۴۸

Marfat.com

۱۴۷......اخبار الاخیار، صفحہ ۱۳

۱۴۸......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۷

۱۴۹......امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، اصح المطابع دہلی، جلد ۱، صفحہ ۳۵۲

۱۵۰......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۱

۱۵۱......حدائق بخشش، صفحہ ۴

۱۵۲......علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جواہر البحار، بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۹۰

۱۵۳...... امام جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد دکن، جلد ۲، صفحہ ۸۰

۱۵۴......شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب، اکمال فی اسماء الرجال، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، صفحہ ۶۱۱

۱۵۵......خصائص کبریٰ، جلد ۲، صفحہ ۹۷

۱۵۶......امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء، دار الفکر بیروت، جلد ۲، صفحہ ۲۰۲

۱۵۷......غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، فتوح الغیب، مطبع نول کشور، صفحہ ۹۹

۱۵۸......شیخ عبدالحق محقق دہلوی، شرح فتوح الغیب، مطبع نول کشور، صفحہ ۹۹-۱۰۰

۱۵۹......سیدنا غوث اعظم جیلانی، قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۴

۱۶۰......ایضاً

۱۶۱......ایضاً

۱۶۲......ایضاً

۱۶۳......ایضاً، صفحہ ۵

۱۶۴......ایضاً، صفحہ ۶

۱۶۵......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۹

Marfat.com

۱۶۶......سورۃ الانبیاء:۱۰۷

۱۶۷......سورۃ الاحزاب،۳۳:۴۵

۱۶۸......امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، محمد سعید اینڈ سنز کراچی، جلد۲، صفحہ ۶۶ /مشکوٰۃ المصابیح' جلد۲، صفحہ ۴۵۷

۱۶۹......علامہ شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض فی شرح الشفا لقاضی عیاض، مطبع عثمانیہ، جلد۲، صفحہ ۲۲۴/ شیخ علاؤالدین علی المتقی، کنز العمال، دائرۃ المعارف حیدر آباد، جلد۶، صفحہ ۱۰۵

۱۷۰......علامہ محمد اقبال، اسرار ورموز، مطبع غلام علی پرنٹرز، صفحہ ۱۶۸

۱۷۱......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۴

۱۷۲......ایضاً، صفحہ ۲۴

۱۷۳......قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۶

۱۷۴......مولانا فیض احمد فیض، مہر منیر، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور، صفحہ ۴۰

۱۷۵......سورۃ السبا:۲۸

۱۷۶......سورۃ الاعراف:۱۵۸

۱۷۷......سورۃ الفرقان:۱

۱۷۸......صحیح مسلم، جلد۱، صفحہ ۱۹۹

۱۷۹......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳

۱۸۰......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ ۸

۱۸۱......امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، شمائل ترمذی، سعید اینڈ سنز، کراچی، صفحہ ۳/ مشکوٰۃ المصابیح، جلد۲، صفحہ ۵۱۷

۱۸۲......صحیح مسلم، جلد۱، صفحہ ۳۵۱

۱۸۳......قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۳

Marfat.com

۱۸۴......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳

۱۸۵......مطالع المسرات، صفحہ ۱۲۹

۱۸۶......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۳

۱۸۷......ایضاً، صفحہ ۲۴

۱۸۸......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۶۵-۶۶

۱۸۹......شیخ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، عثمانیہ، جلد ۷، صفحہ ۱۹۸

۱۹۰......حدائق بخشش، جلد ۱، صفحہ ۸۲

۱۹۱......قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۲

۱۹۲......ایضاً، صفحہ ۸

۱۹۳......شیخ شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت الحموی، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، جلد ۴، صفحہ ۳۵

۱۹۴......فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ ۲۲۳

۱۹۵......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۲۷/ علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی، فتاویٰ حدیثیہ، مطبعۃ الاسرار المعاہد، القاہرہ، صفحہ ۲۲۳

۱۹۶......نام ونسب، صفحہ ۳۸۷

۱۹۷......زرقانی، شرح المواہب، جلد ۶، صفحہ ۵۰

۱۹۸......امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد، دار صادر، بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۸۱

۱۹۹......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸

۲۰۰......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۸-۹/ مولانا عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، لکھنؤ، صفحہ ۴۵۸

۲۰۱......حدائق بخشش، جلد ۲، صفحہ ۳۷

۲۰۲......حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ، نوری بک ڈپو، لاہور، صفحہ ۱۰

Marfat.com

۲۰۳......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۷۲

۲۰۴......بہجۃ الاسرار، صفحہ۹

۲۰۵☆......آپ رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مقتداء ورہنما ہیں، آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی۔

آپ کے والد ماجد سید غیاث الدین بڑے متقی، عابد وزاہد اور صاحب ثروت تھے-----

نام نامی معین الدین حسن ہے، جب کہ القاب یہ ہیں:

غریب نواز، عطائے رسول، ہند الولی، سلطان الہند، آفتاب چشتیاں اور خواجہ خواجگاں-----

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۱۴/ رجب المرجب ۵۳۶ھ یا جمادی الاخریٰ ۵۲۲ھ کو قصبہ سیستان میں ہوئی-----سیستان کو سجستان بھی کہتے ہیں، اسی مناسبت سے آپ کو سجزی بھی کہا جاتا ہے-----آپ رضی اللہ عنہ نے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے، متعدد مشائخ سے ملاقات کی اور بلاد اسلامیہ کے متعدد اسفار کیے-----آپ رضی اللہ عنہ کی مساعی جمیلہ سے کفر وشرک زار ہند میں اسلام کا بول بالا ہوا-----

۶/ رجب المرجب ۶۳۳ھ کو آپ کا وصال ہوا-----وقت وصال پیشانی پر نورانی خط سے یہ تحریر نمایاں ہوگئی:

مات حبیب اللہ فی حب اللہ-----

''اللہ تعالیٰ کا دوست اللہ تعالیٰ کی محبت میں وصال پا گیا''-----

مزید حالات کے لیے احقر کے کتابچے ''سلطان الہند'' کا مطالعہ کریں-----

۲۰۶......تفریح الخاطر، صفحہ۲۰

۲۰۷......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۸۰

۲۰۸☆......اسم گرامی مسعود اور فرید الدین، شیخ الاسلام، گنج شکر اور بابا صاحب

Marfat.com

القاب ہیں----- آپ رضی اللہ عنہ سلسلہ چشتیہ کے ''آدم ثانی'' اور مقتداء وپیش وا ہیں-----

ظاہری علوم میں کمال حاصل کرنے کے بعد شیخ طریقت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی ہدایت کے مطابق عبادت و ریاضت میں مشغول رہ کر روحانی نعمتوں سے مالا مال ہوئے----- آپ کو اپنے مرشد کے علاوہ دادا پیر حضرت خواجہ خواجگاں خواجہ اجمیری قدس سرہ العزیز سے بھی خلعت وخلافت حاصل تھی----- آپ نے اجودھن میں ڈیرہ لگایا، جو آپ کے قدوم میمنت لزوم سے پاک پتن کے نام سے موسوم ہوا----- آپ کی قبر انور آج بھی مرجع خلائق اور فیض رساں ہے----- مزار کی پائنتی میں جنوبی دروازہ کو ''جنتی دروازہ'' اور ''بہشتی دروازہ'' کہا جاتا ہے----- عرس مبارک کے موقع پر لاکھوں افراد اس دروازے سے گزرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں-----

آپ کا وصال محرم الحرام ۶۶۴ھ میں ہوا----- حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی اور حضرت خواجہ علی احمد صابر کلیری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپ رضی اللہ عنہ کے معروف ومحبوب خلفاء میں سے ہیں-----

تفصیلی حالات کے لیے احقر کے کتابچے ''شہنشاہ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمہ'' کا مطالعہ کریں-----

۲۰۹......تفریح الخاطر، صفحہ ۲۰

۲۱۰......سورۃ القلم: ۴

۲۱۱......حدائق بخشش، جلد ۱، صفحہ ۳۰

۲۱۲......اخبار الاخیار، صفحہ ۱۷

۲۱۳......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۴/ اخبار الاخیار، صفحہ ۱۸

۲۱۴......بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۵/ اخبار الاخیار، صفحہ ۱۸

۲۱۵......امام عبدالوہاب شعرانی، کشف الغمہ عن جمیع الامہ، مصر، جلد ۲، صفحہ ۵۱

Marfat.com

۲۱۶......مواہب اللدنیہ/ زرقانی، جلد۵، صفحہ۲۴۹

۲۱۷......امام عبدالوہاب شعرانی، طبقات کبریٰ، مصر، جلد۱، صفحہ۱۰۹

۲۱۸......قلائدالجواہر، صفحہ۱۹

۲۱۹......امام زین الدین محمد عبد الرؤف المناوی (م۱۰۲۱ھ)، الکواکب الدریہ فی تراجم السادۃ الصوفیہ (الطبقات الکبریٰ)، جلد۲، صفحہ۲۵۶/ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء، دارالفکر، بیروت، جلد۲، صفحہ۲۰۳

۲۲۰......شمائل ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، صفحہ۲۹

۲۲۱......صحیح مسلم، باب طیب عرقہ ﷺ، جلد۲، صفحہ۲۵۷

۲۲۲......ایضاً

۲۲۳......جواہر البحار، جلد۲، صفحہ۴۵۳

۲۲۴......گلدستہ کرامت، صفحہ۶، مطبع گنیش پرکاش، لاہور/ تفریح الخاطر، منقبت۳۴

۲۲۵......علامہ قاضی عیاض (م۵۴۴ھ) الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، تجاریہ کبریٰ مصر، ناشر مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات، ہند، جلد۱، صفحہ۶۳

۲۲۶......جمع الوسائل فی شرح الشمائل، جلد۲، صفحہ۲

۲۲۷......گلدستہ کرامت، صفحہ۶/ تفریح الخاطر، منقبت۳۴، صفحہ۳۵

۲۲۸......سورۃ النساء:۴:۱۷

۲۲۹......سورۃ النساء:۷۷

۲۳۰......سورۃ الکوثر:۱

۲۳۱......سلیمان بن عمر جمل، الفتوحات الالٰہیہ (تفسیر جمل)، عیسیٰ البابی، مصر، جلد۴، صفحہ۵۹۴/ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی، تفسیر قرطبی، دارالکاتب العربی، قاہرہ، جلد۲۰، صفحہ۲۱۷

۲۳۲......امام ابومحمد عبداللہ بن اسعد الیافعی، مرآۃ الجنان، دائرۃ المعارف، حیدرآباد

Marfat.com

دکن، جلد۳، صفحہ ۳۵۶

۲۳۳.....التوبہ، ۹:۴۷

۲۳۴.....حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ ۳۲

۲۳۵.....عمدۃ القاری، جلد۱، صفحہ ۱۴۰

۲۳۶.....ایضاً، صفحہ ۱۲۸

۲۳۷.....الشفاء، جلد۱، صفحہ ۳۲۶

۲۳۸.....ایضاً

۲۳۹.....ایضاً

۲۴۰.....مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء (علیٰ ہامش الشفاء) جلد۱، صفحہ ۳۲۷-۳۲۶

۲۴۱.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۴۵-۴۴

۲۴۲.....صحیح مسلم، جلد۲، صفحہ ۲۴۶

۲۴۳.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۶۶

۲۴۴.....صحیح مسلم، جلد۲، صفحہ ۲۹، کتاب المساقاۃ و المزارعۃ، باب بیع البعیر

۲۴۵.....بہجۃ الاسرار، صفحہ ۷۸-۷۹

۲۴۶.....صحیح بخاری، جلد۲، صفحہ ۵۳۷

۲۴۷.....قلائد الجواہر، صفحہ ۷۷

۲۴۸.....حدائق بخشش، جلد۱، صفحہ ۶۹

۲۴۹.....الخصائص الکبریٰ، جلد۲، صفحہ ۲۸۱

۲۵۰.....ابن ماجہ، باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ ۱۱۹

۲۵۱.....حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ ۶۳

۲۵۲.....النساء، ۴:۶۴

Marfat.com

۲۵۳.....ابوحیان، اثیر الدین ابوعبداللہ محمد بن یوسف اندلسی (م۷۵۴ھ) تفسیر البحر المحیط، مطابع النصر الحدیثہ، ریاض، جلد۳، صفحہ۲۸۳/ جذب القلوب، صفحہ۲۱۲-۲۱۱

۲۵۴.....تفریح الخاطر، منقبت ۲۲

۲۵۵.....الحاوی للفتاوی، جلد۲، صفحہ۲۶۱

۲۵۶.....النحل، ۱۶: ۹۷

۲۵۷.....تفریح الخاطر، منقبت ۲۱

۲۵۸.....حدائق بخشش، حصہ ا، صفحہ ۷۶

۲۵۹.....امام جلال الدین سیوطی، مسالک الحنفاء، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، صفحہ۵۷/ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین، مکتبہ نوریہ رضویہ، لائل پور، صفحہ۴۱۲

۲۶۰.....شرح الشفاء لملا علی قاری، مکتبہ عثمانیہ درسعادت، جلد ا، صفحہ ۶۴۸

۲۶۱.....حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، دلائل النبوۃ، دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، جلد۳، صفحہ۲۲۴

۲۶۲.....بہجۃ الاسرار، صفحہ۶۳

۲۶۳.....فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ۲۱۵/ بہجۃ الاسرار، صفحہ۶۵/ بدر عالم میرٹھی، حاشیہ فیض الباری، مطبعہ حجازی، قاہرہ، جلد۲، صفحہ۶۱/ حیاۃ الحیوان الکبریٰ، شیخ کمال الدین الدمیری، تجاریہ کبریٰ مصر، جلد ا، صفحہ۳۳۱

۲۶۴.....قلائد الجواہر، صفحہ۳۷

۲۶۵.....ایضاً / بہجۃ الاسرار، صفحہ۶۵/ حیوۃ الحیوان، جلد ا، صفحہ۳۳۱

۲۶۶.....بہجۃ الاسرار، صفحہ۶۵/ فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ۲۱۵/ محمد انور شاہ کشمیری، فیض الباری، جلد۲، صفحہ۶۱

۲۶۷.....تفریح الخاطر، صفحہ۱۶

Marfat.com

۲۶۸...... مسند امام احمد بن حنبل، جلد۴، صفحہ۱۳۸/ سنن ابن ماجہ، صفحہ۹۹/ المستدرک، کتاب الدعاء، جلد۱، صفحہ۵۱۹/ تلخیص المستدرک، جلد۱، صفحہ۵۱۹/ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، جلد۱، صفحہ۲۱۲-۲۱۳/ نسیم الریاض فی شرح الشفاء لقاضی عیاض، شہاب الدین الخفاجی، (بالفاظ متقاربہ) جلد۳، صفحہ۱۱۴-۱۱۳

۲۶۹...... حافظ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م۳۶۰ھ) المعجم الصغیر للطبرانی، مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ، جلد۱، صفحہ۱۸۳/ مجمع الزوائد، جلد۲، صفحہ۲۷۹

۲۷۰...... سمہودی، نور الدین علی بن احمد، وفاء الوفاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جلد۳، صفحہ۸۹۸

۲۷۱...... وفاء الوفاء، جلد۳، صفحہ۸۹۸-۸۹۹

۲۷۲...... ایضاً، صفحہ۸۹۹

۲۷۳...... المعجم الصغیر للطبرانی، جلد۱، صفحہ۱۸۳/ مجمع الزوائد، جلد۲، صفحہ۲۷۹

۲۷۴...... بہجۃ الاسرار، صفحہ۱۰۲/ قلائد الجواہر، صفحہ۳۶

۲۷۵...... بہجۃ الاسرار، صفحہ۱۰۲

۲۷۶...... انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار، مشمولہ فتاویٰ رضویہ، جلد۳، صفحہ۵۲۲

۲۷۷...... قلائد الجواہر، صفحہ۳۶

۲۷۸...... ایضاً

۲۷۹...... صحیح بخاری، جلد۱، صفحہ۱۶/ صحیح مسلم، جلد۱، صفحہ۳۳۳

۲۸۰...... صحیح بخاری، جلد۱، صفحہ۴۳۹

۲۸۱...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، الاستمداد، ندرت پرنٹرز، لاہور، صفحہ۳۴

۲۸۲...... الاسراء، ۱۷:۲۰

Marfat.com

۲۸۳......بہجۃ الاسرار، صفحہ۳۱

۲۸۴......تفریح الخاطر، صفحہ۳۸-۳۹

۲۸۵......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۶-۷

۲۸۶......ایضاً، صفحہ۱۰

۲۸۷......قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جید برقی پریس دہلی، جلد۲، صفحہ۱۲۰

۲۸۸......حدائق بخشش، جلد۱، صفحہ۶

۲۸۹......شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، نولکشور لکھنؤ، جلد۳، صفحہ۲۴۸

۲۹۰......سید محمود آلوسی، روح المعانی، احیاء التراث العربی، بیروت، جلد۲۲، صفحہ۱۹

۲۹۱......سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، قصدیہ غوثیہ، برحاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ۲۲۷

۲۹۲......ایضاً، صفحہ۲۲۲

۲۹۳......سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، قصیدہ غوثیہ، صفحہ۶

۲۹۴......ایضاً، صفحہ۸

۲۹۵......نام ونسب، صفحہ۳۹۷

۲۹۶......قصیدہ غوثیہ، صفحہ۸

۲۹۷......نام ونسب، صفحہ۳۹۷

۲۹۸......سیدنا غوث اعظم، قصیدہ، حاشیہ بہجۃ الاسرار، صفحہ۲۱۵

۲۹۹......حدائق بخشش، جلد۲، صفحہ۷۸

۳۰۰......حدائق بخشش، جلد۱، صفحہ۸

۳۰۱......شیخ عبد القادر جیلانی، قصیدہ، بہجۃ الاسرار، صفحہ۲۳۵

۳۰۲......نام ونسب، صفحہ۳۹۷

Marfat.com

فہرست مآخذ ومراجع ''ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر''

مرتب: محمد ساجد نوری
انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد

نمبر	نام کتاب	مصنف	سال وصال	مطبع
1	القرآن الکریم			
	الف			
2	الاکمال فی اسماء الرجال	امام ولی الدین خطیب تبریزی	۷۴۲ھ	ایچ ایم سعید، کراچی
3	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مجتبائی، دہلی
4	الاستمداد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ	ندرت پرنٹرز، لاہور

Marfat.com

5	انھار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی (مشمولہ فتاویٰ رضویہ)	١٣٤٠ھ	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ
6	اسرار و رموز	شاعرِ مشرق علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال	١٣٥٧ھ	غلام علی پرنٹرز، لاہور
	ب			
7	بهجة الاسرار	امام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی	٦٩١ھ	مصطفیٰ البابی، مصر
8	البحر المحیط	ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی	٧٥٤ھ	مطابع النصر الحدیثیہ، ریاض
9	باب مدینۃ العلم -- مرتضیٰ، مشکل کشا، مولیٰ علی	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
	ت			
10	تاریخ بغداد	امام حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی	٤٦٣ھ	دار الکتاب العربی، لبنان
11	تذکرة الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری	٦٢٠ھ	انتشارات زوار، ایران
12	تلخیص المستدرک	حافظ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی	٧٤٨ھ	دائرۃ المعارف
13	تذکرة الحفاظ	حافظ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی	٧٤٨ھ	دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن
14	التعظیم و المنة فی لتؤمنن به و لتنصرنه (مشموله جواهر البحار)	حضرت امام تقی الدین السبکی	٧٥٦ھ	بیروت

Marfat.com

15	تهذيب التهذيب	حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن
16	تفريح الخاطر فی مناقب الشيخ عبد القادر	شیخ عبدالقادر بن محی الدین اربلی قادری	۱۳۱۵ھ	مصطفیٰ البابی، مصر
17	التمهيد	امام ابوشکور سالمی		تعلیمی پریس، لاہور
18	تواریخ آئینۂ تصوف	محمد حسن صابری رام پوری		لاہور آرٹ پریس، لاہور
19	تھانوی کے پسندیدہ واقعات	ابوالحسن اعظمی		کراچی
	ج			
20	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ	سعید اینڈ سنز، کراچی
21	الجامع لاحكام القرآن (تفسير قرطبی)	ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۶۸ھ	دارالکاتب، قاہرہ
22	جمع الوسائل فی شرح الشمائل	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	عامرہ شرقیہ، مصر
23	جذب القلوب الى ديار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مطبع نامی، منشی نول کشور، لکھنؤ
24	جواهر البحار	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی	۱۳۵۰ھ	بیروت
25	جامع كرامات اولياء	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی	۱۳۵۰ھ	دارالفکر، بیروت
26	جان جاناں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد		فضلی سنز، کراچی

Marfat.com

	ج			
27	چند روز مصر میں	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
	ح			
28	حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ	محمد بن موسیٰ کمال الدین الدمیری	۸۰۸ھ	تجاریہ کبریٰ، مصر
29	الحاوی للفتاوی	حافظ جلال الدین السیوطی	۹۱۱ھ	ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، ۱۳۴۹ھ
30	حجة الله على العالمين	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی	۱۳۵۰ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ، لائل پور
31	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ	گلزار عالم پریس، لاہور
32	حاشیہ فیض الباری	بدر عالم میرٹھی		مطبع حجازی، قاہرہ
	خ			
33	الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین السیوطی	۹۱۱ھ	دائرۃ المعارف حیدرآباد، دکن
	د			
34	دلائل النبوۃ	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی	۴۳۰ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن
35	دلائل الخیرات	امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی	۸۷۰ھ	انجمن حزب الرحمن، بصیر پور

Marfat.com

	ر			
36	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی	۱۱۳۷ھ	عثمانیہ
37	روح المعانی	علامہ سید محمود آلوسی	۱۲۷۰ھ	ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، بیروت
	ز			
38	زبدۃ الآثار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	مکتبہ نبویہ، لاہور
39	زرقانی علی المواھب	محمد بن عبدالباقی زرقانی	۱۱۲۴ھ	مصر
40	الزمزمة القمرية فی الذب عن الخمريه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۳۴۰ھ	دین محمدی پریس، لاہور
	س			
41	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳ھ	اصح المطابع، کراچی
42	سنن ابی داؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	۲۷۵ھ	اصح المطابع
43	السيرة النبوية	سید احمد زینی الدحلان		بیروت
44	سفر محبت	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
45	سلطان الہند	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

Marfat.com

	ش			
46	شمائل ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹ھ	سعید اینڈ سنز، کراچی
47	شعب الایمان	ابوبکر احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
48	الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ	قاضی ابوالفضل عیاض الیحصبی	۵۴۴ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا، گجرات
49	شرح عقائد نسفیہ	علامہ سعد الدین تفتازانی	۷۹۱ھ	ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور
50	شواہد النبوۃ	علامہ عبد الرحمٰن جامی	۸۹۸ھ	عمدۃ المطابع، دہلی
51	شرح شفا ملا علی قاری	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴ھ	عامرہ شرقیہ، مصر
52	شرح فتوح الغیب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ	نول کشور، لکھنو
53	شرح قصیدہ غوثیہ	مولانا محمد عبد المالک کھوڑوی مقدمہ از حکیم محمد موسیٰ امرتسری		نوری بک ڈپو، لاہور
54	الشیخ عبد القادر جیلانی	ڈاکٹر عبد الرزاق الکیلانی		دار القلم، دمشق
55	شہنشاہ ولایت	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری حفظہ اللہ تعالیٰ		شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
	ص			
56	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	۲۵۶ھ	اصح المطابع، کراچی

Marfat.com

57	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری	۲۶۱ھ	اصح المطابع، کراچی
58	صفة الصفوة	شیخ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی	۵۹۷ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن
	ط			
59	الطبقات الکبریٰ	امام عبدالوہاب شعرانی	۹۷۳ھ	مکتبہ عبدالحمید احمد حنفی، مصر
	ع			
60	العقائد	شیخ نجم الدین عمر النسفی	۵۳۷ھ	ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور
61	عمدة القاری	علامہ بدرالدین عینی	۸۵۵ھ	منیریہ، بیروت
	ف			
62	فتوح الغیب	حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی	۵۶۱ھ	نول کشور، لکھنو
63	الفتح الربانی	حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی	۵۶۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
64	فتاویٰ حدیثیه	امام احمد بن حجر ہیتمی مکی	۹۷۴ھ	مطبع الاسرار المعاہد، القاہرہ، ۱۹۳۴ء
65	الفتوحات الالٰهیه (تفسیر جمل)	امام سلیمان بن عمر جمل	۱۲۰۴ھ	عیسیٰ البابی، مصر
66	فتاویٰ کرامات غوثیه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ	دارالفیض گنج بخش، لاہور

Marfat.com

67	فیض الباری	شیخ انور شاہ کشمیری	۱۳۵۲ھ	مطبع حجازی، قاہرہ
	ق			
68	قصیدہ غوثیه	سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی	۵۶۱ھ	آرمی پریس، لاہور
69	قصیدہ بردہ	شیخ شرف الدین محمد بن سعید البوصیری	۶۹۵ھ	تاج کمپنی
70	قلائدالجواھر	علامہ محمد بن یحییٰ حلبی	۹۶۳ھ	مصطفیٰ البابی، مصر
	ک			
71	کشف الغمه عن جمیع الامه	امام عبدالوہاب الشعرانی	۹۷۳ھ	مصطفیٰ البابی حلبی، مصر
72	کنز العمال	علامہ علاؤالدین علی المتقی	۹۷۵ھ	دائرۃ المعارف حیدرآباد، دکن
73	الکوکب الدریه	شیخ زین الدین محمد عبدالرؤف مناوی	۱۰۲۱ھ	دارصادر، بیروت
74	الکمالات الالٰھیه فی الصفات المحمدیه (مشموله جواهر البحار)	شیخ عبدالکریم الجیلی		بیروت
75	کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء	حافظ برکت علی		لاہور
	گ			

Marfat.com

76	گل دستۂ کرامت	مفتی غلام سرور قادری لاہوری	۱۲۴۴ھ	گنیش پرکاش، لاہور
	م			
77	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	۲۴۱ھ	دارصادر، بیروت
78	المعجم الصغیر للطبرانی	حافظ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰ھ	مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ
79	مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن
80	معجم البلدان	شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت الحموی	۶۲۶ھ	دارصادر، بیروت
81	مشکوٰۃ المصابیح	شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب	۷۴۲ھ	ایچ ایم سعید، کراچی
82	مرآۃ الجنان	ابومحمد عبداللہ بن اسعد یافعی	۷۶۸ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن
83	مجمع الزوائد	نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی	۸۰۷ھ	بیروت
84	مزیل الخفاء عن الفاظ الشفا	علامہ احمد بن محمد بن محمود الشمنی	۸۷۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا، گجرات، ہند
85	المواهب اللدنيه	امام احمد بن محمد قسطلانی	۹۱۱ھ	ازہریہ، مصر
86	مسالک الحنفاء	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی	۹۱۱ھ	دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن

Marfat.com

87	مکتوبات امام ربانی	حضرت شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی)	١٠٣٤ھ	نول کشور
88	مطالع المسرات	امام محمد المہدی بن احمد الفاسی	١٠٥٢ھ	مطبع تازیہ
89	مدارج النبوة	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	١٠٥٢ھ	نول کشور، لکھنؤ
90	ما ثبت بالسنة	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	١٠٥٢ھ	مطبع محمدی، لاہور
91	مظهری (تفسیر)	علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی	١٢٢٨ھ	جید برقی پریس، دہلی
92	المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبد القادر جیلانی و اولاده	علامہ ابراہیم عبدالغنی الدروبی	١٣٧٧ھ	افریشیا پرنٹنگ پریس، کراچی
93	مہر منیر	مولانا فیض احمد فیض		پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور
94	مظهر جمال مصطفائی	صوفی نصیر الدین ہاشمی		لاہور
	ن			
95	نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامی	٨٩٨ھ	لکھنؤ
96	نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة السید الشریف عبد القادر	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	١٠١٤ھ	لاہور

Marfat.com

97	نسیم الریاض فی شرح الشفا لقاضی عیاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹ھ	مطبع عثمانیہ
98	نور الابصار	علامہ سید مومن بن حسن بن مومن شبلنجی	۱۲۵۰ھ	مکتبہ یوسفیہ، مصر
99	نام ونسب	صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی		پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، لاہور
	و			
100	وفیات الاعیان	علامہ شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان	۶۸۱ھ	دار صادر، بیروت
101	وفاء الوفاء	حافظ نور الدین علی بن احمد سمہودی	۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت

Marfat.com

تبصرہ

زیرِنظر کتاب ''و رفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر'' حضرت سلطان الاولیاء، محبوب سبحانی، شاہ باز لامکانی، حضور سیدنا غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ النورانی کی سیرت اور فضائل ومناقب پر مشتمل ہے۔

اس کے فاضل مصنف حضرت صاحب زادہ محمد محبّ اللہ نوری کی شخصیت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ موصوف ''الولد سر لابیہ'' کی مجسم تصویر ہیں، آپ کے والد گرامی فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد نوراللہ نعیمی، صاحب فتاویٰ نوریہ اپنے ذوق علمی اور انداز تحقیق میں ملک بھر کے علماء میں ایک منفرد مقام کے حامل تھے۔ وہ پیش آمد کسی بھی مسئلہ میں انتہائی باریک بینی اور کامل تحقیق کے بعد کوئی رائے قائم کرتے تھے۔ چناں چہ ان کے اس ذوق تحقیق و جستجو سے ان کے عالی قدر اور ہونہار فرزند صاحب زادہ محمد محبّ اللہ نوری صاحب نے حظ وافر پایا ہے اور ''پدرم سلطان بود'' کی بیماری، جس میں اکثر اہل فضل وکمال کی اولاد مبتلا ہو جاتی ہے، کا شکار ہوئے بغیر محنت، مشقت اور تحقیق کو اپنا شعار بنایا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب آپ ہی کے رشحات قلم کا شاہ کار ہے، جس میں آپ نے ملت اسلامیہ کے عظیم محسن اور عالم روحانیت کے دُرِّ یکتا میراں محی الدین غوث الاعظم جیلانی کے ذاتی اوصاف وکمالات اور روحانی فضائل ومناقب اور محاسن کو مختلف علمی جواہر پاروں سے نکال کر ایک سلک میں اس خوب صورتی کے ساتھ پرودیا ہے کہ دیکھنے اور پڑھنے والے کو انوار غوثیہ کی کہکشاں نظر آتی ہے اور وہ پڑھتے پڑھتے فیضان غوثیت مآب کے بحر عمیق میں ڈوب جاتا ہے۔ غرض یہ کہ کتاب اپنے موضوع پر ایک منفرد اور امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ اسلوب نگارش، عمدگی وجاذبیت کی تمام تر کیفیات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے کہ قاری پڑھنا شروع کرے تو بغیر ختم کیے نہیں رہتا۔

موصوف کی دوسری کتاب ''باب مدینۃ العلم'' اور زیرنظر مجموعے کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوانح نگاری کے جدید اسلوب نگارش اور سلسلہ تحقیق وتدقیق کے فن سے نہ صرف کما حقہ آگاہ ہیں بلکہ اس کو استعمال میں لانے کی کامل مہارت بھی رکھتے ہیں، اس لیے اگر کہا جائے کہ وہ

Marfat.com

ایک ماہر سوانح نگار ہیں تو اس میں مبالغہ نہیں ہوگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت عامہ اور پذیرائی کی دولت سے نوازے اور اہل بیت اطہار کے صدقہ میں روز قیامت ذریعہ نجات بنائے۔

علامہ محمد الیاس اعظمی

انٹرنیشنل منہاج القرآن یونی ورسٹی، لاہور

(ماہ نامہ العلماء، لاہور، اگست ۱۹۹۸ء)

❀❀❀❀❀

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

نہ کیوں کر اولیاء اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیاء پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دمِ فرماں خراساں میں معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاء میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

مری جاں کندنی کا وقت راحت سے بدل جائے
سرِ بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارا غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہے ہو نام لیوا غوث اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

نبی نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیوں کر گھرانا غوث اعظم کا

نبی کے نور کو گر دیکھنا چاہے انہیں دیکھے
سراپا نورِ احمد ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر
خدا کا، رحمۃ للعلمیں کا، غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

(مولانا محمد جمیل قادری علیہ الرحمہ)

Marfat.com

قطعہ تاریخ و مادہ ہائے تاریخ سال طباعت

کتاب موسوم بہ

''و رفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر'' (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)

از قلم، مکرمی صاحب زادہ محمد محبّ اللہ نوری، بصیر پور شریف

۱۴۱۸ھ (سال اشاعت) ۱۹۹۷ء

''طیب ورفعنا لک ذکرک''	''پیر پیران جہاں، جلوۂ حبیب، ورفعنا لک ذکرک''
	''یمن غوث العصر''
''آب شار فیض جاوید''	''یمن محی الدین غوث الورا''
	''گلشن کمال غوث''
''باب کمال شیخ عبد القادر''	''آفتاب ابد غوث''
	''آہنگ وجاہت غوث''
''ظہور نور دوام''	''مظہر مصطفیٰ نشان حیدر''
	''کہ بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی، بجا''

رسول پاک و علی و حسین کے دل بند — حسن کے نور نظر کا عظیم تر ہے مقام

امیر مملکت فقر و عشق بے ہمتا — جہان معرفت و علم حق کے وہ ہیں امام

Marfat.com

وہ آسمان ہدایت کے نیرّ کامل ... حق آگہی کے شبستاں کے وہ ہیں ماہ تمام
دلیل، دین نبی کی حقانیت کی ہیں وہ ... وجود ان کا نشان صداقت اسلام
عزیز نسبت پیران پیر رکھتے ہیں ... ہر عہد و سلسلہ کے جملہ اولیائے کرام
ہے گردنوں پہ تمام اولیاء کی ان کا قدم ... زہے یہ رتبۂ عالی، خوشا یہ عظمت تام
ورائے فہم ہے جس کی بلند پروازی ... وہ شاہباز افق ہائے ہو، وہ مخدع مقام
اسے قوی و توانا کیا بہ حسن عمل ... نحیف و خستہ و بے کس تھا دین شاہ انام
گرفت کی سرعام ان کی سخت لہجے میں ... خوشامدانہ سلاطین سے کیا نہ کلام
مجدد و متکلم، مفکر و مصلح ... وہ مقتدائے زمانہ وہ پیشوائے انام

---O---

مری نظر سے بھی گزری کتاب نورفشاں ... فضیلت شہ بغداد جس کا ہے پیغام
مرے لیے تھی ضروری یہ خامہ فرسائی ... کہ غوث پاک کا میں بھی ہوں ایک ادنیٰ غلام
محبِ غوث، محبِ نبی، محبُ اللہ ... کیا ہے قابل تحسین خوب اس نے یہ کام
حسین و منفرد و دل پذیر و فکر انگیز ... کتاب ہے بڑی نادر، نہیں ہے اس میں کلام

سگِ کمینۂ درگاہِ غوث، طارق نے
کہا ہے سال طباعت ''ظہور نور دوام''

۱۴۱۸ھ

طارق سلطان پوری، حسن ابدال

ایمان افروز، روح پرور

سترہ تقریریں

تصنیف: حضرت علامہ ابوالفضل محمد نصر اللہ نوری علیہ الرحمہ

مختلف اہم موضوعات پر پُر مغز تقاریر کا بلند پایہ مجموعہ

شان دار کمپوزنگ، مکمل حوالہ جات، عربی عبارات پر اعراب

جس میں وعظ، جمعہ، عیدین اور نکاح کے خطبات کا حسین مجموعہ

”خطبات نوریہ“ بھی شامل ہے

---O---

اہل بیت اطہار، محبوبان بارگاہ الٰہی اور تاریخی مقامات کا نہایت حسین تذکرہ

سفر محبت

(بصیر پور شریف سے بغداد معلیٰ تک)

تصنیف: (صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری

ضخامت: ۴۰۰ صفحات قیمت: ۲۰۰ روپے

---O---

عشق و محبت اور احترام و عقیدت سے بھرپور ایک دل چسپ اور معلوماتی سفر نامہ

چند روز مصر میں

تصنیف: (صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری

صفحات: ۲۸۸ قیمت: ۱۴۰ روپے

ناشر: فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف، (اوکاڑا)

Marfat.com

فتاویٰ نوریہ

تصنیف: حضرت فقیہ اعظم مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ العزیز

بانی دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف

- فقہ حنفی کا عظیم انسائیکلوپیڈیا
- جدید و قدیم مسائل کا حسین مجموعہ
- علماء، فقہاء، وکلاء، طلباء اور مدرسین و محققین کے لیے فقہی و قانونی سرمایہ
- عوام و خواص کی شرعی ضروریات کا کفیل
- ایک منارِ نور

خوب صورت، کتابت و طباعت، عمدہ جلد

ہدیہ مکمل سیٹ (چھ جلد): 1800 روپے

Marfat.com

Marfat.com

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم
صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری زید مجدہ
کی ایمان افروز نگارشات

تصانیف

- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغامِ امن
- ظہورِ نور
- میلادالنبی --- صاحبِ میلاد کی کرم نوازیاں
- افضلیت مدینہ منورہ
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا --- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبِّ اہل بیت
- ور فعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر --- (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمۃ
- وقت کی قدر کیجیے
- فقیہ اعظم --- پیکر شفقت
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں
- چند روز مصر میں (سفر نامہ مصر)
- سفر محبت (حصہ اول) ---- بصیر پور شریف سے بغداد معلیٰ تک

ترتیب و تدوین

- فتاویٰ نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو -- جلد سوم تا ششم تدوین وتبویب)
- خطبات نوریہ • سترہ تقریریں • میلادالنبی ﷺ • میلادِ مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

Marfat.com